SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, March 12, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty three minutes past ten in the morning with Mr. Presiding Officer (Dr. Khalid Ranjah) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و اوفوا بعهد الله اذا عهدتم ولا تنقضوا الايمان بعد توكيدها و قدجعلتم الله عليكم كفيلاً۔ ان الله يعلم ما تفعلونO ولا تكونوا كالّتى نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا۔ تتخذون ايمانكم دخلاً بينكم ان تكون أُمة هى اربىٰ من امة انما يبلوكم الله به وليبينن لكم يوم القيٰمةِ ماكنتم فيه تختلفونO

ترجمہ ، اور جب اللہ سے عہد (واثق) کرو تو اس کو پورا کرو اور جب پکی قسمیں کھاؤ تو ان کو مت توڑو کہ تم اللہ کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو ۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے ۔ اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے تو سوت کاتا پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ غالب رہے ۔ بات یہ ہے کہ اللہ تمہیں اس سے آزماتا ہے اور جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, March 12, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty three minutes past ten in the morning with Mr. Presiding Officer (Dr. Khalid Ranjah) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و اوفوا بعهد الله اذا عهدتم ولا تنقضوا الايمان بعد توكيدها و قدجعلتم الله عليكم كفيلاً۔ ان الله يعلم ما تفعلونO ولا تكونوا كالّتى نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا۔ تتخذون ايمانكم دخلاً بينكم ان تكون أُمة هى اربىٰ من امة انما يبلوكم الله به وليبينن لكم يوم القيٰمةِ ماكنتم فيه تختلفونO

ترجمہ ، اور جب اللہ سے عہد (واثق) کرو تو اس کو پورا کرو اور جب پکی قسمیں کھاؤ تو ان کو مت توڑو کہ تم اللہ کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو ۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے ۔ اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے تو سوت کاتا پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ غالب رہے ۔ بات یہ ہے کہ اللہ تمہیں اس سے آزماتا ہے اور جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو

قیامت کو اس کی حقیقت تم پر ظاہر کر دے گا۔

(النحل، ۹۱-۹۲)

TAKING OF OATH BY THE NEWLY ELECTED MEMBERS.

جناب سیکریٹری سینیٹ، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

Honourable members as you are aware, this is a special sitting of the Senate which will be presided over by a person who is nominated by the President. Newly elected members will make oath before the House in the prescribed form and then sign Role of Members.

I will now read out the Order of the President:

"In exercise of the powers conferred by sub-Rule (2) of Rule 9 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the President is pleased to nominate Dr. Khalid Ranjha as Presiding Officer".

I will now request Doctor Sahib to kindly preside over the sitting.

(At this stage, Senator Dr. Khalid Ranjha occupied the chair).

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں نو منتخب اراکین سینیٹ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ یہ خصوصی نشست ہے۔ نو منتخب اراکین یہاں تشریف فرما ہیں وہ اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔ لہٰذا' میں نئے اراکین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہوں اور حلف لیں۔ میں اردو میں حلف پڑھوں گا۔ میں جب "میں" کہوں گا تو آپ اپنا نام لیں گے' اس کے بعد میں حلف پڑھوں گا وہ آپ دہرائیں گے۔ حلف نامے کی کاپی متعلقہ رکن کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(اس موقع پر تمام نئے اراکین نے کھڑے ہو کر دستور پاکستان کے تحت حلف لیا)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اب میں سیکرٹری سینیٹ سے گزارش کروں گا کہ وہ نو منتخب اراکین کے نام باری باری پکاریں تاکہ وہ یہاں تشریف لا کر rostrum پر رکھے ہوئے

Role of Members پر دستخط کریں۔ وسیم سجاد صاحب کی طبیعت تھوڑی ٹھیک نہیں۔ میں House کی اجازت سے کہوں گا کہ پہلے اگر ان کو باری دی جائے تو اچھا ہوگا۔ جناب وسیم سجاد صاحب۔

(جناب وسیم سجاد نے role of members پر سب سے پہلے دستخط فرمائے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، سیکرٹری صاحب! اب باری باری سب کے نام لے لیں۔

جناب سیکرٹری،

سینیٹر عبدالغفار قریشی۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم

سینیٹر عبدالرازق

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

سینیٹر عبدالرشید

سینیٹر عافیہ ضیاء

سینیٹر احمد علی

سینیٹر عمار احمد خان

سینیٹر فوزیہ فخرالزمان

سینیٹر مولانا گل نصیب

سینیٹر گلشن سعید

سینیٹر ہارون خان

سینیٹر الیاس احمد بلور

سینیٹر میر اسرار اللہ خان

سینیٹر جان محمد خان جمالی۔

سینیٹر ڈاکٹر جاوید لغاری ۔

سینیٹر سید جاوید علی شاہ ۔

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف۔

سینیٹر خالد محمود سومرو۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد۔

سینیٹر میر محبت خان مری۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (وہ موجود نہیں تھے)۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری ۔

سینیٹر محمد علی درانی۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی۔

سینیٹر محمد غفران خان۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔

سینیٹر محمد صالح شاہ۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ۔

سینیٹر نیلوفر بختیار

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ

سینیٹر حافظ رشید احمد

سینیٹر مسماۃ رتنا

سینیٹر میاں رضا ربانی

سینیٹر ریحانہ یحیٰ بلوچ

سینیٹر سینہ رؤف

سینیٹر سعید احمد ہاشمی

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان

سینیٹر سیمی صدیقی

سینیٹر شاہد حسن بگٹی

سینیٹر سید طاہر حسین مشہدی

سینیٹر طارق عظیم خان

سینیٹر ایس ایم ظفر

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان

Raja Muhammad Amin (Secretary Senate): I will now request the honourable Presiding Officer to announce the schedule for the Election of Chairman and Deputy Chairman.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، سب سے پہلے تو میں مبارکباد دوں گا تمام ممبران کو جنہوں نے آج حلف لیا اور role sign کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مبارک کرے۔

اب دوسرا مرحلہ آتا ہے۔ میں چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کے انتخاب کے پروگرام کا اعلان کرتا ہوں۔ چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کے انتخاب کے لیے کاغذات نامزدگی سیکرٹری سینیٹ آج اپنے دفتر میں وصول کریں گے۔ کاغذات نامزدگی آج دن 12 بجے سے پہلے کسی وقت بھی سیکرٹری سینیٹ کے دفتر میں جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مقررہ وقت کے بعد جمع کرائے گئے کاغذات نامزدگی مسترد کر دیے جائیں گے۔ کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال آج دن دو بجے سیکرٹری سینیٹ کے دفتر میں ہوگی۔ امیدوار یا ان کے تجویز کنندگان، اگر چاہیں، تو جانچ پڑتال کے عمل میں شامل ہو سکتے ہیں۔ امیدوار ballot سے پہلے کسی بھی وقت کاغذات نامزدگی تحریری طور پر واپس لے سکتے ہیں۔ انتخاب آج تین بجے سہ پہر ہوگا۔ لہٰذا نشست اس وقت تک یعنی تین بجے سہ پہر تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

So, we adjourn the House and meet again at 3 P.M. Thank you

very much.

[The House was then ad journed to meet again at 3.00 P.M. on the same day.]

(اجلاس دوبارہ 3.07 پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا کی زیر صدارت شروع ہوا)

ELECTION OF CHAIRMAN SENATE.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ السلام علیکم ۔ اس نشست میں چیئرمین سینیٹ کا انتخاب ہوگا۔ چیئرمین سینیٹ کے انتخاب کے لیے جن امیدواروں نے کاغذات نامزدگی جمع کروائے ہیں۔ اور کاغذات نامزدگی درست قرار پائے گئے ہیں ان کے نام میں پڑھ دیتا ہوں۔

نمبر ۱۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ تجویز کنندگان مولانا گل نصیب خان' پروفیسر خورشید احمد' سردار مہتاب احمد عباسی۔

نمبر ۲۔ جناب محمد میاں سومرو ۔ تجویز کنندگان۔ جناب ظفر اقبال چوہدری' محترمہ آغا پری گل' بی بی یاسمین شاہ' جناب احمد علی' محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی' جناب حمیداللہ جان آفریدی' جناب وسیم سجاد' جناب مشاہدحسین سید۔

الیکشن کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ بیلٹ پیپر جو ہر رکن کو دیا جائے گا اس پر امیدواروں کے نام اردو میں درج ہیں۔ جس امیدوار کو ووٹ دینا چاہیں' بوتھ میں جا کر اس کے نام کے سامنے مہر لگائیں۔ میں دوبارہ پڑھتا ہوں۔ جس امیدوار کو آپ ووٹ دینا چاہیں' بوتھ میں جا کر اس کے نام کے سامنے مہر لگائیں۔ مہر بوتھ میں رکھے گئے میز پر موجود ہے۔ Tick mark نہ کر دینا۔ ووٹ نہ خراب کر دینا۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ آپ کی نیت مجھے سمجھ آ رہی ہے۔ ووٹ خراب کرنا ہے تو ویسے ہی کرلینا ہمارے کھاتے میں نہ ڈالیں۔ دوبارہ کہہ رہا ہوں مہر پڑی ہوئی ہے۔ اس مہر کا آپ نے استعمال بھی کرنا ہے۔ اس کے بعد ballot paper کو تہہ کرکے سیکریٹری کے

سامنے رکھے گئے ballot box میں ڈال دیں۔ Ballot paper پر صرف مہر لگائیں ' یہ بار بار کہا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ مہر کے علاوہ کسی قسم کا دوسرا نشان لگانے سے ووٹ مسترد کر دیا جائے گا۔

اراکین کی سہولت کے لیے دو پولنگ بوتھ پریذائیڈنگ افسر کے دائیں اور بائیں بنائے گئے ہیں۔ سیکریٹری کی میز پر ایک ballot box رکھا گیا ہے۔ یہ خالی ballot box آپ کو دکھایا جائے گا۔ اس کے بعد seal کر دیا جائے گا۔ اگر کسی رکن کو اس بارے میں مزید کوئی معلومات حاصل کرنی ہوں تو ووٹ ڈالنے سے قبل وہ سیکریٹری صاحب یا دیگر افسران سے رابطہ کر سکتے ہیں ۔ الیکشن کے طریقہ کار سے متعلق rules کی copy آپ کے سامنے رکھ دی گئی ہے۔ میں دوبارہ گزارش کروں گا کہ اس دفعہ ہم نے ثابت کرنا ہے کہ کوئی ووٹ ضائع نہیں کرنا اور اس لیے بار بار ذکر مہر لگانے کا آیا ہے اور کسی نشان کا نہیں۔ جی سیکریٹری صاحب۔

راجہ محمد امین (سیکریٹری سینیٹ)، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میں اب باری باری تمام اراکین کے نام alphabetical order میں پکاروں گا ---- بیلٹ بکس seal کر دیا گیا ہے۔ اب ممبران باری باری یہاں آئیں گے اور بتائے گئے طریقہ کار کے مطابق اپنا ووٹ استعمال کریں گے۔ بیلٹ پر مہر لگانے کا جو طریقہ ہے وہ سامنے چارٹ پر بتا دیا گیا ہے مگر اس کے باوجود اگر کوئی معزز ممبر difficulty محسوس کریں تو مجھ سے یا دیگر افسران جو یہاں بیٹھے ہیں ان سے رابطہ قائم کریں۔ ہم انشاء اللہ انہیں assist کریں گے ۔

(اس مرحلہ پر وولنگ کا سلسلہ شروع ہوا اور درج ذیل ممبران نے اپنا ووٹ ڈالا۔)

سینیٹر عبدالغفار قریشی ۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ ۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک قادری

سینیٹر عبدالرزاق تھہیم

سینیٹر عبدالرزاق

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

سینیٹر عبدالرشید

سینیٹر عالیہ ھنیا

سینیٹر مولوی آغا محمد

سینیٹر آغا پری گل

سینیٹر احمد علی

سینیٹر عامر احمد خان

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی

اگر انیسہ زیب صاحبہ مقررہ وقت سے پہلے آ گئیں تو وہ بعد میں vote cast کریں گی۔ اگلا نام ہے جناب اسفندیار ولی not present. جناب آصف جتوئی صاحب۔ جناب بابر خان غوری۔ بی بی یاسمین شاہ۔ سید دلاور عباس۔ جناب فاروق حامد نائیک۔ محترمہ فوزیہ فخرالزمان۔ مولانا گل نصیب خان صاحب۔ محترمہ گلشن سعید صاحبہ۔ جناب گلزار احمد خان۔ جناب حمید اللہ جان آفریدی۔ جناب ہارون خان۔

سینیٹر الیاس احمد بلور

سینیٹر میر اسرار اللہ خان زہری

سینیٹر جان محمد خان جمالی

سینیٹر ڈاکٹر جاوید لغاری

سینیٹر سید جاوید علی شاہ

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل(ریٹائرڈ) جاوید اشرف

سینیٹر کلثوم پروین

سینیٹر کامل علی آغا

سینیٹر کامران مرتضیٰ

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو

Now I will request honourable Presiding Officer Dr. Khalid Ranjha to cast his vote.

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی

سینیٹر سردار مہتاب احمد

سینیٹر سردار محمود خان

سینیٹر میر محبت خان مری

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (Not present)

سردار محمد جمال خان لغاری

سینیٹر محمد میاں سومرو۔

سینیٹر محمد عباس کمیلی۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی۔

سینیٹر محمد علی درانی۔

سینیٹر محمد امین دادا بھائی۔

سینیٹر محمد امجد عباس۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر۔

سینیٹر نواب محمد ایاز خان جوگیزئی۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی۔

سینیٹر محمد انور بیگ۔

سینیٹر محمد غفران خان۔

سینیٹر سید محمد حسین۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد۔

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ۔

سینیٹر محمد سرور خان کاکڑ۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود۔

سینیٹر مشاہد حسین سید۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ۔

سینیٹر نیلوفر بختیار۔

سینیٹر [illegible] (not present)

سینیٹر مولانا راحت حسین۔

سینیٹر حافظ رشید احمد۔

سینیٹر انجینئر رشید احمد خان۔

سینیٹر رضا محمد رضا

سینیٹر میاں رضا ربانی

سینیٹر رزینہ عالم خان

سینیٹر ریحانہ یحیٰ بلوچ

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ

سینیٹر رخسانہ زبیری

سینیٹر سعدیہ عباسی

سینیٹر سبینہ رؤف

سینیٹر سعید احمد ہاشمی

سینیٹر پروفیسر ساجد میر

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان

سینیٹر مولانا سمیع الحق

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ

سینیٹر سیمی صدیقی

سینیٹر شاہد حسن بگٹی

سینیٹر شجاع الملک

سینیٹر سید طاہر حسین مشہدی

سینیٹر طاہرہ لطیف

سینیٹر طارق عظیم خان

سینیٹر میر ولی محمد بادینی

سینیٹر وقار احمد خان

سینیٹر وسیم سجاد

سینیٹر ایس ایم ظفر

سینیٹر ظفر اقبال چوہدری

سینیٹر ظہیر الدین بابر اعوان

I will now call again left over names:-

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی

سینیٹر اسفندیار ولی (غیر حاضر)

سینیٹر نثار احمد میمن

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کھوسہ صاحب! کیا تمام ووٹ ہوگئے ہیں؟

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، 98 out of 100. ہوئے ہیں ایک نے oath نہیں لیا ہے، دوسرے آ نہیں رہے ہیں۔

So, we will not insist that you wait for the time.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آغا صاحب! کیا خیال ہے؟

سینیٹر کامل علی آغا، جی بالکل ٹھیک ہے۔ یہی claim کر سکتے ہیں اسفندیار ولی صاحب کا ووٹ۔ ڈار صاحب نے تو حلف نہیں لیا۔

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, we have no objection. O.K. let us go for the count.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، تمام اراکین نے ووٹ ڈال لیے ہیں۔ اب ووٹ ڈالنے کے عمل کو ختم کیا جاتا ہے۔ متعلقہ امیدواروں کے نامزد کردہ نمائندوں کے سامنے ballot box کو کھولا جائے گا اور اس میں ڈالے گئے ووٹوں کی گنتی کی جائے گی اور پھر نتیجے کا اعلان کیا جائے گا۔ اب میں چیئرمین کے عہدے کے امیدواروں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے نمائندے یہاں بھیج دیں تا کہ ان کے سامنے ووٹوں کی گنتی کی جائے۔

(اس موقع پر ووٹوں کی گنتی کی گئی)

OATH TAKING OF CHAIRMAN

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، الیکشن کا نتیجہ موصول ہو چکا ہے جس کی تفصیل میں بیان کیے دیتا ہوں۔ ڈالے گئے کل ووٹوں کی تعداد ۹۸۔ درست ووٹوں کی تعداد ۹۷، مسترد ووٹ ایک۔ جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب کے انتالیس ووٹ آئے ہیں۔ جناب محمد میاں سومرو صاحب کے اٹھاون ووٹ آئے ہیں۔ اس نتیجہ کے مطابق محمد میاں سومرو نے زیادہ ووٹ حاصل کیے ہیں اس لیے ان کو کامیاب قرار دیا جاتا ہے۔ اب میں منتخب چیئرمین محمد میاں سومرو صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائیں اور اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں۔ ممبران سے درخواست ہے کہ تشریف رکھیں۔ اب اگلا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔ میں درخواست کروں گا سومرو صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ حلف لینے کے لیے تشریف لائیں۔ ممبران سے درخواست ہے کہ وہ تشریف رکھیں۔ جناب چیئرمین صاحب اپنے عہدے کا حلف لیں گے۔ سب اراکین سے درخواست ہے کہ وہ تشریف رکھیں۔

(نو منتخب چیئرمین (جناب محمد میاں سومرو) نے دستور پاکستان کے تحت بحیثیت چیئرمین سینیٹ حلف اٹھایا)

(اس موقع پر جناب چیئرمین (جناب محمد میاں سومرو) نے کرسی صدارت سنبھالی)

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔ میں ڈپٹی چیئرمین کے الیکشن کی کارروائی سے پہلے خالد رانجھا صاحب کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے proceeding اور elections کو conduct کیا، ہم سب کی طرف سے ان کو خاص ovation دی جائے۔

(Thumping of the desks)

ELECTION OF DEPUTY CHAIRMAN

جناب چیئرمین، اب ڈپٹی چیئرمین کے انتخاب کا آغاز کیا جاتا ہے، انتخاب کا طریقہ کار وہی ہو گا جو کہ چیئرمین کے الیکشن سے پہلے Presiding Officer نے تفصیل سے بتایا۔ ہر رکن باری باری سیکریٹری صاحب سے ballot paper حاصل کرنے کے بعد بتائے گئے طریقہ کار کے مطابق ووٹ ڈالے گا۔ جن امیدواروں کے نام ڈپٹی چیئرمین کے عہدے کے لیے سامنے آئے ہیں اور ان کے کاغذات نامزدگی درست پائے گئے ہیں، وہ یہ ہیں۔

جناب ساجد میر صاحب۔

تجویز کنندگان : پروفیسر محمد ابراہیم خان، سردار محمد لطیف خان کھوسہ، میاں رضا ربانی۔

دوسرے candidate ہیں جناب جان محمد خان جمالی۔

تجویز کنندگان، جناب محمد علی درانی، انجینیئر رشید احمد خان، جناب نعیم حسین چٹھہ، جناب کامل علی آغا، میر اسرار اللہ خان، محترمہ سیمی صدیقی، محترمہ فوزیہ فخر الزمان، حافظ عبدالمالک قادری۔

اب آپ کو خالی ballot box دکھایا جائے گا اور اس کے بعد seal کر دیا جائے گا۔

(اس موقع پر خالی ballot box ہاؤس میں دکھایا گیا اور seal کر دیا گیا)

جناب چیئرمین، نام پکاریں۔

Mr. Secretary: With the permission of the Chair, I will now call of the names in alphabetical order.

سینیٹر عبدالغفار قریشی

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک

سینیٹر حافظ عبدالمالک قادری

سینیٹر عبدالرزاق اے تھہیم

سینیٹر عبدالرازق

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

سینیٹر عبدالرشید

سینیٹر عافیہ ضیاء

سینیٹر مولوی آغا محمد

سینیٹر پری گل آغا

سینیٹر احمد علی

سینیٹر عمار احمد خان

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی

Mr. Asfandyar Wali. Not present.

سینیٹر آصف جتوئی

سینیٹر بابر خان غوری

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ

سینیٹر سید دلاور عباس

سینیٹر فاروق حامد نائیک

سینیٹر فوزیہ فخر الزمان۔

سینیٹر مولانا گل نصیب ۔

سینیٹر گلشن سعید۔

سینیٹر گلزار احمد خان۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی۔

سینیٹر ہارون خان۔

سینیٹر الیاس احمد بلور۔

سینیٹر میر اسرار اللہ ۔

سینیٹر جان محمد خان جمالی۔

سینیٹر ڈاکٹر جاوید لغاری۔

سینیٹر سید جاوید علی شاہ ۔

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل(ریٹائرڈ) جاوید اشرف۔

سینیٹر کلثوم پروین ۔

سینیٹر کامل علی آغا۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس۔

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی۔

سینیٹر سردار مہتاب احمد خان۔

سینیٹر سردار محمود خان۔

سینیٹر میر محبت خان مری۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری

جناب چیئرمین محمد میاں سومرو۔

سینیٹر محمد عباس کمیلی۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی۔

سینیٹر محمد علی درانی۔

سینیٹر محمد امین دادابھائی۔

سینیٹر محمد امجد عباس۔

سینیٹر محمد انور بھنڈر۔

سینیٹر نواب محمد ایاز خان جوگیزئی۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی۔

سینیٹر محمد انور بیگ۔

سینیٹر محمد غفران خان۔

سینیٹر سید محمد حسین۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ

سینیٹر محمد سرور خان کاکڑ

سینیٹر محمد طلحہ محمود

سینیٹر مشاہد حسین سید

سینیٹر نعیم حسن چٹھہ

سینیٹر نیلوفر بختیار

سینیٹر نثار احمد میمن

سینیٹر مولانا راحت حسین

سینیٹر حافظ رشید احمد

سینیٹر انجینئر رشید احمد خان

سینیٹر رتنا

سینیٹر رضا محمد رضا

سینیٹر میاں رضا ربانی

سینیٹر رزینہ عالم خان

سینیٹر ریحانہ یحییٰ بلوچ

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈووکیٹ

سینیٹر رخسانہ زبیری

سینیٹر سعدیہ عباسی

سینیٹر شبینہ رؤف

سینیٹر سعید احمد ہاشمی

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی

سینیٹر پروفیسر ساجد میر

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان

سینیٹر مولانا سمیع الحق

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ

سینیٹر سیمی صدیقی

سینیٹر شاہد حسن بگٹی

سینیٹر شجاع الملک

سینیٹر سید طاہر حسین مشہدی

سینیٹر طاہرہ لطیف

سینیٹر طارق عظیم خان

سینیٹر میر ولی محمد بادینی

سینیٹر وقار احمد خان

سینیٹر وسیم سجاد

سینیٹر ایس ایم ظفر

سینیٹر ظفر اقبال چوہدری

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان

Now I will call out the left over names again.

سینیٹر اسفندیار ولی (موجود نہیں)۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان

سینیٹر سید محمد حسین

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ

سینیٹر انجینیئر رشید احمد خان

جناب چیئرمین، راجہ صاحب کیا سارے votes pole ہوگئے ہیں؟ آغا صاحب، کھوسہ صاحب کیا سارے votes pole ہوگئے ہیں؟ We can then now proceed with the counting. O.K. Secretary sahib, we can proceed with the counting.

(Counting of votes)

OATH TAKING OF DEPUTY CHAIRMAN

Mr. Chairman: Attention please. So, we can announce the results of the Deputy Chairman's election count.

ڈالے گئے کل ووٹوں کی تعداد اٹھانوے۔ درست ووٹوں کی تعداد اٹھانوے۔ مسترد ووٹوں کی تعداد صفر یعنی کوئی نہیں۔ جناب جان محمد خان جمالی نے انسٹھ (۵۹) ووٹ حاصل کیے

ہیں۔ جناب ساجد میر نے انتالیس (۳۹) ووٹ حاصل کیے ۔ اس نتیجے کے مطابق جناب جان محمد خان جمالی نے زیادہ ووٹ حاصل کیے اس لیے ان کو کامیاب قرار دیا جاتا ہے ۔ اب میں منتخب ڈپٹی چیئرمین جناب جان محمد خان جمالی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائیں اور اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں۔

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین نے جناب ڈپٹی چیئرمین سے حلف لیا)

Mr. Chairman: *'Aameen'* and congratulation.

Mr. Deputy Chairman: Thank you.

FELICITATIONS

Mr. Chairman: I think I must make a few comments as I feel and experienced.

First of all I welcome all the returned members and newly elected members and we also wish well and say farewell to our colleagues who are no longer with us and thank you all for actively participating in the electoral process. It is indeed a vivid and clear message of the commitment level of this august House and I think that is very meaningful in itself.

We thank all of you for participating in the electoral process. I thank those who voted for me and I thank those also who participated in the democratic process.

(clapping)

A special thanks to the two poling agents who really showed a very high level of commitment and my personal thanks to Agha Sahib, my poling agent and I think, I speak on behalf of Mr. Jamali also for Agha

Sahib but the beauty of it was one could not make out when Mr. Khosa and Mr. Agha were talking whether they are disagreeing or agreeing. We must also thank the Senate Secretary and all the staff of the Senate involved in the electoral process, the Ushers, the Naib Qasids and the other staff here.

I want to thank my staff at the Chairman Secretariat profusely and I have a special thanks for Mr. Anwar Bhinder that inspite of having serious discomfort from a recent accident, he has come here and this is really commendable at the level of commitment. Thank you.

I have requests for a few speeches, if we can be brief, we will start with Mr. Mandokhel. Do you want to speak Prime Minister Sahib.

کو سن کے پھر میں آپ کو نام دیتا ہوں مندوخیل صاحب۔ Prime Minister Sahib

Mr. Shaukat Aziz (Prime Minister of Islamic Republic of Pakistan): *Bismillah Hirrahman Nirrahim*. Mr. Chairman, today is yet another day in Pakistan's democratic history where we have successfully completed the election of the Chairman and the Deputy Chairman of the Senate.

Mr. Chairman, let me start by first congratulating you on what has been a very overwhelming victory in your election as the Chairman of the Senate for yet another time. This is clearly a manifestation of how you conducted the House over the years and having been a Senator initially, I have had the privilege of being with you, let me say that you have an important responsibility and all of us feel that there couldn't be a better

person to carry out these responsibilities.

(Thumping of desks)

Mr. Chairman, let me also take this opportunity to congratulate the new Deputy Chairman of the Senate, Mr. Jan Jamali. Mr. Jamali is an experienced parliamentarian and I know that in his role as Deputy Chairman, he will conduct the proceedings of the House at the level what is required and use his experience for the benefit of everybody. Mr. Chairman, it is very significant that in this august House which is an indication and a manifestation of the Federationof Pakistan, where all provinces are represented, where the voice of each province is equal, where every province can speak, that we have a Deputy Chairman from Balochistan which is an important province of the country and we hope that his elevation to this office will help create even more national unity. The Federation is composed of our various provinces and the Senate is a manifestation of bringing them all together.

So, we believe Mr. Chairman, that the democratic processes in Pakistan, are moving forward and I watched the elections from my chamber and let me say that I congratulate all the members for what was a very smooth from a distance but of course it was smooth and even though it was not clear sometimes whether there were arguments or agreements, I would still say that everybody participated in a very professional and transparent manner.

Let me take this opportunity Mr. Chairman, to congratulate the Opposition. The Opposition in this process, generally, has played a very

important part in promoting the political process in Pakistan. We may not always agree but let me say today that we value the inputs, the comments and the critique of the Opposition because that keeps the Government on it's toes and makes us wiser. Nobody, Mr. Chairman, has an exclusive on wisdom. We all care for our country. We all care for Pakistan and we will do everything and anything to make this country rise and rise further. So, the Opposition is equally a stake holder in the country's growth, development and prosperity. Mr. Chairman, I am also pleased to inform the House that I have just issued the orders to again appoint Mr. Wasim Sajjad as the Leader of the House for the coalition members..

(Thumping of desks)

Mr. Chairman, he also plays a very important part in the conduct of the House and I think everybody will share with me that his role is a very useful and important role which I am sure everybody will support.

So, Mr. Chairman, today we have completed yet another important landmark day in our history towards democratic process, towards ensuring the voice of the people and *Insha-Allah* I can asure you that as Prime Minister of Pakistan, I will do my utmost to serve the cause of democracy, to serve the cause of Pakistan and to serve the cause of the *Ummah*. I thank you very much Mr. Chairman.

(Thumping of desks)

Mr. Chairman: Thank you. Mandokhail sahib.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین!

میں آپ کا مشکور ہوں کہ اس اہم موقع پر کہ جب سینیٹ کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کے انتخابات ہوئے، آپ نے مجھے موقع دیا کہ اس پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ جناب والا! سب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ سینیٹ جو وفاق کا مظہر ہے اس نے آپ کو چیئرمین منتخب کیا۔ امید کرتے ہیں کہ آپ وہ ذمہ داری جو کہ سینیٹ کے چیئرمین، پاکستان کی قومیتوں کے نمائندہ سینیٹ کی chair کی ہے، اس ذمہ داری کو آپ صحیح طریقے سے پورا کریں گے۔ اس کے ساتھ جناب چیئرمین! میں اپوزیشن کی تمام پارٹیوں، ARD کی

component parties , Peoples Party Parliamentarian , Muslim League (Nawaz), MMA, PONM, ANP,

جمہوری وطن پارٹی اور دیگر پارٹیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس موقع پر ہمارے ملک کی جو صورتحال ہے، اس صورتحال کے مطابق یہ الیکشن contest کرنے کا فیصلہ کیا اور اس میں بڑی ہمت و استقامت سے ووٹ ڈالے۔ انتخابات میں ہار جیت ایک عام بات ہے لیکن اصل چیز یہ ہے اور مجھے خوشی ہے میں اپنی طرف سے، اپنی پارٹی اور اپنی پارٹی کے چیئرمین محمود خان اچکزئی کی طرف سے سب اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں یہ عزت بخشی۔ اس ملک کی سیاست کے جو معاشی اور سماجی مسائل ہیں ان مسائل پر صحیح موقف اختیار کریں اور اس میں جو کشمکش ہے اس میں ہمیں موقع دیا کہ ہم مقابلہ کر سکیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین! ہمارے ملک میں انگریز کی طرف سے transfer of power سے پہلے یہاں شخصی، آئینی اور بنیادی اصول تھے، وہ تھے وفاقی جمہوریت، وفاقیت، پارلیمانیت، یہ basic اصول انگریز imperialist کے دور میں تھے اور یہ مانے گئے تھے۔ پھر پاکستان بننے کے ساتھ آئین ساز اسمبلی نے تین فارمولے بنائے۔ لیاقت علی خان فارمولا، خواجہ ناظم الدین فارمولا اور محمد علی بوگرہ فارمولا، ان تینوں فارمولوں میں یہ مانا گیا کہ یہ ملک وفاقی ہو گا، یہاں جمہوریت ہو گی، یہاں پارلیمانی نظام ہو گا حتیٰ کہ وفاق کے لیے bicameral legislature کی تجویز دی گئی۔ Bicameral legislature میں Upper House جو کہ اس وقت سینیٹ ہے، Upper House کو باقاعدہ قومی اسمبلی یعنی Lower House کے ساتھ اختیارات میں بالکل برابر رکھا ہے۔ لیکن

1954ء کی آئین ساز اسمبلی کچھ لوگوں نے ختم کی اور اس کے بعد one unit قائم کیا اور one unit کے بعد 1956ء کا آئین بنا۔ اس میں ایک بات کی، باقی اس کا سسٹم وحدانی طرز کا تھا، پارلیمان تھی، انتخابات کا ادارہ تھا اور جب 59ء کے انتخابات ہونے والے تھے تو 58ء میں مارشل لاء لگا اور 58ء کا مارشل لاء اور آج کا دائمی مارشل لاء جو کہ ہمارے ملک میں ہے، 58ء سے آج تک درمیان میں چھوٹا سا 73 کے آئین کا gap ہے 73 سے 77 تک اور اس میں بھی اس پر عمل نہیں ہوا اور اس کے بعد 77 سے مارشل لاء، جب بھی عوام کی جد و جہد کے نتیجے میں withdraw ہوتا پھر اس پر فوج کا اثر background میں ہوتا۔ ہمارے لکھنے والے، سمجھنے والے ہمیشہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ فوج ایک reality ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ ملک کی یہ reality وہ reality ہے اور ہمارے ملک کو آج جو حالات درپیش ہیں، انہوں نے جمہوریت ختم کی، اگر کبھی کچھ مانگا گیا، مثلاً 73 میں بھی وعدے کیے گئے تھے کہ Concurrent List ختم ہو گی لیکن انہوں نے جاری رکھی اور پھر چلتے چلتے 1988 سے 1999 تک چار حکومتیں بنیں، انتخابات ہوئے، سینیٹ کے election ہوئے۔

جناب چیئرمین، مندوخیل صاحب! اس وقت تھوڑی سی congratulatory ہو رہی تھی جو details ہیں، کسی اور وقت تفصیل میں جائیں کیونکہ وقت تھوڑا ہے اور speakers بہت ہیں۔ میری آپ سے یہ request ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، ٹھیک ہے، صحیح ہے۔ جناب والا! لیکن ایک قسم کی ہماری سیاسی، آئینی reality ہے اور ہم سینیٹ میں ہیں۔

جناب چیئرمین، وہ ہے لیکن اس کا موقع نہیں ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، انشاء اللہ اب کوشش کروں گا۔ عرض یہ ہے کہ بعد میں 12 اکتوبر، 1999 کو مکمل مارشل لاء اور اس کو آخری شکل دی گئی، LFO سے کیا بنا، آج کا دائمی مارشل لاء۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ اس وقت context میں نہیں، میرا خیال تھا کہ آپ اپنے voters کا شکریہ ادا کریں گے۔ اس کے لیے آپ کے پاس اور مواقع اور طریقے ہیں،

آپ بڑے senior parliamentarian ہیں۔ آپ اگر ختم کریں تو پھر دوسرے بولنا چاہتے ہیں، ان کو موقع دیا جائے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، عرض یہ ہے۔۔۔

جناب چیئرمین، تو پھر کافی لوگ ہیں، یہ اور موقع ہے، اس کے بعد آپ کے پاس اور بہت مواقع ہوں گے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! بات یہ ہے کہ انہوں نے، آج جو کہہ رہے ہیں کہ process ہے۔۔۔

جناب چیئرمین، میں نے عرض کیا کہ ایک منٹ میں تشریف رکھیں تو پھر اور بھی کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، عباسی صاحب! آپ بھی interrupt کر رہے ہیں، آپ تشریف رکھیں، مجھے پتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔ آپ اپنی بات کریں، آپ اپنی بات کریں، آپ بھی interfere کر رہے ہیں، آپ اپنی بات کریں، آپ interference بند کریں گے تو دوسرے بھی بات کریں گے۔ جب رکیں گے تو دیکھا جائے گا، ابھی آپ تشریف رکھئے، ایک ممبر بول رہے ہیں، آپ ہی کے ساتھی بول رہے ہیں، ان کو سن لیں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، آج یہ فرماتے ہیں کہ democratic process, ہم یہ سمجھتے ہیں کہ LFO سے ملک کے۔۔۔

جناب چیئرمین، مندوخیل صاحب! میرے خیال میں اس وقت ایک چیز اور ہے۔ آپ اگر تشریف رکھیں تو ہم دوسری چیزوں پر آ جائیں، دوسرے لوگ بھی بولنا چاہتے ہیں جو آج elections ہونے ہیں، اس میں Senate کا کیا role ہے۔ آپ کے پاس اور مواقع ہوں گے، ماشاء اللہ آپ کے پاس بہت period ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، ہمیں افسوس ہے۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے، تشریف رکھیے یہ تو ایک اور speech ہو جائے گی۔

میرا خیال ہے تشریف رکھیے، اس کا موقع نہیں ہے، تشریف رکھیے۔ مندوخیل صاحب! آپ نے شکریہ ادا کر لیا، جنہوں نے آپ کو support کیا۔ ان چیزوں کے لیے اور مواقع ہوں گے، تشریف رکھیے۔ اب میں بابر غوری صاحب سے request کروں گا۔ تشریف رکھیے، بابر غوری صاحب۔ اب ان کا time ہے، میں نے floor ان کو دے دیا ہے، مہربانی کر کے آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر بابر خان غوری (وزیر برائے جہاز رانی و بندرگاہیں)۔ بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! پہلے تو میں آپ کو اور پورے House کو، سب کو مبارکباد دیتا ہوں اور خاص طور پر صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف صاحب کو، وزیر اعظم پاکستان شوکت عزیز صاحب کو اور ہمارے یہاں جتنے Senators بیٹھے ہیں، ان کی مختلف جماعتیں ہیں۔ ایک جمہوری system جو اس ملک کے اندر چلا، پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایسا ہو رہا ہے کہ ہر system اپنی مقررہ میعاد پوری کر رہا ہے۔ جب Senate کے elections ہوئے تو اس کے بعد آپ دیکھیں کہ ہم لوگ آئے اور یہی کہا جاتا تھا کہ کل ٹوٹ رہی ہے، پرسوں ٹوٹ رہی ہے لیکن الحمد للہ جو وعدے ہوئے تھے جو system جو جمہوریت کا سلسلہ چلا تھا جو جمہوریت کے سفر کا آغاز تھا۔ اس کا ایک part آج مکمل ہوا جس سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ہمارا جو سفر جمہوریت کی جانب چل رہا ہے وہ صحیح ہے اور اس کا سب سے بڑا proof ہماری اپوزیشن کا اس میں حصہ لینا اور اپوزیشن کے ساتھیوں کا اس system میں حصہ لینا ہے ------

(مداخلت)

جناب چیئرمین، جو بات شروع ہے اس کا جواب دینے دیں - اس لیے let us keep a balance and let us abide by the traditions. صفدر عباسی صاحب ! آپ کے پاس floor نہیں ہے - مہربانی کر کے تشریف رکھیں -

سینیٹر بابر خان غوری، میں صفدر عباسی صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اس election میں حصہ لیا - ایک جمہوری system میں انہوں نے participate کیا اور یہ ثابت ہو گیا کہ پاکستان کے اندر جمہوریت اور جمہوری system چل رہا ہے - یہ خود اپوزیشن نے

ثابت کیا اس میں حصہ لے کر کہ جو system چل رہا ہے یہ جمہوری نظام ہے اور ہماری طرف سے ہمارے ساتھیوں نے اور اپوزیشن کے لوگوں نے participate کیا۔ چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کے انتخابات میں انہوں نے حصہ لیا، کسی نے نہیں روکا۔ ان کے حمایتیوں نے ان کو ووٹ دیئے۔ آپ کے اور ڈپٹی چیئرمین کے حمایتیوں نے آپ کو ووٹ دیئے۔ یہ ایک طریقہ کار تھا۔ جو system تھا وہ چل رہا ہے اور آج یہ ثابت ہوا ہے کہ وہ باتیں جو کہی جا رہی ہیں کہ پاکستان میں جمہوری نظام نہیں چل رہا اس کی آج نفی ہوئی ہے۔ یہ credit پاکستان کے موجودہ صاحب اقتدار لوگوں کو جاتا ہے، پرویز مشرف صاحب کو جاتا ہے، شوکت عزیز صاحب کو جاتا ہے، آپ کو جاتا ہے اور آپ کی جو اتحادی پارٹیاں ہیں ان کو جاتا ہے۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے جس طرح ماضی میں اس ایوان کو چلایا ہے، سب کو اپنے ساتھ لے کر چلے ہیں۔ میں اپوزیشن کے جو ساتھی ہیں اور جو آج چلے گئے ہیں میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں، جو ہماری حلیف جماعتوں کے لوگ چلے گئے ہیں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اپنے اس وقت میں جتنا عرصہ وہ ساتھ رہے، اس ایوان کے رکن رہے، انہوں نے اپنا اپنا کردار ادا کیا۔ میں متحدہ قومی موومنٹ کی طرف سے، قائد تحریک الطاف حسین کی طرف سے اور ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی کی طرف سے آپ کو اور ڈپٹی چیئرمین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ایک دفعہ پھر میں یہ بات کہتا ہوں کہ پاکستان میں جمہوریت کے سفر کا آغاز ہوا ہے اور مجھے امید ہے اور ایک بات میں اور واضح کردوں کہ ہماری اسمبلیاں اپنا وقت پورا کریں گی۔ انتخابات اپنے وقت پر ہوں گے، کوئی استعفے نہیں دے گا۔ اگر کسی نے استعفے دینے ہوتے تو وہ حصہ ہی نہ لیتے اور یہ بات clear ہو گئی ہے کیونکہ اب وقت کم رہ گیا ہے الیکشن میں۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ مناسب وقت الیکشن سے دو مہینے پہلے ہے تو وہ count نہیں ہوگا۔ آج دنیا نے دیکھ لیا کہ system چل رہا ہے اور سب اس میں ساتھ ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Wasim Sahib, congratulation on appointment as

Leader of the House. Do you want to say something?

(مداخلت)

جناب چیئرمین، تشریف رکھیے۔ میں نے ایک ترتیب بنائی ہے' اس پر چلیں گے۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، جناب چیئرمین! میرا خیال ہے پہلے رضا ربانی صاحب کو وقت دے دیں اس کے بعد میں بولوں گا۔

جناب چیئرمین، چلیں ٹھیک ہے۔ رضا صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition): Mr. Chairman, let me at the very outset take this opportunity of extending on behalf of the combined Opposition our felicitation and congratulation to you on your election as the Chairman of the Senate. I would also take this opportunity on behalf of the combined Opposition again to extend the heartiest congratulation to Mr. Jan Jamali being elected as the Deputy Chairman of the Senate of Pakistan. Mr. Chairman, it is indeed paradoxical and when I say paradoxical, I mean that when we put the two things in juxtaposition, it appears that if the reign of intolerance continue because we have witnessed during the electoral process how state pressure and state repression was used on members of the Provincial Assemblies to try and deviate them...

Mr. Chairman: I think, today we are discussing the Senate elections.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, if you will not let me talk then nobody will be able to speak.

Mr. Chairman: I am telling you that was the thing.

رضا محمد رضا صاحب! آپ ایک منٹ کے لیے تشریف رکھیں۔ وہ خود بول سکتے ہیں۔ آپ کو champion بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ خود بول سکتے ہیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman...

Mr. Chairman: Because if you want an extended debate then everybody will also like to speak on it, even I am ready for it.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, since it is not an extended debate....

Mr. Chairman: Everybody wants to speak on this from this side also.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, this is not a Rotary Club where I was stood up...

Mr. Chairman: Exactly what I have said. This is the Senate. There are certain rules and procedures that we have to abide them.

Senator Mian Raza Rabbani: I am following the rules and procedures.

Mr. Chairman: I do not think so.

Senator Mian Raza Rabbani: I am following the rules and procedures.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: And when I was talking of intolerance, you are now mirroring the same intolerance that was exhibited by the State machinery during the electoral process. You have now set a new tradition in this House where a candidate who was contesting the

election against you, was made forcibly sit down. The former Leader of the Opposition is on his legs and you do not have the tolerance to hear him out. If I am going out of context, if I am taking too much of your time, then yes, you are in your place to ask me to sit down but I have just begun to speak and you have started to interfere. Mr. Chairman, this is not the Mohammedmian Soomro that we had seen before and we hope that the new tenure that you began would be on the same note on which you ended your last tenure because that was a time when this House ran smoothly. If anybody is under the impression and let me make this abundantly clear, if anybody is under the impression that he or she can brow beat the Opposition then I want to make it absolutely clear that we are here as the representatives of the oppressed and the poor people of Pakistan and we will discharge our duties accordinly.

(Desks thumping)

Mr. Chairman: Raza Sahib, let me also tell you a few guidelines..

Senator Mian Raza Rabbani: If the Opposition is not given its due respect...

Mr. Chairman: Listen, listen. Listen to me, let me lay the guidelines for the speeches.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, if the Opposition is not given its due respect, if its speakers are repeatedly interrupted, then let me warn this House that this will become a place worst than what the National Assembly is.

Mr. Chairman: Please, hear me out also, so that we put the rules in the House. Bear me also.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, let nobody think...

Mr. Chairman: Everybody here represents the poor people of Pakistan.

Senator Mian Raza Rabbani: Because we are maintaining the decorum, because we are maintaing...

Mr. Chairman: Please bear me out also. We have to define the contents what are we speaking about because what you want to speak about, everybody else wants to speak about.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: If we are today talking about the conclusion. What did the Prime Minister say. The Prime Minister talked about the democracy. The Prime Minister talked about the conclusion of the democratic process. That was the Prime Minister's point of view. The Prime Minister was very much within his right to have made those observations. I am very much within my right to make the observations of that I have on democracy. I am very much within my right to make the observations that I have on the democratic process.. Mr. Chairman, you cannot have double standard...

Mr. Chairman: I think what Mr. Prime Minister said today was

about the electoral process of today....

Senator Mian Raza Rabbani: Let me make it abundantly clear, if you want....

Mr. Chairman: If you want to go beyond that there are ways to it.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, you want to put the guillotine, then you should have the moral courage to put the guillotine when the Prime Minister was speaking.

Mr. Chairman: He talked about the elections. What else he said.

Senator Mian Raza Rabbani: You should contain yourself...

(Interruption)

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب والا! ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین : عباسی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ ایک صاحب پہلے بول رہے ہیں۔ Please sit down. آپ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔?You decide who wants to speak

سینیٹر رضا محمد رضا : جناب والا! اپوزیشن کو بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین : رضا صاحب! آپ بولنا چاہتے ہیں'

no problem but then everybody would want to speak. As you are sitting today. I think, we were just to do with this election. I heard what the P.M has said. He said about today's elections. If you have anything about today's elections, I am here and you can move for it.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I am also talking about the Senate elections. I am talking about the Chairman election.

(Interruption)

Mr. Chairman: He talked about the Chairman and Deputy Chairman elections. He talked about that.

Senator Mian Raza Rabbani: I am also talking about the Senate elections.

Mr. Chairman: Today were Chairman and Deputy Chairman elections and he was talking about that.

سینیٹر کامل علی آغا : جناب والا! اگر وہ speeches کرنا چاہتے ہیں تو کوئی بات نہیں، وہ floor of the House پر کر سکتے ہیں لیکن پھر ہمیں بھی موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین : میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ either define the rules. تاکہ پھر کسی سے کوئی زیادتی نہ ہو۔ میں روک نہیں رہا ہوں۔ اگر یہی چاہتے ہیں تو بے شک تقاریر کریں۔ یہ ہاؤس decide کرے۔ It is for the House to decide.

سینیٹر کامل علی آغا : یہ آج کرنا ہے۔

جناب چیئرمین : میں یہی کہہ رہا ہوں کہ ابھی چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کے elections کی بات ہو رہی تھی۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : جناب وزیر اعظم نے پورے political process کی بات کی ہے۔

جناب چیئرمین : انہوں نے آج کے الیکشن کی بات کی ہے۔ یہاں culmination ہوا ہے۔ انہوں نے یہ بتایا ہے۔

جناب چیئرمین : انہوں نے political process کی بات کی ہے، culmination

of political process کی بات کی ہے' democratic process کی بات کی ہے۔

Mr. Chairman: If you want to talk about something ...

سینیٹر میاں رضا ربانی: اگر آپ democratic process کو جاری رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: میں تو ایک uniform standard رکھنا چاہتا ہوں کہ اگر سب بولنا چاہتے ہیں' تو پھر سب بولیں

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا: جناب والا! ہماری زبان بھی بند نہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا، آپ ان کو بولنے دیں' کوئی بات نہیں' ہم بھی بولیں گے۔

Senator Mian Raza Rabbani: This is against the manner in which you are conducting this House, against the manner in which.....

Mr. Chairman: I am trying to balance. Anyway that is your privilege.

سینیٹر کامل علی آغا، صفدر عباسی کو اس طرح بات کرنے کی عادت پڑی ہوئی ہے' یہاں پر کامران بھی بیٹھا ہوا ہے' اپوزیشن بھی بیٹھی ہوئی ہے' انور بیگ' فردوس کوثر بھی بیٹھی ہوئی ہیں۔

(مداخلت)

(اس موقع پر اپوزیشن واک آؤٹ کرتے ہوئے چیئرمین صاحب کے سامنے اکٹھی ہو گئی)

جناب چیئرمین، اپنی جگہ پر جا کر بولیں' مجھے آپ زیادہ dictate نہ کریں' مجھے پتا ہے' جانا ہے جائیں' بیٹھنا ہے بیٹھیں۔ بیٹھیں پھر۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! یہ ہار کر جا رہے ہیں' یہ روئیں گے' پیٹیں گے' ان کو جانے دیں' یہ ہار کر جا رہے ہیں۔ ان سے ہار برداشت نہیں ہو رہی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، بیٹھیں پھر، نہیں،--- تو بیٹھیں پھر۔

Tell if you want the floor, you will get it to speak.

(مداخلت)

جناب چیئرمین، سینیٹر ایسے بات کرتے ہیں؛ سینیٹر پہلے بات کرنا سیکھیں

and with the same spirit you are supposed to listen to it. What do you want? Do you want learn to speak, learn to say.

(مداخلت)

جناب چیئرمین، تم کیا کر لو گے؛ میں نے کیا کرنا ہے؛ میں تمہارے ساتھ کچھ کرنا بھی نہیں چاہتا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، کیا کر لو گے تم؛ (معزز رکن بغیر مائیک کے بول رہے تھے)

جناب چیئرمین، کیا کر لوں گا؛

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، تم کیا کر لو گے۔(معزز رکن بغیر مائیک کے بول رہے تھے)

جناب چیئرمین، نہیں، نہیں۔

Let me make it very clear to those who want to hear it, the House will be conducted with zero tolerance, zero tolerance of violation of Rules. We will have a Senatorial standard and we must abide by it, that should be very clear, there will be no other way.

صفدر صاحب! آرام سے، آرام سے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Anisa Sahiba, you want to speak?

بولیے۔ اس کے بعد' انیسہ کے بعد میں آتا ہوں۔ جی انیسہ زیب صاحبہ۔

جناب انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات)، شجاع الملک صاحب بولیں گے۔

جناب چیئرمین، شجاع الملک صاحب بولیں گے۔ شجاع صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، شجاع الملک صاحب! آپ بولیں۔

Let us have order in the House and Mr. Shuja-ul-Mulk is speaking please.

(مداخلت)

جناب چیئرمین، شجاع صاحب بولیں۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے' House کی بات ہے' میرا کوئی ذاتی تو نہیں ہے۔ میں عرض کروں کہ ہمارے کئی ساتھیوں نے مجھے کہا ہے کہ ہم رولز کو برقرار رکھیں۔ پہلے چونکہ House کی strength پوری نہیں تھی' اب strength پوری ہے' we will go by the rules. بولنے کا اب یہی طریقہ ہے۔

We will not accept it, there should be a Senatorial standard.

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل، اگر وہ لوگ آئے تو ہم لوگ اٹھ جائیں گے۔

جناب چیئرمین، شجاع صاحب! آپ بولیں۔

Senator Shuja-ul- Mulk: Mr. Chairman sir, on behalf of my party, my party leader, my colleagues in the Senate and myself, I congratulate you and Mir Jan Jamali for having been elected as Chairman and Deputy Chairman respectively of the Senate of Pakistan. Sir, your performance as Chairman of this august House for the last 3 years is highly appreciable and I must appreciate it. You conducted this House with tolerance, patience and dignity. Sir, your soft spoken, calmness and

humbleness is highly commendable.

Sir, I take this opportunity and congratulate my those colleagues who were lucky enough in the draw and they are here for another 3 years term. I also congratulate my those colleagues who are re-elected for 6 years term and those who have been newly elected. Some of them are very honourable members, seasoned politicians and experienced parliamentarians. I hope and I wish that all these honourable Senators would contribute to improve the session of this august House and work for the progress and development of this country. With these words sir, I conclude and thank you once again. Thank you.

Mr. Chairman: Mr. Waqar Ahmed Khan.

Senator Waqar Ahmed Khan:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Thank you Mr. Chairman for allowing me to say a few words. First, I like to congratulate you and the Deputy Chairman for getting elected today in a process which was very smooth, transparent and commendable. The process was amicably handled. The Senators were sitting on both sides of the divide.

(Interruption)

Mr. Chairman: Order in the House please. Yes, Waqar Sahib.

Senator Waqar Ahmed Khan: Sir, I just wanted to highlight the same point that we are all part of this House, we are part of this Senate. What we saw today, was commendable. We saw that the people

from the Opposition and the Treasury Benches blended together, merged together, sitting on both sides chatting and going for electoral process in harmony. This was something that was a beginning, a new beginning which I witnessed and I was in an awe and I was totally impressed by that process. What happened just now, should not have happened. The Prime Minister of Pakistan did not say anything out of context. He was very clear and he was congratulating both sides of the divide on the process that was done today. He was congratulating you and the Deputy Chairman of the Senate on the process that held today and the electoral process that was being conducted today. If they have a point to raise or a point to make, I think you should give a policy statement saying that they can raise a point, they can raise an issue and this could be taken up on another day. If they have some sour points, they should not be bringing up them today and spoiling the whole atmosphere. Today was some feeling that I was so pleased to see that we were all sitting together as one. We were sitting together unified, we were trying to go towards a process where we were thinking that this is going to be a new beginning and we were all going to be together working for the betterment of Pakistan, towards a better and prosperous future for Pakistan. With these words I thank you and I thank all my Senator colleagues and I hope that the Senators that have walked out of this process, they will come back and join in this process of felicitation and join us to continue this process of harmony. Thank you sir.

Mr. Chairman: I think, that is exactly what I was trying to say, lay the guidelines for the speeches so that everybody knows that how much they have to contain themselves or to what extent. That is exactly what I was trying to do . Yes. Ranjha Sahib.

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو جناب! میں آپ کو مبارکباد دوں گا۔ اتنے اچھے انداز سے election ہوئے اور آپ جیتے اور ہاؤس نے آپ کو اعتماد دیا۔ اسی طریقے سے میں مبارکباد دوں گا جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب کو اور ان کو بھی اس ہاؤس کا اعتماد حاصل ہوا۔ عام حالات میں election کے بعد ہاؤس میں کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ This is the rule اور روایتی طور پر اس election کے بعد جو فقرے ہوتے ہیں وہ شکریے کے ادا کیے جاتے ہیں اور اس کے بعد ہاؤس نے adjourn ہونا تھا لیکن آج جو چیز میں نے محسوس کی ہے وہ یہ ہے اور میں اس میں اپنے آپ کو condemn کر رہا ہوں کہ اس کرسی کا تقدس جو ہے یہ محمد میاں سومرو کی ذات کا تقدس نہیں ہے بلکہ یہ پورے ہاؤس کا تقدس ہے اور ہم سب میں اتنی غیرت ہے اور ہونی چاہیے کہ ہم اپنی عزت کا دفاع کریں۔ آج میں سمجھتا ہوں کہ جب ایک ممبر یہاں کھڑے ہو کر گالیاں دے رہا تھا اور ہم لوگ جو کہتے ہیں کہ ہاؤس کا تقدس ہم خراب نہیں کریں گے، ہم اٹھے نہیں، یہ ہم نے بے غیرتی show کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس سے برا فعل Treasury Benches سے ہو نہیں سکتا تھا۔ میں ایک وکیل ہوں اور عدالت اپنا تحفظ آپ نہیں کرتی، عدالت کا تحفظ Bar کرتی ہے۔ اسی طریقے سے جو ادارے کا صدر ہے، chair جو کر رہا ہے اس میں تو یہ اہلیت ہے کہ اپنا تحفظ آپ کرے۔ You can't abuse people back. You can't shout back at the people. یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس وقت to take stop of situation as it is permissible اور میں سمجھتا ہوں، جنرل صاحب کا یہاں بیٹھے رہنا، میرا یہاں بیٹھے رہنا، طارق عظیم کا یہاں بیٹھے رہنا، یہ ایک برا فعل تھا۔ I feel it as a strong phrase. It was an undemocratic لیکن اس ہاؤس کے جو rules ہیں، اگر ایک آدمی observe نہیں کرتا ان کو تو پھر ہم ایسا کرتے ہیں کہ ہم یہی جلسہ باہر لے جاتے

ہیں۔ Make it free for all. جس کے منہ میں جو آئے وہ بولتا جائے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد، میں بڑی معذرت سے کہوں گا کہ Leader of the House کا ایک democratic role ہے، ان کا باہر جانا اور کہنا کہ جی اب واپس آ جاؤ، وہ تب ہوتا ہے جب کسی issue پر کوئی واک آؤٹ کرتا ہے، جب کسی democratic بات پر کوئی واک آؤٹ کرتا ہے۔ یہ کہنا کہ میں گالیاں دینا چاہتا ہوں، آپ میری گالیاں سنیں، اگر نہیں سنتے تو میں واک آؤٹ کر رہا ہوں اور ہم کہیں کہ نہیں جی! ہم آپ کو منا کر لاتے ہیں، آپ اور گالیاں دے لو، یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔ یہ بہت بری بات ہے۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

اگر اس کے بعد وسیم سجاد صاحب کے کہنے پر ان کو منا کر لاتے تو میں قسمیہ کہتا ہوں کہ میں واک آؤٹ کرتا۔ We should set an example کہ مجھے اختیار ہے یہاں بولنے کا لیکن میں دائرہ تمیز میں بات کروں۔ آپ نے کیوں یہ rules بنائے ہوئے ہیں۔ جب ہم آتے ہیں تو کیوں آپ کہتے ہیں کہ یہ rules پڑھ لیں، ان کے مطابق اس ہاؤس کی کارروائی ہوگی۔ اگر اس کے مطابق کارروائی نہیں ہوتی تو وہ کوئی کارروائی نہیں ہے۔ اگر ہم میں یہ اہلیت نہیں ہے کہ ہم ان Rules of Procedure کے مطابق کام نہیں کر سکتے تو ہمیں کوئی استحقاق نہیں ہے، ہمیں کوئی حق نہیں ہے کہ ہم یہاں آ کر بیٹھیں۔

میں نے بات لمبی کر دی ہے جبکہ نہیں کرنی چاہیے تھی۔ میں صرف یہ convey کرنا چاہتا ہوں کہ خواہ میں ہوں، خواہ کوئی اور فرد ہو، جب ہاؤس محسوس کرتا ہے کہ اس نے چیئر سے بدتمیزی کی ہے، جب تک وہ apology نہ کرے--- اور apology کیا ہوتی ہے؟ Apology جو ہے یہ قانون کا لفظ ہے۔ اس کے تین پہلو ہوتے ہیں۔ پہلی بات، میں نے جو بات کی ہے یہ غلط کی ہے۔ نمبر دو، جو میں نے بات کی ہے، میں اس پر شرمندہ ہوں۔ نمبر تین، میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا برا فعل نہیں کروں گا۔

One must express contrite and until and unless a member expresses contrite even the Chair has no jurisdiction to condone.

اس پر میں ہاؤس سے بڑے ادب سے کہوں گا اور تمام ممبران سے اپیل کروں گا کہ let us

آج ہم فیصلہ کریں کہ جس نے ہاؤس میں بیٹھنا ہے اس set the example at the outset.
نے ہاؤس کے تقدس کو سامنے رکھ کر بیٹھنا ہے اور جس نے بھی بات کرنی ہے، اگر اس کو
چیئر کا احترام نہیں تو میرا احترام نہیں ہے۔ اگر چیئر کا احترام نہیں تو اس ہاؤس کا احترام نہیں
ہے۔ یہ اس ممبر نے چیئر کو گالیاں نہیں دیں بلکہ اس نے پورے ہاؤس کو گالیاں دی ہیں اور
میں دوبارہ یہ لفظ استعمال کر رہا ہوں کہ اگر ہم نے یہ کہہ دیا کہ یہ بردباری ہے، بردباری میں اور
بے غیرتی میں بڑی thin line ہوتی ہے۔ بردباری اور چیز ہے، ہم سب کو بردبار ہونا چاہیے، but
we should not go on line کہ لوگ ہمیں بے غیرت کہنا شروع کر دیں۔ لہذا میں بڑے
ادب سے کہوں گا کہ آج یہ ہاؤس فیصلہ کرے کہ we will not tolerate any indiscipline,
any rudeness to the Chair, any rudeness to the House اور جو بھی Rules of
Procedure ہیں ان کے مطابق ہم چلیں گے اور آج یہ کر لیں تو چلتا جائے گا، اگر آج relax
کریں گے تو یہ واقعہ روز ہوا کرے گا۔ میں ان الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کروں گا۔ آپ نے
بڑے patience سے میری بات سنی۔ شاید میں نے تھوڑی اونچی آواز کی ہے۔ میں احترام سے
اور ادب سے بات کر رہا تھا۔ May be I was little emotional. بڑی مہربانی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، جان جمالی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ Let us hear the
Deputy Chairman and then I think we will go to the others.

سینیٹر جان محمد خان جمالی (ڈپٹی چیئرمین)، میں بہت مختصر سی بات کروں گا۔
جناب چیئرمین! پہلے تو میں اس ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں خاص طور پر اپنے دوستوں، مسلم لیگ
اور ان کے co-alli کا جنہوں نے مجھے ووٹ دیا ہے اور مجھے ڈپٹی چیئرمین کے عہدے کے لیے
مقرر کیا۔ سینیٹ کا ایک وقار ہے۔ سینیٹ علامت ہے پاکستان کی۔ دوستوں کو آپ کی عزت کرنی
پڑے گی۔ عزت سے وقت گزرتا ہے۔ ایوان کے معاملات ہیں، صفدر عباسی ہو یا کوئی اور، عزت اور
وقار بہت ضروری چیز ہے۔ میں نے بھی اپنی عزت اور وقار کو برقرار رکھنا ہے اور دوستوں سے
بھی توقع کروں گا۔ پارلیمانی زندگی ہے، بہت برداشت کرنا ہے، حوصلہ چاہیے۔ اگر اسی طرح ڈرامہ
ہو گا تو یہ معاملات اس طرح نہیں چلیں گے۔ آپ کو ایوان چلانا ہے، میرا بھی وقت آئے گا،

مجھے بھی عزت کے ساتھ چلانا پڑے گا۔ عزت دینا بھی جانتے ہیں اور لینا بھی جانتے ہیں۔ جناب چیئرمین! جو عزت کرے گا تو بہت زیادہ عزت دیں گے۔ پاکستان کے لیے، جمہوریت کے لیے۔ یہ ملک چلے۔ اس طرح ہم اپنی عزت، وقار کو، تعلقات کو channelize کریں۔ ہم ایک بہت اہم موڑ پر کھڑے ہیں جناب سپیکر۔ ابھی تک سپیکر زبان پر آرہا ہے کیونکہ اسمبلیوں سے ہو کر آیا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ جلد بازی نظر آرہی ہے کہ 2007 آگیا ہے، الیکشن آرہے ہیں۔ Let us score point, play up to the galleries. ووٹ بنک کا معاملہ ہے۔ مجھے پتا ہے صفدر عباسی کا ووٹ بنک ہے، مجھے اپنا پتا ہے کہ میرا کیا ووٹ بنک ہے۔ ہم اس طرح کرتے ہیں اپنے صوبے میں اور آگے بھی کریں گے۔ جو دوست اس ایوان کے ساتھ تعاون کرے گا ہم اس کے ساتھ ہیں اور یہی توقع کریں گے ان سے۔ تھوڑی گرما گرمی دکھائی ہے انہوں نے لیڈر آف دی ہاؤس بیٹھے ہوئے تھے، وزیراعظم تھے، تھوڑا عزت و وقار رکھنا ہوتا ہے۔ اس طرح معاملات نہیں چلیں گے۔ ہم کمزور بھی نہیں ہیں۔ بہت غلط فہمی ہے دوستوں کو کہ ہم کمزور ہیں۔ جب میں آپ کی جگہ چیئر پر بیٹھوں گا تو اس وقت میرا اور رویہ ہوگا، ادھر اور رویہ ہے۔ ہر آدمی کو اپنی حد میں رہنا ہے۔ جناب چیئرمین! ایک حد ہے، عزت و وقار ہے، معیار ہے، ہم سینیٹرز ہیں۔ جلسے کی تقریر اور پولیٹکس اور چیز ہے، ایوان کا وقار اور چیز ہے۔ اس کو ہم برقرار رکھیں گے۔ میں ان کے پاس جاؤں گا، ابھی نہیں جاؤں گا نماز کے وقفے میں جاؤں گا، اور جا کر ان سے کہوں گا کہ مہربانی آپ کی، بردباری پیدا کریں۔ اس طرح معاملات چلیں گے۔ سب دوست بیٹھے ہیں، ایک بار پھر سب کا شکریہ۔ انشاء اللہ عزت و وقار سے معاملات چلائیں گے۔

جناب چیئرمین، جی وسیم صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد ۔ جناب والا! مجھے بے حد افسوس ہے کہ آج اس ایوان کے ماحول کو بہت کشیدہ کر دیا گیا۔ ایک جمہوری پارلیمانی نظام میں روایات کی بھی اتنی ہی اہمیت ہوتی ہے جتنی کہ رول اور قانون کی ہوتی ہے۔ ایک مسلمہ روایت ہے اس ایوان کی، برسوں سے چلی آرہی ہے کہ آج کا دن ایک خیرسگالی کا دن ہوتا ہے۔ آج کا دن کسی اختتامی تقریر کا، آج کا دن جھگڑے کا، آج کا دن الزامات کا دن نہیں ہوتا۔ آج کا دن ایسا دن ہوتا ہے جب اپوزیشن اور

حکومت کے درمیان دو عہدوں کے لئے مقابلہ ہوتا ہے۔ سیاست میں ہار جیت ایک تسلسل ہے' ایک طریقہ ہے' یہ ہوتا رہتا ہے۔ آج کا دن ہم اس لیے استعمال کرتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے کا جو اس ایوان میں رول ہوتا ہے اس کی بھی تعریف کرتے ہیں' جو اس منصب کے لیے چنا جاتا ہے اس کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ جو ڈپٹی چیئرمین ہوتا ہے اس کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ہم ان کے رول کو بھی appreciate کرتے ہیں کہ اپوزیشن نے جو مقابلہ کیا۔ یہ جمہوریت کا حصہ ہے' ہم اپوزیشن کا بھی احترام کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ اس نظام کا حصہ ہیں لیکن آج ماحول کو بہت زیادہ کشیدہ کر دیا گیا ہے جس کا مجھے بے حد افسوس ہے۔

جناب والا! میں اپنی تقریر کو مختصر کرتے ہوئے آپ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اسی طرح جان محمد جمالی صاحب کو اپنے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ چیئرمین کا منصب ایک بہت اہم اور نازک منصب ہوتا ہے۔ چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کو جب وہ کرسی پر بیٹھے ہوتے ہیں تو ہر ایک کو موقع دینا ہوتا ہے۔ ہر ایک کو یکساں نظر سے دیکھنا پڑتا ہے۔ قانون کے مطابق' اصول کے مطابق ہاؤس کو چلانا پڑتا ہے۔ میں یقین سے اور اعتماد سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ نے گزشتہ تین برسوں کے دوران بڑے تدبر سے' بڑی تحمل مزاجی سے' انصاف کے اصولوں کے مطابق اس ایوان کو چلایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج آپ پر بھرپور اعتماد کیا گیا ہے۔ آپ کو اس منصب کے لیے دوبارہ چنا گیا۔ آپ تجربہ بھی رکھتے ہیں' آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ صلاحیتیں بھی دی ہوئی ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ آئندہ بھی اس ایوان کو اسی طرح چلائیں گے۔ اسی طرح میں جان محمد جمالی صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وہ وسیع تجربہ رکھتے ہیں' وزیر بھی رہے ہیں' چیف منسٹر بھی رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے آنے سے اس ایوان کے وقار میں اضافہ ہوگا۔ آج کے اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وہ ہمارے پرانے ساتھی رہے ہیں' بڑے منجھے ہوئے سیاستدان ہیں۔ وہ واپس آئے ہیں' انہوں نے مقابلے میں حصہ لیا۔ ہار جیت تو اس process کا ایک نتیجہ ہے۔ میرے خیال میں اس کو بھول کر ہمیں آگے جانا چاہیے۔

میں وزیراعظم صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے لیڈر آف دی ہاؤس nominate کیا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ جس طرح پہلے ایک خیرسگالی کے جذبے کے تحت'

افہام وتفہیم کے تحت ، ایک دوسرے کی understanding کے تحت اس ایوان کو چلایا گیا، اسی طرح اس ایوان کو چلایا جائے گا۔ میں جناب والا! آج اس موقع کی مناسبت سے کسی اور اختلافی چیز پر بات کرنا مناسب نہیں سمجھتا اور میں چاہتا ہوں، میں اپوزیشن سے دوبارہ اپیل کروں گا، باوجود اس کے کہ ماحول کشیدہ کیا گیا ہے، میں ان سے اپیل کروں گا کہ وہ ایوان میں واپس آئیں اور اسی خیر سگالی کے تحت اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لیں جس طرح وہ پہلے لیتے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، جی احمد علی صاحب۔

سینیٹر احمد علی ، شکریہ جناب چیئرمین! میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور ڈپٹی چیئرمین کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ بڑا اچھا ماحول چل رہا تھا اور الیکشن بڑی اچھی طرح سے ہوئے ہیں لیکن جو ماحول میں کشیدگی پیدا ہوئی، میرا خیال ہے کہ وہ ان تین سالوں کا نتیجہ ہے جب آپ بڑے lenient رہے۔ یہ چیزیں بہت پہلے ہی آپ کو کرنی چاہیے تھیں جو آج آپ نے کی ہیں۔ لیکن مجھے بڑا افسوس ہوا کہ چیئرمین پر attack ہو رہا تھا اور سارے دوست بیٹھے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ میرا خیال ہے کہ یہ درست ماحول نہیں تھا۔ ہمیں بھی اپنے آپ کو اس ماحول میں ڈھالنا پڑے گا کہ اگر انہوں نے کچھ کیا ہے تو ہمیں defend کرنا پڑے گا۔ یہ اس طرح سے نہیں چلے گا۔ میں dais کے پاس جا کر گالیوں کی سیاست پر believe نہیں کرتا۔ میں جو بھی کہتا ہوں مائیک میں کھڑے ہو کر کہتا ہوں۔ اپنے خیالات کا اظہار کریں، آپ کو آزادی ہے لیکن اس کا قطعی یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ rough ہو جائیں۔ آپ ایسی زبان استعمال کریں جو پارلیمنٹری نہ ہو اور اس کے بعد واک آؤٹ بھی کریں اور پھر ہم ان کو منانے بھی جائیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنا طریقہ بدلنا پڑے گا۔ We have to see کہ اب next step میں کیا ہونے والا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ الیکشن کی گرما گرمی ابھی سے شروع ہو گئی ہے۔

Everybody is trying to score the numbers. Mr. Chairman, congratulations to you and the Deputy Chairman again. Thank you.

جناب چیئرمین، طارق عظیم صاحب۔

Senator Tariq Azeem Khan: I congratulate you sir, and also congratulate Jan Muhammad Jamali Sahib on his election. In fact it is the vote of confidence in the way that you ran this august House for the past three years. But it is also a very sad day for the democratic process in Pakistan. There is a deliberate attempt to derail that process. It is shameful and it is ironic that there has been an attempt to malign this process. People said that there has been Martial Law and there has been oppression and it is sad that those people who have the audacity to say that election process has been under duress. They have come here. They took an oath. The very process under which they have taken oath and that very process now they are trying to malign. It is really a very sad day sir, and what they have done just now. Some of the members, at least one honourable member, I will still call him honourable member, becasue he is a fellow member of this august House, the way he has behaved, I am sorry to say, sir, he has ashamed this House. He has ashamed himself and I believe that he should have the moral courage to come back to this House and apologize. That is the best way for any honourable member of this august House to do. I think the Opposition have tried to set their own rules and those rules are simply not acceptable. Their rules do not conform with the democratic norms of this House and the sooner we set the House in order sir, and ask the members that they should go by the rules as set out. These are not rules. There is a deliberate attempt, to set their rules on day one and we must say from this side of the House and

must make it known that these are not rules that we are going to play by.

Mr: Chairman: Abdul Razzaq Thaheem.

Senator Justice (Retd.) Abdul Razzaq Thaheem: Mr. Chairman, fisrt of all I congratulate you for the second term. For three years you have conducted very nicely and there was such precedent.

Sir, I know you. I know your father who was my friend and he was also Senator. As you have got the second term as a Chairman, this is the great honour. On my behalf, on behalf of my party I congratulate you and wish you future successes. But today's incident has hurt me. This is Upper House. There should be a code of conduct, there should be moral courage but as my friends have expressed that we have done nothing, they have not protested. On the cotrary we are going to beg to them to come here that is also good but with the condition that whatever has happened they regret it. Really I had to say so many things but due to this incident when I say this parliamentary ethics we have crossed everything but you had strong courage but sir, I request you that in future rules to be adopted. Today was the very fair election, nobody objected but defeat perhaps is such that this incident took place. I request that all what has happened is to be expunged from the record of the Senate and in future sir---, you have been very kind, you have been gracious in conducting as a Chairman during last three years but this incident which happened today never has taken place. We remember the days when in these circumstances one member was thrown out from the House. This is

history. I think I will request you to be polite, you are polite, you are gracious, you are a good mannered man but you have to keep decorum of the House, within four corners of the rules. I am expressing these words with a heavy heart and really I am hurt. I am very much hurt but I cannot express what he did. In the end, I pray for your success. Thank you.

سینیٹر محمد علی درانی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کو مبارک باد دینا چاہوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے ہاؤس کے لیے مبارکباد کا موقع ہے کہ آپ کی طرح کی ایک شخصیت آج چیئرمین سینیٹ کے طور پر منتخب ہوئی ہے اور اس کے ساتھ ہی میں جان محمد جمالی صاحب کو بھی مبارکباد دینا چاہوں گا کہ وہ as Deputy Chairman منتخب ہونے ہیں اور ہمیں پوری توقع ہے کہ آپ کی leadership میں اس ملک کے اندر جن روایات کو قائم کیا گیا گزشتہ تین سال کے اندر وہ روایات آگے بڑھائی جائیں گی اور اس ادارے میں، جس طرح اس ملک کے اندر ہم نے برداشت کی، برداشت کی اور ایک دوسرے کے ساتھ اختلاف کے باوجود آگے بڑھنے کی صورتیں اور راستے نکالے ہیں اسی طرح یہ فورم آئندہ بھی کام کرتا رہے گا۔

آج جو واقعہ ہوا وہ یقیناً ایک افسوس ناک واقعہ تھا اور اس واقعہ کی وجہ سے ہمیں بھی دکھ ہوا اور یہ واقعہ ہمیں ماضی کی طرف لے جاتا ہے جب یہ ایوان تخلیق ہوا تھا اور کئی مہینوں تک اس ایوان کو کام کرنے کی بجائے صرف ڈیسک بجانے تک محدود کر دیا گیا تھا اور وہ ایک غلط روایت تھی اور عوام کے دباؤ کے اندر، اپوزیشن کو without achieving anything, کچھ بھی حاصل کیے بغیر واپس آنا پڑا اور پرانی تنخواہ پر ہی یہاں پر participate کرنا پڑا۔

آج جو واقعہ ہوا وہ ایک افسوس ناک واقعہ ہے لیکن میں ایک بات بہت وضاحت سے کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی فرد اگر غلط زبان استعمال کرتا ہے تو یہ Chair کے خلاف ہوتی ہے نہ اس ادارے کے خلاف ہوتی ہے بلکہ وہ اس کے اپنے خلاف ہوتی ہے۔

(اس موقع پر مغرب کی اذان سنائی دی)

جناب! اس میں بڑی obvious بات ہے کہ جو بھی بری زبان ہے، وہ لفظ جو یہاں پر

استعمال کیا گیا وہ تو میں نہیں کہہ سکتا' جو بھی استعمال کرتا ہے وہ حقیقت میں اپنے خلاف استعمال کر رہا ہوتا ہے اور میں یہ بھی چاہوں گا کہ جناب والا! اس ایوان میں کسی اکھاڑے کی بات نہ کی جائے بلکہ اس ایوان کی خوبصورتی' ایوان کا احترام اس چیز میں پنہاں ہے کہ یہاں پر غلط حرکت کرنے والے کو expose ہونے دیا جائے۔ یہاں پر غلط زبان استعمال کرنے والے کو تنہا کر دیا جائے۔ یہاں پر غلط حرکت کرنے والے کو اکیلا کھڑا کر کے پوری دنیا کے سامنے expose کیا جانے کہ کس کی زبان بری ہے' کس کا اخلاق برا ہے' کس کا مزاج برا ہے۔ اس کے مقابلے میں ہم یہ نہیں کر سکتے کہ Treasury Benches سے' حکومتی benches سے کوئی بھی بازو تان کر آئے یا کوئی بھی وہ زبان استعمال کرے جو بات کی گئی خدا نخواستہ ایسا دن کبھی آئے کہ ہم لوگ اس راستے پر چل سکیں جو شکست خوردہ عناصر' عوام سے مایوس عناصر اختیار کرتے ہیں۔ ہم کبھی بھی وہ راستہ اختیار کرنا نہیں چاہیں گے کیونکہ وہ اس ملک میں جمہوریت' ملک میں جمہوریت کے استحکام اور اس ایوان کی روایات کے منافی ہوگا اور آخر میں جناب والا! یہ گزارش میں دست بستہ کرنا چاہوں گا کہ میں پہلی دفعہ منتخب ہو کر جب اس ایوان میں آیا تو آپ اس ایوان کے چیئرمین منتخب ہوئے۔ تین سال کے عرصہ میں آپ نے جس طریقے سے اس ایوان کو conduct کیا اس نے نہ صرف میری تربیت کی' بلکہ نہ صرف اس ایوان میں بیٹھنے والے ہر فرد کی تربیت کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ پوری قوم کی تربیت کی بلکہ آپ کا طرہ امتیاز' آپ کی پہچان یہ نہیں ہے کہ آپ چیئرمین ہیں' آپ کی پہچان یہ ہے کہ آپ نے اس Chair کی عزت اس طرح سے قائم کی ہے کہ آپ نے برداشت' رواداری' جمہوریت' rules and regulations کا ایسا استعمال کیا ہے جس کے نتیجے میں نہ صرف یہ کہ House چلے بلکہ اس House میں ہر غلط حرکت کرنے والا اپنے بوجھ سے بے نقاب ہو جائے۔ اس طریقے کو جناب والا! آپ نے اپنایا ہے۔ جناب والا! میں آپ سے درخواست کروں گا اور میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اس روایت کو قائم کر کے ہم نے بہت سی منزلیں آگے طے کرنی ہیں۔ آج کا مبارک دن ہے۔ اس ملک میں بلدیاتی انتخابات کے بعد آج سینیٹ نے اپنا first tenure پورا کرنے کے بعد re-election کا ایک process complete کیا ہے۔ اسی طرح قومی اسمبلی چلی ہے اور اب جو ادارے قائم ہوئے ہیں وہ ادارے اس لیے چلتے رہیں گے انشاء اللہ کہ اس میں اپ جیسے مدبر لوگوں کو منتخب

کرنے کی اہلیت ہے اور آپ جیسے برداشت رکھنے والے لوگوں کے ذریعے اس نظام کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔

جناب! میں آخری بات یہ کروں گا کہ اپوزیشن سے میری درخواست ہوگی کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اگر وہ اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھیں گے تو آئندہ الیکشن میں کوئی ایسی حرکت کر بیٹھے جس کے نتیجے میں وہ جمہوری process کو، اپنی حیثیت کو، عوام کی نظروں میں اپنے مقام کو گرا کر وہ اس ملک میں متبولیت اب حاصل نہیں کر سکیں گے۔ ان کی ہر حرکت ان کی مزید کمزوری اور ان کی مزید عدم برداشت اور ماضی کی سیاست کی نشاندہی کر رہی ہے جس کے نتیجے میں اس ملک میں ہر تین سال کے بعد اسمبلیاں ٹوٹ جایا کرتی تھیں۔ ماضی کی روایت ہے کہ یہاں اپوزیشن میں بیٹھنے والے آپس میں ہر تین سال کے بعد دست و گریباں ہوکر پورے نظام کو تباہ کرتے تھے، وہ روایت ہم قائم نہیں کریں گے۔ وہ آپس میں لڑ سکتے ہیں تو لڑیں۔ وہ جو کچھ بھی کریں گے، وہ expose ہوں گے، میڈیا انہیں expose کرے گا، عوام انہیں expose کریں گے، rules and regulations انہیں expose کریں گے اور آئندہ کی تاریخ میں ان کا نام بد زبانی کرنے والوں، بد اخلاقی کرنے والوں اور اداروں کی توہین کرنے والوں میں شامل کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین، کافی ساتھی بولنا چاہتے ہیں۔ باری باری سب کو موقع ملے گا۔ پیرزادہ صاحب۔

ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج یہاں میرا پہلا دن ہے۔

رستم بہ سر دریا دیدم عجب تماشا

دریا درون کشتی، کشتی درون دریا

آپ نے جو حلف اٹھایا تھا یہ اس کا لفظ بہ لفظ جواب دے کر گئے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے عزم کی بات کی تھی کہ میں بڑے عزم اور ایمانداری سے چلاؤں گا تو وہ اعلان کر گئے ہیں کہ ہم بڑے ڈھیٹ پن اور بے ایمانی سے اس کو چلنے نہیں دیں گے۔ یہ اتنا بڑا ایوان بالا ہے کہ اس سے بالا تو کوئی ہے ہی نہیں۔ اس سے بالا تو رب اعلیٰ ہے۔ اگر اس میں گیوں کی سیاست کو اور گیوں کے

انداز کو وہ لانے میں کامیاب ہو گئے تو میرا خیال ہے' میں نے جتنا پڑھا ہے' میں نے law and regulations کی جو books پڑھی ہیں، ان میں ایسا کوئی قانون نہیں ہے کہ اس قسم کی بدتمیزی کو نہ روکا جا سکے۔ کرسی سے اٹھنا بدتمیزی' زیادہ آواز میں بولنا بدتمیزی اور پارلیمانی اخلاقیات سے نکل کر بولنا بدتمیزی ہے۔ یہ تو بڑے بڑے بندے لگ رہے ہیں۔ میری درخواست یہ ہے کہ ان کا عزم ہے کہ نہیں چلنے دیں گے اور ہمارا عزم ہے کہ یہ ایوان بالا چلے گا۔ لہذا' جتنے قوانین ہیں' اس قسم کی بدتمیزی کو highlight کیا جائے اور ان پر سختی سے تنقید کی جائے ورنہ یہ لوگ پوری امت اور پوری قوم کے لیے درد و الم کا باعث بنیں گے۔ آج میں بس اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، حمید اللہ جان صاحب۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے اپنے فاٹا کے colleagues کے behalf پر بھی تمام نئے آنے والے سینیٹرز کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ان کے as a member of Senate elect ہونے پر۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب چیئرمین! میں آپ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں فاٹا کے colleagues کے behalf پر آپ as a Chairman 2nd term کے لیے بھی elect ہوئے ہیں' میں ساتھ ساتھ اپنے colleagues کے behalf پر ڈپٹی چیئرمین سینیٹ جان جمالی صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ as a Deputy Chairman Senate elect ہوئے ہیں۔ میں اپنے colleagues کے behalf پر Leader of the House کو بھی ان کی nomination پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں اتنی گزارش ضرور کروں گا کہ جو اس ایوان میں ہوا ہے' ظاہری بات ہے کہ کوئی بھی اس سینیٹ کا honourable member یہ نہیں کہے گا کہ اچھا ہوا ہے لیکن ساتھ ساتھ میں آپ سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ ہم نے جو آپ کا حوصلہ اور صبر ان تین سالوں میں دیکھا ہے' ہمیں آپ سے یہی امید ہے کہ آپ انشاء اللہ صبر و تحمل سے اس کو اسی طرح جاری رکھیں گے۔ میرے honourable colleague نے جو کہا اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے لیکن میرا اپنا opinion ہے کہ یہ آج جو کچھ ہوا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے' ایک دو دفعہ

پہلے بھی اسی ایوان میں ایسا ہو چکا ہے، ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ ہماری کوشش یہی ہو گی کہ آئندہ ایسا نہ ہو لیکن میری request یہ ہے کہ جیسے وسیم سجاد صاحب نے کہا کہ آپ صبر و تحمل سے کام لیں اور اس کو درگزر کیا جائے۔ امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ آنے والے وقت میں ایسے واقعات repeat نہ ہوں گے، اس کو کوئی بھی honourable member اچھا نہیں کہتا۔ آپ آج تک جو صبر و تحمل کا نمونہ پیش کرتے رہے ہیں ہم آپ سے امید رکھتے ہیں کہ آپ اس کو اسی طرح جاری رکھیں گے۔ میں آخر میں ایک دفعہ پھر اپنے فاٹا کے colleagues کی طرف سے آپ کو، جان جمالی صاحب کو، وسیم سجاد صاحب اور نئے آنے والے تمام colleagues کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین، مشاہد صاحب۔ you want to speak? جی بولیے۔

سینیٹر مشاہد حسین سید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - Mr. Chairman, thank you for giving me the opportunity پہلے تو میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور واقعی یہ مبارکباد دل سے ہے کیونکہ آپ کی کارکردگی اور آپ کی جو سینیٹ کی leadership ہے، اس نے ہمارے democratic system کو نہ صرف credibility دی ہے بلکہ stability بھی دی ہے اور اسی stability کی بنیاد پر

Pakistan can have a forward looking approach and I feel that the vote of confidence given to you in overwhelming numbers and aslo to Mr. Jan Jamali, who is also a very competent person, our personal friend like yourself. اس process کی یہ ایک اچھی ابتداء ہے۔ ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ آج unfortunately یہ واقعہ ہو گیا، ابھی ہم ان سے بات کرنے کے لیے ادھر گئے تھے اور ہم نے یہی کہا ہے کہ ہم بھی چاہتے ہیں کہ system چلے لیکن ایک مہذب، شریفانہ طریقے سے، ایک decency کی بنیاد پر، کیونکہ اختلاف رائے تو ہمارے لیے کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے اور اختلاف رائے جمہوریت کی بنیاد ہے اور اسی جمہوریت کو آگے لے کر چلنا ہے جس میں دو پہیے ہیں۔

Sir, the chariot of democracy can only move forward with wheels of the

Government and the Opposition اور ہم نے ان کو یہی request کی۔ ہم نے ان کو یہی request کی ہے، وہ آج نہیں مانے، انہوں نے کہا کہ اب ہم کل یا پرسوں بات کریں گے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ایک واقعہ ہوا

this is an aberration and this is not the norm, it should be there. It is unfortunate what happened and we have the highest regard and respect for you sir, as the Chairman because you are the custodian of the House and your respect is our espect and we also reel that the Opposition has their right to express the views which has not been stopped in the past.

تو میں یہ بھی request کروں گا کہ اس process کو آگے چلانے کے لیے دونوں کے stakes ہیں، دونوں کا mandate ہے، ہمارا mandate ہے by the grace of God we have had a comfortable victory today. اپوزیشن کا بھی mandate ہے

they also repesent their section of people. So, I would request that the Government side should also reach out.

اور ہماری طرف سے یہی کوشش ہونی چاہیے کہ یہ معاملہ سدھر جائے کیونکہ حکومت کا زیادہ stake ہوتا ہے stability میں اور process کو آگے چلانے میں۔ ابھی مجھے کامل علی آغا صاحب نے بتایا ہے کہ انہوں نے جذبات میں آ کر کچھ باتیں کہہ دیں۔ مجھے کامل علی آغا صاحب نے بتایا ہے کہ یہ ساری چیزیں ہوئی ہیں and I think, it is very deplorable, very unfortunate. جو four letter words کا استعمال یا اس قسم کی foul language کا استعمال، specially vis-a-vis the office of the Chairman that is not acceptable

we should try to اب ایک راستہ ڈھونڈنا ہے اور راستہ یہی ہے کہ but we also feel that reach out and we should try to bring them back. پروفیسر خورشید صاحب سے بھی ہماری بات ہوئی ہے، رضا ربانی صاحب سے بھی بات ہوئی ہے اور ان کے دوستوں سے بھی بات ہوئی ہے کہ اس ایک واقعہ کی وجہ سے زیادہ غصہ نہیں ہونا چاہیے اور system کو آگے چلائیں کیونکہ

we have a commitment to democracy which has been demonstrated and sir, you have led and examplary House, qualitative edge

اس کا رہا ہے۔ لوگوں نے اس کی تعریف کی ہے کیونکہ ایک تو quality کی membership ہے' ایک quality کی contribution ہے' in terms of people's participation and ہماری طرف کوئی خوف نہیں ہے کہ we have never been scared, I told them also. that is part of democratic' آپ 12 اکتوبر کی بات کریں یا آئین یا فوج کی بات کریں process but in order to go forward we must reach out and I think that our

صاحب میرے ساتھ تھے' سینیٹر نثار میمن صاحب people from our side, S.M. Zafar میرے ساتھ تھے' ہم لوگ اکٹھے گئے' وسیم سجاد صاحب despite of his back problem آغا صاحب تو we would like sir, that the system should reach out and اس میں

under your leadership because you are not just Chairman of the Senate,

you are also our leader, we have elected you, we have posed confidence

in you and I think that in this democratic process,

اگر ہمارے اس طرف کے لوگوں کا contribution ہے تو ان کا بھی contribution ہے۔ کہ جو آج ہوا' اس کو ایک aberration سمجھ لیں' Let us be very clear, it is fine to say the Government has to سمجھ لیں لیکن system کو چلانے کے لیے one of examples جناب ! میں اس میں آپ کو be more large hearted, has to be reaching out more. بھی request کروں گا کہ آپ بھی--- میرا خیال ہے کہ پروفیسر خورشید صاحب سے بات کر لیں اور دوستوں سے بات کر لیں' reach out کر لیں' ہم بھی چاہیں گے کہ یہ معاملہ settle ہو جائے' sort out ہو جائے تاکہ یہ system چلے کیونکہ آج ایک important historic day ہے۔ تین سالوں کے بعد ایک transparent election ہوا ہے' ایک free election ہوا ہے' اس میں سب نے حصہ لیا ہے اور اتنے اچھے طریقے سے چلا ہے تو it is inauspicious

sir, this event then casts certain shadow over the proceedings, کہ start that should not be there, this is my personal view and I also feel, you are

this exchange was totally ہم نے ان کو بھی کہا ہے کہ also a democrat. we have to move on. ' جو ہو گیا ' اب ہو گیا un-necessary, totallyuncalled for objective is the تو we should be loyal to the objective ' ہے بات Basic functioning of the democratic system through the symbol of the pivotal importance, کی if I say so Senate اس وقت Federation, the Senate. Sir, ہے' given a federation, given a democratic political system اور اس کے حوالے سے میرے خیال میں ہمیں بھی کچھ steps لینے چاہئیں۔ And sir, I will request you کہ do reach out آپ ہمیں بتائیں کہ کیا کیا جائے but میری recommendation یہ ہو گی کہ to the Opposition and don't make this into کہ بس آج سے طلاق ہو گئی ہے اور آج point of no return میں politics ' آ گیا point of no return سے نہیں آتا۔ Politics میں doors of dialogue are never closed and politics میں

the doors of communication are always open but I agree , it has to be done in a certain framework of decency, decorum and rules to the game which means respect for difference of opinion and respect for each other's mandate whether it is the Government or the Opposition. I would like to conclude by saying we have full confidence in you sir

reach out آپ کی capacity رہی ہے' آپ کی family کی ' آپ کی personal کہ آپ کرتے ہیں' آپ کی strength ہی یہ ہے کہ آپ سب کو ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ ہم جو اور طرف تماشا دیکھتے ہیں' ہم نے وہ ادھر نہیں دیکھا اور اسی حوالے سے یہ جو ایک pattern ہے' ایک tradition ہے' ایک precedent ہے جو آپ نے set کیا ہوا ہے۔ ماشاء اللہ

with your tolerence, with your leadership qualities, with your large heartedness, that should be maintained, that should be sustained and that should be pursued to logical conclusion and I would also appeal to foot soldiers کے آپ تو ہم کہ you Mr. Chairman, humbly and I always say

پروفیسر خورشید صاحب سے بھی بات ہوئی ہے اور and let us all, carry them also ہیں
دوستوں سے بھی بات ہوئی ہے۔ ٹھیک ہے کہ غصے میں کئی چیزیں ہو گئی ہیں اور جان جمالی
صاحب بھی آ گئے ہیں' جان جمالی صاحب کا بڑا I also want to compliment him
this House sir, is unity in diversity, اس کی خوبصورتی یہ ہے کہ contribution ہے۔
unity in the sense that it is the symbol of federation and diversity in terms
میرے of different perspectives representing the provinces and the parties.
خیال میں اتنا representative House پاکستان کی تاریخ میں کم ہو گا' ہر طبقے کی' ہر مکتب فکر
کی' ہر سوچ کی' ہر نظریے کی یہاں نمائندگی ہے' from the left to the right, to the so
called nationalists, to the so called liberals, from so called
fundamentalists to everybody there.
یہی ایک خوبصورتی ہے جمہوریت کی تو اس کو آگے چلانا' زیادہ ذمہ داری میں conclude کروں
گا جناب چیئرمین' ہماری ہے' حزب اقتدار کی ہے those who are in the government
اپوزیشن کے لیے تو بڑا آسان ہے کہ they have a greater stake in stability.
because they are stakeholders to that extent because we کرے destabilize
اور ہمیں فراخدلی کے ساتھ' are in government, we are in positions of authority
and at the end I congratulate you once more, you کھلے دل کے ساتھ چلنا چاہئیے
sir, and new Deputy Chairman sir, and *Insha Allah* under leadership of
yourself and the Deputy Chairman we will maintain the tradition of the
House which we have set in the last three years. Thank you sir.

جناب چیئرمین، مشاہد صاحب! میں تھوڑا سا back ground دے دوں
and I will seek the guidance of the House. I think as Mr Wasim Sajjad
said today was a day of referring to the elections and setting the tone for
the session. Therefore, we had to keep a certain adherence; if we allow

one person then another. Mr. Mandokhel made some comments, Mr. Ghauri responded to them. The Prime Minister was talking of these elections, if Mr. Raza Rabbani wanted to talk about something else, that's fine but then the House wanted it to continue for everybody. Would they say whatever they want. That was the thing, so, because as you said there is diversity, for treating diversity and handling and managing we need uniformity and that was exactly what I think, I was trying to do. As far as it is concerned to run the House, many members who are here with us those who have left, have repeatedly said that we must adhere to the rules and regulations and I thought since when the last session started there was an absence of the Opposition for a long time, we had long question hours, the whole tone was different. But this time, from day one, we should abide by the rules because the members have said, I am just quoting that, this is different from a Press Conference, it is different from a public meeting. Here the tone, the words, the substance should be of a senatorial standard and I think it is not unfair to expect that. I said that in my last speech before the elections that it is not responsibility of just the Chair, it is the responsibility of each member and self policing at this stage; the Chair should have no role. If you are interrupting and you don't want others to interrupt than don't do yourself. You have to apply the same rule to yourself also. If somebody is interrupting and as I said you refer to the tone, the pitch, what else could I do but say OK, please sit down and let somebody continue. Whatever was referred to the Prime Minister, he said of today's elections. If you want to talk about today's

elections that is what I thought was the procedure and that is what the tradition was and Mr. Wasim Sajjad, correct me if I am wrong. So that is what I was trying to bring in when you are saying that we must reach out, that is what I was doing it, that I was trying to reach out, to have uniformity.

Senator Wasim Sajjad: Sir, as I said, I think the last three years you have shown exemplary patience, you ran the House according to the rules, you have shown a lot of intelligence, and I think you have given a lot of opportunity to the Opposition and that is how it should be and it is because of that sir, that everybody has a lot of confidence in the way you have conducted the House and today is a sure indication of that. So, I do hope that today will not be repeated that it is something of the past and I hope that the Opposition has also realised its responsibility.

Mr. Chairman: And this Senate is a symbol of the Federation; we must try to strengthen the Federation and as I said the tone , the pitch and the substance should be of a senatorial standard; if the House wants it otherwise, it is for you to decide. I can only give you the guidelines. But we each of us have to do, so, we don't have to check anybody else; if you allow interruption in one case, I think everybody will want to do that. If you allow one to raise his voice and talk what they want to, everybody will want to do that, so, how to reach out other than saying let's have uniformity. Please guide me and I am at your back and call. Javaid Asharf Sahib. I will allow all my colleagues to speak gradually because I have the

names here, we will do it.

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Sir, I would like to start by congratulating you for your richly deserved election, also Mr. Jan Muhmmad Jamali for his election as the Deputy Chairman. Sir, I don't agree with my colleague Mr. Mushahid Hussain that it was aberration, for what we have experienced in the last three years, was exactly the same thing repeated again and again. However, when it is said that you have showed tolerance, I agree with him; you showed tolerance, you showed patience, you showd magnanimity. We were subjected to repeated abuse over here by certain members of the Opposition; we saw the Constitution of Pakistan being torn and thrown on the floor of the House by some of them, we saw some of them abusing the State Institutions, abusing the President who is the symbol of the Federation and yet it was tolerated.

Sir, you have gone more than a mile to accommodate them every time that they have misbehaved. They have attacked us, we have listened to them. When we got up to reply, they would leave the place. That was no democratic behaviour on their part. They should have the patience to listen to us also and we should have a right to reply to whatever they say. Yet, it was the tactics adopted, say what you want and when the government starts replying, get out. This is how they have been behaving. Sir, this type of behaviour has happened many times before in the last three years. If Mushahid Sahib was not here when it happened, I do not know but it was repeated time and again and every time we have

gone and begged them to come back. Sir, there has to be certain limits of tolerance. Tolerance limits are rules and regulations and----

Mr. Chairman: And uniformity.

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: And this is exactly what you were trying to remind them about the rules and regulations.

Mr. Chairman: Please hear the honourable Senators.

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: The rules and regulations are framed, not to be violated but to be observed. Sir, you have gone so much out of the way that at times for each question that we had to asnwer, you had allowed 13 supplementary questions. I had to answer one day 13 supplementaries, although it should be three and I have seen in the National Assembly because I keep giving replies over there. They never allow more than three. Yet, you have asked us to continue to reply. What else do they want. This was magnanimity on your part. Misbehaviour with you, is not misbehaviour with Mr. Soomro. It is misbehaviour with the Chairman. It is misbehaviour with this august House. It is misbehaviour with the Federation of Pakistan. Sir, by all means show magnanimity but let us start on abserving rules and regulations and if anybody misbehaves you must implement the rules and regulations because if we are going to run the Senate like a *street Jalsa*, then I am afraid, this is not the Upper House. It does not deserve to be called the Upper House and every time, we think we have established democratic traditions by getting them back and asking them to misbehave

again next time.

Sir, I would humbly request you across the board whether it is us or they, whether it is Opposition or the Government, you are the custodian of this House. Your are the custodian of these rules and regulations. Implement them. Ask them to behave, ask us to behave. Anybody who gets out of the line, your are very much, as well as the Deputy Chairman is very much within his prerogative to cut us down and say that you have crossed the limit and we must all observe and obey. Sir, I think whatever has happened, this was the first day and you have rightly said today should have been just simply congratulations and some good words expressed so that the feelings of goodwill should have permeated. However, a new member to this House vitiated the atmosphere by starting off with things which were not relevant and then I am affraid the behaviour which subsequently took place in front of us, was certainly not something that one can call honourable or acceptable. Sir, I would say that the Senate should continue but this type of behaviour should not be permitted and I think the Member must apologise to you because he would be apologising not to Mr. Soomro but to the Chairman of the House and to this House itself for all the abuses that he gave, for all the misbehaviour that he did. Because if we do not enforce that, then what stops them from repeating it again. So, every time they repeat it, we go and beg them to come back. I mean we are not beholden to them that we must sit here and listen to absuses. Fine, it is government and our responsibilty is more and so on those nice words which the Leader of the House has to say because

he has to run the House but sir, I would say that these books that you issued us today. We were issued with these. What are they for? If they are not going to be implemented. Well, then tell us and we will throw them away and we will also start misbehaving like they do. Sir, I very humbly request you, don't let the House lose its dignity. It is your responsibility, let us maintain it.

Mr. Chairman: Thank you, that is what I was trying to do. Bibi Yasmin, Mrs. Kulsoom Perveen Sahiba.

سینیٹر کلثوم پروین: جناب والا! میں سب سے پہلے آپ کو بطور چیئرمین، دوبارہ منتخب ہونے پر دلی مبارک باد دیتی ہوں۔ آپ اس کے لیے deserve کرتے تھے۔ آپ نے پہلے تین سال کے لیے innings کھیلی، بڑی خوبصورتی سے کھیلی ہے۔ آپ نے ہاؤس کو بڑے اچھے طریقے سے چلایا ہے۔ میں ڈپٹی چیئرمین، جناب جان محمد جمالی کو دلی طور پر مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ اس لیے کہ بلوچستان کا بہت عرصے سے یہ ایک حق تھا کہ اس ہاؤس میں اس کی نمائندگی ہونی چاہیے اور شکر الحمد للہ کہ ہم اس میں کامیاب ہوئے۔ جناب! اس وقت سینیٹ میں ماشاء اللہ جمہوریت کا عمل بڑی تیزی سے عمل میں آیا اور ruling party کو ایک اور موقع ملا، یہاں پر اپنا part play کرنے کا۔ جناب! اس کے لیے میں جنرل مشرف صاحب کو مبارکباد دیتی ہوں، اپنی پارٹی کے لیڈر چوہدری شجاعت حسین صاحب کو، آپ کو مبارکباد دیتی ہوں اور اس میں ہمارے ساتھ جن جن لوگوں نے حصہ لیا خاص کر کامل علی آغا صاحب کا ذکر نہ کیا جائے تو ان کے ساتھ زیادتی ہوگی۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ اپوزیشن نے یہاں ایک role play کیا۔ آخر ان کو اپنی ہار پر کچھ نہ کچھ تو یہاں بتانا تھا کیونکہ یہ live جا رہا ہے۔ پوری دنیا اسے دیکھ رہی ہے۔ انہوں نے اپنی پارٹی کو یہ بتانا تھا کہ ہم اس طریقے سے گالیاں بھی دے سکتے ہیں۔ یہ ان کا طرہ امتیاز ہے۔ آپ کا طریقہ کار جیسے پہلے رہا تھا مجھے امید ہے کہ آپ اس ہاؤس کو ایسے ہی چلائیں گے۔ جناب! میں بھی مذمت کرتی ہوں کہ نہایت ہی غیر پارلیمانی لفظ یہاں

use کیے گئے جو میرا خیال ہے کہ کسی پارٹی کو بھی زیب نہیں دیتے۔ جناب ! آپ اور آپ کی فیملی جس طریقے سے سیاست میں in ہے' جو ان کا طریقہ کار ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے ۔جناب! میں یہاں ایک حدیث quote کروں گی کہ ایک بزرگ تھے اور وہ ایک دریا کے کنارے بیٹھے ایک بچھو کو نکالتے تھے اور وہ بچھو ڈنک مارکر پھر دریا میں واپس چلا جاتا ۔ کسی نے کہا کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں ؟ انہوں نے کہا کہ بچھو کا طریقہ کار ہے ڈنک مارنا' میرا طریقہ کار بچانا ہے ۔جناب! آپ ہاؤس کی اتنی بڑی chair پر ہیں اور آپ ہم سب کی عزت ہیں۔ انہوں نے محمد میاں سومرو کو کچھ نہیں کہا ' انہوں نے تمام ممبران کی بےعزتی کی ہے ۔ہمیں بھی احساس ہے مگر جناب! میں آپ کو یہی کہوں گی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ ایک موقع دیا ' دوبارہ سینیٹ کے چیئرمین بنے' آپ اپنے حوصلے ویسے ہی بلند رکھیں ' ایسے ہی اپنا فراخدلانہ طریقہ کار جاری و ساری رکھیں ۔ اپوزیشن نے پہلے ڈیڑھ سال ' سوا سال LFO میں گزارا ' اب انہوں نے کہا کہ کوئی اور طریقہ کار نہیں تو چلو! روسٹرم کے پاس جا کر گالیاں دینا شروع کر دیں شاید ہم highlight ہوں مگر اب لوگوں کو پتا چل گیا کہ کون گندی سیاست کھیل رہا ہے' کون گیموں کی سیاست کھیل رہا ہے ' کون جاہلوں والی سیاست کھیل رہا ہے اور کون(اس طرف بیٹھے ہوئے لوگ) ہاؤس کو چلا رہے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ جمہوریت کے نظام کو درہم برہم کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، جاوید علی شاہ ۔

سینیٹر سید جاوید علی شاہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد دینا ہوں آپ کی کامیابی پر ' محمد جان جمالی صاحب کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں ۔میں اس بات کا تذکرہ کرنے لگا ہوں اور وہ اس لیے نہیں کر رہا کہ میں اپنے متعلق بتاؤں ۔ مجھے صوبائی اسمبلی کا بھی experience ہے ۔ تین دفعہ نیشنل اسمبلی کا ممبر بھی رہا ہوں۔ پہلی مرتبہ سینیٹ کا ممبر بننے کا موقع ملا ہے ۔ میرے ذہن میں ایک نقشہ تھا اور وہ یہ کہ پوری دنیا میں نیشنل اسمبلی noisy ہوتی ہے۔ مجھے جہاں بھی جانے کا اتفاق ہوا ' میں نے یہ experience کیا کہ نیشنل اسمبلی پوری دنیا میں شور شرابے کا نام ہوتا ہے۔ لوگ گیموں سے ' قصبوں سے سیاست کرکے

direct vote لے کر آتے ہیں۔ ان کا style اور سینیٹ کے ممبران کا style تھوڑا سا مختلف ہوتا ہے اور پوری دنیا میں سینیٹ calm اور disciplined ہوتی ہے ۔وہاں ماحول مختلف ہوتا ہے مگر آج یہاں جو ماحول نظر آیا ' میں سمجھتا ہوں کہ مجھے کسی نے غلط بتایا تھا کہ سینیٹ calm اور disciplined ہوتا ہے ۔ مگر مجھے مثبت سوچنا چاہیے منفی نہیں' کسی ایک آدمی کے غلط رویے سے میں سینیٹ کے متعلق اپنا impression غلط نہیں کر سکتا۔ سینیٹ آج بھی اسی طرح ہے جس طرح اسے ہونا چاہیے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح میری بہن نے یہاں بتایا کہ کیونکہ یہ سارا پروگرام live جا رہا تھا تو وہ لوگ جن کے strings باہر سے ہلائے جاتے ہیں انہوں نے ان کو message دینا تھا کہ ہم یہ کر رہے ہیں' ہم سسٹم کو کس طرح destable کرنا چاہتے ہیں' اس کے لیے ہماری کارکردگی کیا ہے' اسی مقصد کے لیے چند لوگوں کو مختلف پارٹیاں جیالوں کے روپ میں مختلف ہاؤسز میں بھیجتی ہیں۔ انہوں نے جو کچھ کیا انہیں ایسا کرنا چاہیے تھا۔ دوسری طرف ہمارے جو عزائم ہیں' پروگرام ہے ' وہ مثبت ہونا چاہیے اور ہمیں اسے جاری رکھنا چاہیے۔ سنا تھا کہ which reason weaves, by passion is undone کیا ہم نے یہی سیکھا ہے کہ ان اداروں کو ہمیشہ ہلڑبازی کی نظر کر دیا جائے۔ آج میں یہ سمجھتا ہوں کہ پہلی مثال قائم ہوئی ہے کہ جب سے پاکستان بنا ہے کسی ادارے نے اپنا tenure پورا کیا ہے ورنہ ہر دور میں سینیٹ ہو' قومی اسمبلی ہو' صوبائی اسمبلیاں ہوں ' کسی کو مدت پوری کرنے کا موقع نہیں ملا۔ آج تو تمام ممبران کو شکرگزار ہونا چاہیے تھا کہ ان کی مدت بخیروخوبی پوری ہوئی اور نیا الیکشن ہوا اور دوسری term میں وہ کسی چیئرمین کا الیکشن اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ ہوا اس کو بھول جائیں' یہاں چند دوستوں نے یہ بھی کہا کہ ہمیں یہ کرنا چاہیے' وہ کرنا چاہیے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے جس حوصلے اور بردباری سے ان کی باتیں سنیں' آپ خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ مگر جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ کسی کو غصے میں دیکھ کر اپنے پروگرام کو بدلا نہیں جا سکتا ۔ آج ہمیں تجدید عہد کرنا ہوگا۔ آپ کو ایک second term ملی ہے ؛ آپ نے اس ایوان کو پھر اسی انداز میں چلانا ہے بلکہ اس سے کہیں بہتر انداز میں چلانا ہے۔ ہمیں تو آج دوبارہ یہاں یہ عہد کرنا چاہیے کہ اگر دوبارہ ہم لوگ اس ایوان میں پہنچے ہیں ' یہاں ہمارے کئی دوست ایسے ہیں جن کو second term ملی ہے ' تو

ہمیں کرنا کیا ہوگا' ہمارے پاس مستقل پروگرام کیا ہے؛ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک میں دو چیزوں کی کمی اگر دور کر دی جائے تو یہ ملک خوشحالی کی طرف قدم بڑھا سکتا ہے ' دنیا کی کوئی بھی سوسائٹی جب تک lower society کے لیے کوئی definite programme launch نہیں کرتی اور جب تک social justice provide نہیں کرتی ' میں نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے آپ کو society کہہ سکے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کے دن ہمیں یہ عہد کرنا ہوگا کہ ہم اپنے ملک کے لوگوں کو انصاف مہیا کریں گے اور lower most class کے لیے کوئی definite programme لانے کی کوشش کریں گے ۔ جناب چیئرمین! یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ جیسا شخص اس ایوان کا custodian ہے اور ہم آپ کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر آپ کے شانہ بشانہ انشاء اللہ وہ goals achieve کر سکتے ہیں جن کی ہم تمنا رکھتے ہیں اور جو ہمیں کرنا چاہیے' باقی تمام باتیں فروعی ہیں ۔ اس قسم کے واقعات بھی ہوتے رہتے ہیں ' قافلے چلتے رہتے ہیں اور کام کرنے والے اپنے کام کیا کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں شاید اپنی بات بہت لمبی کر گیا ہوں ۔ میں صرف یہی گزارش کروں گا کہ جمہوریت کا حسن بھی یہی ہے ' جہاں جمہوریت کی اور بہت سی definitions ہیں وہاں agree to disagree is the democracy میرے نزدیک سب سے خوبصورت definition ہے۔ آپ اسی پر کاربند رہیں اور انشاء اللہ ہمیں کامیابی ہوگی اور پھر اس بات کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ

آندھی آئے طوفاں آئے دیا جلائے رکھنا ہے
گھر کی خاطر سو دکھ جھیلیں گھر تو آخر اپنا ہے

جناب چیئرمین،بی بی یاسمین صاحبہ۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ ،جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ دوبارہ آپ اس منصب پر آئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ پچھلے تین سال آپ نے جس طرح تحمل ' صبر ' پیار اور انصاف کے ساتھ گزارے ہیں ' اسی طرح آپ کا یہ دوسرا period بھی انشاء اللہ گزرے گا۔ میرے خیال میں جو درگزر کرنے والا بندہ ہوتا ہے وہ اللہ کے

نزدیک زیادہ پسندیدہ انسان ہوتا ہے ۔ درگزر کریں لیکن اتنا بھی درگزر نہ کریں کہ اگلا بندہ آپ پر آجائے۔ صفدر عباسی صاحب نے یہاں آج جو حرکت کی ہے اس پر مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے کیونکہ میں ان کو بڑا سمجھدار سمجھتی تھی ' وہ بہت پرانے parliamentarian ہیں۔ ان کو یہ بات suit نہیں کرتی تھی۔ جو بندہ بھی یہاں بات کرتا ہے اپنے معیار کے مطابق بات کرتا ہے ' اپنی سوچ کے مطابق بات کرتا ہے اور اس کے دماغ میں جو باتیں آ رہی ہوتی ہیں ان کے مطابق بات کرتا ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ گلیوں کی سیاست اور باہر کی سیاست کو ایوان بالا میں نہیں لانا چاہیے کیوں کہ ایسا کرنا اچھا نہیں لگتا۔ جناب! اس ہاؤس کے قاعدے اور قوانین ہیں ان کے مطابق ہمیں یہاں بات کرنی چاہیے۔

اس کے ساتھ میں منتخب ہونے والے ڈپٹی چیئرمین' جناب جان محمد جمالی کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور میں ان سے بھی یہ امید کرتی ہوں کہ جب وہ کرسی صدارت سنبھالیں گے تو وہ انصاف اور خلوص کے ساتھ اس ہاؤس کو چلائیں گے۔ میں وسیم سجاد صاحب کو بھی دوبارہ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اس میں کامل علی آغا کا بہت اچھا کردار رہا اور جو ہمارا پچھلا tenure گزرا ہے ان کا role اچھا رہا ہے' اس پر میں ان کو بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ جتنے ہمارے نئے ممبران منتخب ہو کر آئے ہیں میں ان تمام کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور میں ان سے بھی یہی امید کرتی ہوں کہ وہ جس صوبے سے بھی آئے ہیں وہ اپنے لوگوں کے مسائل یہاں پر لے آئیں گے اور اچھے parliamentarians ہونے کا ثبوت دیں گے۔ اس کے علاوہ ہمارے جتنے ساتھی یہاں سے retire ہوکر چلے گئے ہیں ان کو میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور پچھلے تین سالوں میں جو ان کی کارکردگی رہی ہے اس کو ہم ignore نہیں کر سکتے' وہ اچھی رہی ہے۔ انہوں نے بہت اچھی یادیں یہاں چھوڑی ہیں اور ہم ان کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ آخر میں یہ دعا کرتی ہوں کہ مستقبل میں جو ہمارا period گزرے وہ اچھے اور بہتر طریقے سے گزرے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، جناب جمال خان لغاری۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین سینیٹ

سومرو صاحب ' جان جمالی صاحب' وسیم سجاد صاحب میں آپ تینوں معزز بڑے بھائیوں' بزرگوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں پر میں سمجھتا ہوں کہ میرا اولین فرض آپ کو مبارکباد پیش کرنا تھا ۔میرے تخیل میں سینیٹ کا جو بالا اور مقدس ہونے کا image ہے وہ میری پہلی ہی نشست میں واقعی آج مجروح ہوا۔ اس کا موجب کیا بات تھی' میں سمجھتا ہوں کہ جیب سے میں جو چیز نکال رہا ہوں یہ خباثت تھی۔ This is a mobile set sir. میں بہت انہماک سے ہر بندے کو observe کرتا ہوں' جہاں بھی میں ہوتا ہوں ۔ عباسی صاحب جب بیٹھے ہوئے تھے تو اس نشست کی جو براہ راست telecast ہے وہ لندن بھی جا رہی ہے اور دبئی بھی جا رہی ہے ۔ May be he has started receiving SMS messages. اگر آپ ایک شفقت کریں کہ اس پورے مقدس ایوان کی sanctity قائم رہے اور آپ چاہتے ہیں کہ آئندہ ایسے واقعات نہ ہوں تو کم از کم ان کا ایک تدارک یہ ہو سکتا ہے کہ سختی سے اس telephone set کو ایوان میں لانے کی ممانعت ہو' اگر آپ یہ implement کرانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اگر تو silent mode کے اندر ایک ٹیلیفون ہو گا تو پھر بھی کم از کم SMS آ رہا ہو گا چاہے لندن سے آ رہا ہو گا یا دبئی سے آ رہا ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو خوش کرنے کی خاطر کچھ لوگوں نے workers سے بھی بڑھ کر جذبات کا اظہار کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم تمام ایوان کے مقدس معززین کے لیے یہ ایک شرمناک واقعہ تھا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، جی ہراج صاحب۔

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj (Minister of State for Parliamentary Affairs): I would like to extend my heartiest congratulations for winning the election today sir. I extend my congratulations to Jan Muhammad Jamali for being elected as a Member of this august House.

اسی موقع پر جو ہمارے نو منتخب ممبران سینیٹ ہیں' میں اپنی طرف سے' اپنے colleagues کی طرف سے' اپنی پارٹی کی طرف سے ان کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا۔ جناب چیئرمین صاحب! میں first time تین سال پہلے سے پارلیمنٹ میں ہوں اور 21 نومبر یا 23 نومبر کو میں نے

پارلیمانی امور کے وزیر مملکت کی حیثیت سے حلف اٹھایا' آج اس کو تقریباً ساڑھے تین سال ہونے کو ہیں۔ ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اس میں کوئی شک والی بات نہیں کہ اس ہاؤس کا ایک honour اور dignity ہے۔ ہم نے اپنے seniors سے سیکھا ۔ ہم نے یہ بھی سیکھا کہ یہ عزت جو ہے یہ میاں محمد سومرو صاحب کی ذات کی تو ہے لیکن اس سے زیادہ عزت اس Chair کی ہے جو ان کو اس ایوان کے منتخب نمائندوں نے منتخب کرکے دی ہے۔ اسی طرح سے ہمارے ارکان پر بھی ایک فرض بنتا ہے کہ اس chair کے تقدس کو ہم پامال نہ ہونے دیں۔ یہ ہمارا فرض ہے۔ میں رانجھا صاحب کی بات سے متفق ہوں۔ I am in full agreement with him, sir.

جناب! تین سالوں میں میں نے آپ سے بہت کچھ سیکھا۔ آپ کی بردباری' آپ کی شرافت' آپ کی وضعداری کی سیاست' بعض اوقات کچھ ایسی باتیں بھی تھیں جو وقتی طور پر ہمیں لگتا تھا کہ ایک leverage ہے جو Opposition کو دیا جا رہا ہے لیکن وقت نے ثابت کیا کہ patience جو ہے وہ اس game کا نام ہے اور ہم نے وہ چیز آپ سے سیکھی۔

آج چیئرمین صاحب! مجھے جب موقع ملا' میں نے یہ سب کچھ دیکھا بھی' میں ابھی تک اس بات کو سمجھ نہیں پایا۔ دو چیزیں ہیں جو میرے دماغ میں ہیں جنہیں میں ابھی تک بھول نہیں پا رہا - ایک تو جو honourable Leader of Opposition ہیں اس august House کے' آج انہوں نے کہا کہ یہی فرق ہے اس ہاؤس میں اور اس ہاؤس میں کہ وہ ہاؤس اس ہاؤس سے نیچے ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ this is the Upper House and that is the Lower House لیکن انہوں نے کہا کہ وہ ہاؤس گندا ہوتا جا رہا ہے' اس قسم کی کوئی بات کی تھی which in itself is a breach of privilege of that august House.

دوسری بات جناب! آج آپ نے محسوس کیا کہ rostrum پر کھڑے ہو کر وہ language استعمال کی جس کی مثال نہیں ملتی۔ جناب! میرے خیال میں جو ہماری galleries میں لوگ موجود ہیں' یہ ہم سے زیادہ پڑھے لکھے ہیں' ہم سے زیادہ یہ لوگ مشاہدہ رکھتے ہیں۔ اس کے بعد تمام علمائے دین نے بھی واک آؤٹ کیا۔ ان تمام لوگوں نے بھی واک آؤٹ کیا۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ کس بات پر واک آؤٹ کیا۔ Honestly, I can't figure out.

جناب! پہلے آپ نے foul language use کی جو آپ اپنے گھر میں استعمال نہیں کر سکتے، آج آپ نے پوری قوم کو، پورے پاکستان کی عوام کو دکھایا کہ this is what we are. Honest to God. جناب! ہر آدمی جو بولتا ہے وہ اپنا کچھ نہ کچھ background تو لاتا ہے۔ اگر آج چیئرمین سینیٹ کی عزت بڑھی ہے تو اس میں میں سمجھتا ہوں کہ there is a substantive contribution. محمد میاں سومرو کی ذات کی contribution کا بھی ایک حصہ اس میں ضرور شامل ہے کہ which has increased the respect and integrity for this Chair. جناب! آج جب واک آؤٹ کیا تو ہمارے متحدہ مجلس عمل کے علمائے دین نے، جنہوں نے ہماری قوم کو اور ہمیں حق اور سچ کی بات بتانے کی ترغیب دینی ہے، آج وہ بھی واک آؤٹ کر کے گئے کہ ہم نے گالی دی ہے، ہم واک آؤٹ کر کے جا رہے ہیں۔ جناب یا تو وہ شرمندہ ہو کر گئے ہیں، اگر وہ شرمندہ ہو کر گئے ہیں تو on behalf of the Government I request them کہ وہ واپس آئیں، ہم ان کی apology مانیں گے اور اگر وہ اس کا ساتھ دینے کے لیے گئے ہیں، جس شخص نے یہ غلط فعل کیا ہے تو مجھے افسوس ہے اور میرا اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ قوم کو کس طرف لے کر جانا چاہ رہے ہیں۔

دوسری چیز جناب! کہ

we have got the rules, we have got the regulations. Sir, you have this inherent powers..Sir, You can expel me, you can expel any member of this august House from entering the premises of this floor, sir. You can do that, sir.

لیکن تاریخ میں کیا نام جائے گا۔ یہ کس منہ سے لوگوں کو بتائیں گے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا۔ ہم نے گالیاں دی تھیں، ہمیں نکالا گیا اور ان میں اتنا ظرف نہیں جناب! یقین مانیے ان میں اتنا ظرف نہیں ہے، ہمارے جو senior ہیں، جناب مشاہد حسین صاحب نے فرمایا کہ

we should reach out, sir. Sir, I will never reach out. Let it be on record, sir, Mr. Memon is a witness to it, Mr. Wasim Sajjad is a witness to it, when they were trying to talk with them, I approached them to please don't talk

Sir, I for one will never - ان سے بات کرنے کا فائدہ کوئی نہیں ہے and come back. ever reach out. If they have to come, let them come back to this august اور ان پر یہ pressure آنا چاہیے - House. Let them face the masses of Pakistan جناب! یہ پاکستان کی عوام' یہ journalists, یہ لوگ' ان سے پوچھیں گے کہ اسمبلی سے آپ TA/DA لیتے ہیں تین' چار ہزار روپے daily کے حساب سے' salary لیتے ہیں تو بیٹھتے کیوں نہیں؛ یہ کیا جواب دیں گے کہ ہم نے گالیاں دی تھیں' ہم نے واک آؤٹ کیا ہے۔ ہم پیسے تو لیں گے لیکن اسمبلی میں نہیں آئیں گے - Sir, let them be exposed and let the rules, let the law take it precedence over anything else. جناب ! اگر ہم کوئی گستاخی کریں گے' ہم کوئی غلطی کریں گے تو ہمیں تیار رہنا چاہیے - جناب! آج elected Prime he was here and he did not say anything but felicitated the ہے Minister This is a part of the democratic - مبارک بادیں پیش کیں people of this House. process جناب نے الیکشن میں حصہ لیا۔ آپ یہاں تشریف فرما تھے۔ ایک معزز ممبر نے آپ کا and you were the one who reached out کہا مقابلہ کیا لیکن آپ نے اس کو کچھ نہیں and shook hand, I am a witness to it. جب بھی democratic process میں ایک آدمی نے جمہوری حق استعمال کیا تو کسی کو برا نہیں لگا لیکن جب ایک شخص ایسی زبان استعمال کرے' جس پر قوانین موجود ہوں تو ہم لوگ deliberately ایک attempt کریں کہ قوانین کی موجودگی میں

we decide not to take the law or the procedure or the rules in precedence, sir, then we ourselves are vitiating the law and this is the purpose of these laws, which the Rules of Senate and the Constitution provide you for, sir. Sir please exercise your inherent power and let them face the people of Pakistan. Let them face the journalists of Pakistan. I personally feel that journalism is one of the pillars of the state, sir. It is the pillar of the state. Let them feel and let them be responsible to those people, let them for

once

ان کو احساس ہونا چاہیے کہ آج دن تک یہ جو رویہ اختیار کرتے آئے ہیں اس کا ان کو کم از کم پچھتاوا ہونا چاہیے۔ مجھے یہ بھی احساس ہے ہمارے honourable Chief Minister Sindh is here also, he is also present here. It was only an effort جناب ہم سب نے دیکھا ہے۔ It was only an effort of a person who is present in the House but can not defend himself, let him be maligned, let us malign him and we will score the points, sir. معزز سردار جمال خان لغاری جناب ! was absolutely right, sir. ان کی ڈوریں کہیں اور ہیں۔ ان کے رابطے کہیں اور ہیں' جناب اگر یہ کچھ بھی نہ کریں تو ان کو روزی کہاں سے ملے۔ I have nothing more to say.

جناب چیئرمین، جناب نثار اے میمن۔

سینیٹر نثار اے میمن ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ مجھے کچھ الفاظ کہنے کی اجازت دینے کا۔ آغا صاحب ! اجازت۔

جناب چیئرمین، آغا صاحب نے پابندی لگائی ہے۔

سینیٹر نثار اے میمن، ہاتھ اٹھا رہے تھے میں نے کہا شاید کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ آپ پھر اس ہاؤس کے custodian elect ہوئے ہیں اور overwhelming majority کے ساتھ۔ اس کے ساتھ ساتھ جمالی صاحب کو بھی میں مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ وہ بھی آپ کے ساتھ ساتھ منتخب ہوئے ہیں۔ وسیم سجاد صاحب بھی لیڈر آف دی ہاؤس منتخب ہوئے ہیں۔ یہ ساری جو چیزیں ہوئی ہیں یہ ایک جمہوری انداز سے ہوئی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لیے پاکستان کے پندرہ کروڑ عوام کو مبارکباد دینی چاہیے کہ ان کے ملک سے وہ جمہوریت جو چلی گئی تھی' جو کافی عرصے تک اوپر نیچے ہوتی رہی تھی' صدر پرویز مشرف صاحب کے آنے کے بعد' ایک فوجی لیڈر کے آنے کے بعد' جمہوریت اس ملک میں واپس بھی آئی ہے اور مستحکم بھی ہو رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لیے پاکستان کی عوام نے بڑی جدوجہد کی ہے۔ پاکستان کی تاریخ وہاں سے شروع ہوتی ہے

جہاں سے پاکستان بنتا ہے اور قائد اعظم محمد علی جناح ہمارے عظیم لیڈر تھے انہوں نے جمہوری انداز سے ملک کو چلایا تھا بالکل اسی جمہوری انداز میں صدر پرویز مشرف جمہوریت اس ملک میں واپس لائے اور یہ وہی انداز ہے جو آپ نے پچھلے تین سالوں میں جمہوریت کو فروغ دینے کے لیے اپنایا تھا۔

میں آج کی بات کو سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سانحہ تھا' اس پر میں کچھ روشنی ڈالنا چاہوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے تین سال میں اگر کسی نے بھی ہاتھ اٹھایا' آج تک' مجھے یاد ہے' پچھلے بنچوں والوں نے بھی شاید کبھی نہ دیکھا ہو' مگر جب بھی آپ کو نظر آیا' اس کو آپ نے وقت دیا۔ وقت اتنا دیا جیسے کہ ابھی ہمارے منسٹر صاحب بتا رہے تھے کہ پوائنٹ آف آرڈر پر' سوالات پر' تیرہ تک سپلیمنٹری دیے ہیں۔ یہ آپ کا کمال تھا کہ آپ نے اس ہاؤس کو manage کرنے کے لیے' چلانے کے لیے بہت ہی patience کا مظاہرہ کیا۔ یہی وجہ ہے جس کی وجہ سے پاکستان بھی چلا ہے۔ میں آج ایک چیز کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جمہوریت ایک فیڈرل گورنمنٹ کے نظام کے تحت ہے جس میں صوبوں کے حقوق بہت اہم ہیں۔ یہاں پر سینیٹ میں پورے صوبے الحمد للہ ایک ہی strength کے تحت موجود ہیں۔ یہاں پر چاہے حکومتی بنچ ہوں' یا اپوزیشن بنچ ہوں۔ دونوں میں چاروں صوبوں کے نمائندے موجود ہیں۔ فاٹا کے نمائندے بھی موجود ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ ایک دن شمالی علاقہ جات کے نمائندے اورکشمیر کے نمائندے بھی اس ہاؤس میں موجود ہوں گے کیونکہ یہ پاکستان کے علاقے ہیں جہاں پر یہ سب موجود ہیں تو ہمیں tolerance بھی دکھانی پڑتی ہے جس کا آپ نے بارہا تین سال میں مظاہرہ بھی کیا اور اسی کی وجہ سے پاکستان مستحکم ہوا ہے ۔ میں آج آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہوں گا کہ صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے جب حکومت سنبھالی تھی اور یہاں پر ۲ elected government ۲۰۰۰ء تک نہیں آئی تھی ' یہ ۲۰۰۲ء کے آخر میں آئی تھی ' جب میں نے ان کے ساتھ مارچ میں سندھ میں کام شروع کیا تھا تو آپ سندھ میں گورنر تھے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ دو اخبار بند کر دیے گئے تھے اور ان میں ایک... آپ گورنر نہیں تھے' بعد میں آپ تشریف لائے ' گورنر سندھ جنرل معین کے بارے میں کچھ نازیبا چیزیں لکھی گئی تھیں اور ایک میں صدر پرویز مشرف کے لیے ۔ جب میں نے دونوں حضرات سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ یہ جمہوری طریقہ ہے ۔ اگر کسی نے کچھ کہا

ہے اور ان کا طریقہ کار صحیح نہیں ہے تو صحیح ہونا چاہیے۔ اس کے لئے اخبار کو بند کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ اس کے بعد ہم نے وہ اخبارات جو حکومت سندھ کے حکم پر بند ہوئے تھے ' وفاقی حکومت نے ان کو حکم واپس لینے پر مجبور کردیا تھا۔ یہ تھی tolerance جو صدر جنرل مشرف نے ظاہر کی تھی جمہوریت کو یہاں لانے کے لیے اور آپ نے' ہم نے' سب نے یہ دیکھا ہے اور مشاہد حسین سید صاحب نے بہت صحیح کہا کہ یہ stake جو ہے سب کا ' پوری قوم کا ہے مگر اس سے کہیں زیادہ حکومت کے ہوتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جذبات میں جو کچھ ہوا ہے صحیح نہیں ہوا ہے ۔ آپ کے لیے اگر کوئی نازیبا الفاظ کہے جاتے ہیں تو اس کا ہمیں بہت دکھ بھی ہوتا ہے ۔ ہم اس طرح کی چیزیں نہیں چاہتے' پاکستان کے عوام کی خواہش ہے کہ جمہوریت یہاں پھلے پھولے۔ کیا ہم اس کو متاثر کرنا چاہیں گے ؟ میں سمجھتا ہوں ہرگز نہیں کیونکہ پھر یہ ذاتیات پر بات آ جاتی ہے ۔ ہمارا ایک ہی مسئلہ چھپن سالوں میں رہا ہے ۔ یہاں سے اگر جمہوریت گئی ہے ' پٹڑی سے ہٹی ہے تو وہ صرف ذاتیات کی وجہ سے ہٹی ہے۔ پارٹیوں میں بھی ہم نے دیکھا ہے کہ ذاتیات آ گئی ہے۔ اب بھی ایسی پارٹیاں ہیں جو ذات سے چل رہی ہیں۔ الحمدللہ ہم اس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں جہاں پر ذات نہیں اور وہ پارٹی نظام سے چل رہی ہے اور ہم یہ چاہیں گے کہ آج بھی آپ اسی بڑے پن کا مظاہرہ کریں کہ اگر آپ کے لیے کچھ کہا گیا ہے ' آپ ان سے رابطہ ضرور قائم کریں اور میں سمجھتا ہوں کہ بڑا ہی جھکتا ہے۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ کون چھوٹا اور کون بڑا ہے ۔ مگر اس وقت ہم جذبات کی رو میں آکر یہ نئے تین سال جو شروع ہوئے ہیں' کچھ لوگوں کے لیے انشاء اللہ چھ سال ہیں' کیا ہم ان کو متاثر کرنا چاہیں گے ؟ کیونکہ اس سے ہاؤس متاثر نہیں ہوگا' یہ پاکستان کی جمہوریت مستقبل میں متاثر ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے ' میں یہ نہیں کہتا کہ وہ کہاں بیٹھے ہوئے ہوں گے ' ہاؤس میں ہوں یا ہاؤس سے باہر ہوں' کچھ ایسے لوگ ہیں جنہیں اس نظام کے چلنے سے تکالیف ہوتی ہیں۔ کیونکہ جب جمہوریت چلتی ہے تو غریب آدمی کا بھی ووٹ ہے اس کے نتائج اس کو بھی ملتے ہیں اور وہ اس قابل ہوتا ہے کہ اپنے نمائندوں کو چن کر اسمبلیوں میں بھیجے ۔ میں سمجھتا ہوں جو کچھ یہاں کیا گیا کسی صورت میں ہم اس کو صحیح نہیں سمجھتے ہیں۔ مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی یہ غلطی کرتا ہے تو وہی غلطی دہرا کر حکومت اور پورے عوام کو اس سے متاثر ہونے سے بچانے کے

لیے ہمیں چاہیے کہ اس معاملے کو ہم یہیں پر ختم کریں۔ آخر میں ' میں صرف یہ کہوں گا کہ پاکستان کے عوام کی خواہشات یہی ہوں گی کہ یہاں پر مسائل discuss کیے جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی میں ہم مسائل لائیں گے۔ صرف ایک چیز میں کہوں گا کہ آپ نے یہ بہت اچھا کیا ۔ آپ کے سیکریٹریٹ کو' آپ کے کمیٹی سیکریٹریٹ کو' سب کو میں مبارکباد دینا چاہوں گا کہ انہوں نے تاریخیں دے دی ہیں ۔ ہمیں یہ چاہیے کہ ان تاریخوں پر قائم رہیں وقت کے ساتھ۔ ایک تو یہ جو آپ نے یہاں پر موبائل allow کیا ہے' یہاں پر بھی قومی اسمبلی کی طرح موبائل بند ہو سکتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ اگر وقت ہم تین بجے کا کہتے ہیں تو ہم وقت پر ہی شروع کریں تاکہ ہم بہترمنصوبہ بندی کرسکیں اور اسی طرح سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہاؤس چلے گا ۔ آخر میں ' میں پھر آپ کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں اور سارے نومنتخب ممبران کو بھی مبارکباد دینا چاہتا ہوں جو پھر سے اس ہاؤس میں آئے ہیں۔ آئیے ہم مل جل کر پاکستان کے لیے کام کریں اور ہم وفاق کو مضبوط کریں اور وفاق کو مضبوط کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ پاکستان کے ہر علاقے کے عوام کو مضبوط کریں اور ان کو ان کے حقوق دیں۔ یہ نہ ہو کہ ایک پارٹی یا ایک علاقہ متاثر ہو اور دوسرے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان قائم و دائم رہے گا اور ہم اس کو مضبوط کریں گے اور وہ مسائل جو یہاں پر آپ کی رہنمائی میں dicuss ہوں گے ان کو ہم حل کریں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین ، میمن صاحب ! میں ضرور reach out کروں؟ مگر میں کس لیے reach out کروں؟ میں نے تو نہیں نکالا کسی کو اور نہ میں نے کچھ کہا ہے۔ میں تو صرف یہی کہہ رہا تھا کہ بھئی speech اس طرح کریں کہ سب اس پر بات کرسکیں' اتنا ٹائم ہے اور یہ وقت اس کے لیے موزوں ہے۔ میں نے تو یہی کہا۔ میں کس چیز کے لیے reach out کروں۔ آپ میری راہنمائی کریں۔

سینیٹر نثار احمد میمن، جناب ! میں اگر اس کی وضاحت کر دوں جو آپ نے فرمایا۔ بڑی آپ کی مہربانی کہ آپ نے اس پر سوال بھی کیا۔ میرا یہ خیال ہے کہ ہمیشہ جب بھی ہاؤس ملتا ہے تو اس سے پہلے آپ کے کمرے میں لیڈران کی بات چیت ہوتی ہے' parties کی ہوتی

ہے اور وہاں جو بھی طے ہوتا ہے چاہے وہ rules کو suppress کرنے کا ہو یا سوالات کے وقفے کو بڑھانے یا کم کرنے کا ہوتا ہے تو وہ ساری چیزیں وہاں پر ہوتی ہیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ اب بھی یہ ضروری ہے کہ چونکہ ہاؤس آج پہلی دفعہ ملا ہے اور کئی ممبران کو اس چیز کا پتا نہیں ہوتا ہے کہ کتنی دیر بولنا ہے، کتنی دیر نہیں بولنا ہے تو لہٰذا میرے خیال میں آپ اس طرح کی meetings اگر آج سے ہی----، مگر آج تو دیر ہوگئی ہے۔

جناب چیئرمین: میں عرض کروں کہ آج تو میں meeting نہیں بلا سکتا تھا کہ میں چیئرمین تو تھا نہیں اس سے پہلے۔ اچھا۔ اس لیے جو ہوا یہ تو ایک روایت ہے۔ جو دونوں ممبران بول رہے تھے وہ پرانے ممبران ہیں، ان کو پتا ہے کہ کیا یہاں کے طور طریقے ہیں۔ پہلے دن تو یہی ہوتا ہے۔

سینیٹر نثار احمد میمن: نہیں آپ کے جو حریف تھے ان دونوں نے پہلی تقریر کی۔

جناب چیئرمین: وہ بھی پہلے سینیٹر رہ چکے ہیں، پہلے سینیٹر رہ چکے ہیں وہ۔

سینیٹر نثار احمد میمن: میرا یہ خیال ہے کہ Tuesday کو یا Wednesday کو جب بھی ہاؤس ہوگا اس میں آپ ان سے بات کرلیں۔ میں آپ پر اور لیڈران پر چھوڑتا ہوں کہ بات کرلیں۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ تو ہمیشہ ہی ہوتا ہے، بعد میں meeting کرتے لیکن آج میں ان کو کس capacity میں بلاتا، اس لیے وہ نہیں ہوا۔ آج کا یہ دن صرف الیکشن کا ہے یا election related کلمات ہی کہنے ہیں۔ جو بات آپ کہنا چاہیں اس کے لیے تھا اور وہ پہلے ماشاء اللہ ممبر رہے ہیں۔ جو آپ کہیں میں حاضر ہوں reach out کرنے کے لیے، ہاؤس چلانے کے لیے۔ پر میں کس چیز پر reach out کروں، میں نے تو کچھ نہیں کہا کسی سے۔

سینیٹر نثار احمد میمن: میرے خیال میں یہ جو meeting Tuesday, Wednesday سے پہلے ہوگی اس میں لیڈران مل کے فیصلہ کریں کیونکہ یہ ہاؤس میں طے نہیں ہو سکتا ہے۔ Thank you.

جناب چیئرمین: مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ جی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: نحمدہٗ و نصلّی علی رسولہ الکریم۔ امابعد۔ جناب چیئرمین! آج ہمارے لیے بڑی خوشی کا دن ہے۔ ہم سیاسی worker ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج کا دن پاکستان کی سیاسی تاریخ کے اندر ایک اہمیت کا حامل ہے۔

پچھلے عام انتخابات کے بعد، اس سے پہلے بلدیاتی الیکشن ہوئے۔ اس کے بعد پھر عام انتخابات ہوئے اور پھر دوبارہ سینیٹ کے elections ہوئے۔ پھر اس کے بعد دوبارہ بلدیاتی elections ہوئے اور آج ایک مرتبہ پھر 50% of the Senate کے election complete ہونے کے بعد الحمدللہ final مرحلہ طے ہوا اور آپ کو اللہ کے فضل وکرم سے گزشتہ کامیابی کی نسبت زیادہ کامیابی حاصل ہوئی۔ آج جو قیاس آرائیاں تھیں کہ جی Government کے پاس 56 ووٹ ہیں اور اخبارات نے، میڈیا نے کہا اور electronic media نے کہا تو بجائے اس کے کہ وہ ہم سے تصدیق کرتے، جس میڈیا کی بھی بات کی جا رہی ہے کہ وہ ایسے کہیں گے اور ایسے کہیں گے، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں کچھ چیزوں میں اب آگے بڑھنا ہوگا۔ یہ اپوزیشن کے بھی دل کی آواز تھی اور جو اخبار میں آج میں نے پڑھا کہ جناب! ہم نے ان سے درخواست کی تھی کہ آپ سومرو صاحب کے خلاف اپنا امیدوار کھڑا نہ کریں وہ بھی میں آپ کے سامنے clear کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے ہمیں کہا گیا تھا کہ جناب! ہم باقاعدہ اس پر سوچ بچار کر رہے ہیں اور آپ بھی باقاعدہ فضل الرحمان صاحب کو اس سلسلے میں کہیں۔ یہ اپوزیشن کی طرف سے کہا گیا تھا۔ یہ ان کے ممبران نے کہا تھا تو ہم نے رسماً ضرور یہ عرض کی لیکن بڑی خوش آئند بات تھی کہ آج صبح تک رضا ربانی صاحب، جن کی میں بڑی عزت کرتا ہوں اور بڑا احترام کرتا ہوں، انہوں نے یہ کہا کہ یہ جمہوری process ہے اور اس کو آگے بڑھانے کے لیے ہم candidate ضرور لائیں گے۔ الحمدللہ ہم نے تو کوئی خواہش نہیں کی تھی۔ ہم تو الیکشن process میں جا رہے تھے، اس کی ہماری تیاری تھی اور ہم نے اس کی جو کچھ بھی تیاری ہوسکتی ہے 1,2,3 وہ سب ہم نے مکمل کی ہوئی تھی اور اس کے لیے تیار تھے لیکن یہ کیسا جمہوری رویہ ہے اور جمہوری روایات ہیں جس کی باتیں یہ باہر کھڑے ہوکر تو کرتے ہیں لیکن اصل حقیقت کیا ہے وہ جب کھل کر سامنے آتی ہے تو وہ یہی آتی ہے کہ یہ جمہوریت اور یہ سارا ڈرامہ، جس قسم کی یہ باتیں

کرتے ہیں' یہ اپنی کارکردگی صرف ٹیلی فون پر اور الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے باہر بیٹھے ہوئے ان تخریب کاروں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ جس کے ذریعے یہ چاہتے ہیں کہ یہ ساری خرابی ہو اور جمہوریت پھر صرف اس وقت ہوگی جب یہ اقتدار میں ہوں گے۔ جناب چیئرمین! بڑے افسوس کی بات ہے۔ آپ کا رویہ ایک طرف ہے' آپ نے پچھلے تین سالوں میں جس رویے کا مظاہرہ کیا وہ ان کے لیے میں سمجھتا ہوں اخلاقی طور پر------' یہ جب بھی میرے ساتھ بیٹھتے ہیں' جب بھی میرے ساتھ بات کرتے ہیں' میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں آپ کے رویے کی تعریف کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں۔ ہمیں کئی بار آپ کے ساتھ گلہ ہوا۔ ہم نے آپ کے chamber میں بھی جاکر گلہ کیا' یہاں on the floor of the House بھی آپ کے ساتھ گلہ کیا کہ آپ بہت مرتبہ ان کو وہ latitude دیتے ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ بہرطور آپ کو پارلیمانی روایات کے تحت وہ latitude دینا چاہیے تھا اور آپ کو دیتے رہنا چاہیے۔

جناب چیئرمین! مجھے آج بڑا افسوس ہے۔ جتنا میں آپ کا احترام کرتا ہوں اور جتنا احترام آپ نے اس House کے اندر لوگوں کے دلوں میں پیدا کیا' میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد یہ ناقابل برداشت رویہ تھا جو صفدر عباسی صاحب نے اختیار کیا۔ یقین کریں کہ مجھے اس وقت پتا نہیں تھا لیکن دوستوں نے بعد میں بتایا۔ میں تو صرف اس بات پر تھا کہ شاید ہماری طرف سے لوگ ڈائس کی طرف نہ جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اخلاقی طور پر اور پارلیمانی روایات کے طور پر' قانون اور قاعدے کے تحت میں سمجھتا تھا کہ یہ نہیں ہونا چاہیے لیکن جب مجھے بعد میں پتا چلا کہ انہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں تو الحمد للہ مجھے پہلے پتا نہیں چلا۔ میں یقیناً آپ سے کہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! اگر اس کو دو حصوں میں تقسیم کر لیا جائے اس بحث کو کہ جو رضا ربانی صاحب اور آپ کے درمیان ہو رہی تھی' اس حصے کو کہ جو صفدر عباسی صاحب اور آپ کے درمیان ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ قابل برداشت اس لیے تھی کہ وہ ایسی گفتگو کر رہے تھے کہ جس کو Rules and Procedure کے دائرے میں طے کیا جا سکتا تھا اور میں نے بھی اٹھ کر یہ بات کہی کہ جناب چیئرمین! آپ ان کو بولنے دیں۔ یہ بولیں گے۔ ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں' ہم اس کا جواب دیں گے۔ یہ باتیں تو قانون اور قاعدے سے طے کی جا سکتی تھیں لیکن وہ والا حصہ کہ جو رویہ صفدر عباسی صاحب نے اختیار کیا اس کے متعلق پارلیمانی روایت' قانون و قاعدہ کوئی فیصلہ

نہیں دے سکتا' وہ افسوسناک ہے' قابل مذمت ہے اور شدید مذمت کے قابل ہے۔ میں ذاتی طور پر اور میرے ساتھی بھی اس رویہ کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہیں اور میں میڈیا سے یہ درخواست کروں گا کہ اس پر آپ کو وہ رویہ اختیار کرنا چاہیے جو کہ اخلاقی طور پر آپ کو بھی زیب دیتا ہو' عوام میں وہ message جانا چاہیے جو کہ اصل میں اس ملک کے عوام کے فائدے کا message ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے باوجود میں آپ سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ نے بہت ساری مخلوق پیدا کی ہے۔ کچھ ایسی مخلوق بھی ہے کہ جس کے کاٹنے سے انسان کو جسم کا وہ حصہ کاٹنا پڑتا ہے اور کچھ جانور ایسے ہیں جو کاٹ جائیں تو اس کے زہر کو اپنے جسم سے نکالنے کے لیے گیارہ ٹیکے لگوانے پڑتے ہیں' چاہے وہ جانور ملے نہ ملے اور اگر انسان ہو تو وہ اس پر رحم کرتا ہے اور اس کو بھی دوائی کھلاتا ہے کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔ میرے محترم میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمیں اس زہر کو اپنے جسم سے' اس غصے کو اپنے جسم سے نکالنا چاہیے کیونکہ یہ جو جسم ہے' یہ جو ایوان ہے' اس کا تقدس ہی ہے کہ جس کی وجہ سے ہمیں یہ شدید مذمت کرنی پڑ رہی ہے۔ Otherwise کوئی شخص ہمیں سرِراہ جاتے ہوئے گالی نکال کر دیکھے' پھر دیکھ لے ہماری برداشت کیا ہے اور ہم اس کو کیا جواب دیتے ہیں۔ سب سے پہلے تو ہم لوگوں کی عزت کرتے ہیں' دوسروں کی عزت کرتے ہیں اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں لیکن اگر کوئی ہمارے گریبان کی طرف آئے تو الحمد للہ ہم سبق آموز طریقے سے اُس کو اُس کا جواب دیتے ہیں۔ یہ بات نہیں ہے لیکن اس ایوان کا تقدس ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں اور آج پہلا دن بھی ہے اور جو آپ کو اللہ میاں نے عزت دی ہے اور جو آپ نے اپنے رویے سے لوگوں کے دلوں میں احترام بڑھایا ہے اس کا تقاضا یہی ہے اور مجھے پتا ہے کہ بہت زیادتی کی گئی' میں اس بات کو شدید condemn کرتا ہوں' پارلیمانی روایات میں اس بات کی اجازت نہیں دی سکتی۔ Otherwise on the road بھی یہ بات برداشت نہیں کی جا سکتی' اخلاق بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے تقدس کے لیے اور اس ملک میں جمہوریت کی بالا دستی کے لیے اور اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ وہ لوگ جو غریب عوام کے ووٹوں کا غلط استعمال کرتے ہیں اور جو کہ ثابت بھی ہو چکا ہے۔ ابھی آپ دیکھیں کہ وہ غریب لوگوں کے ووٹوں سے

اس ملک کی دولت لوٹتے رہے۔ اس سے بڑی کیا بات ہو گی کہ پرسوں پھر ایک اکاؤنٹ سپین میں نکل آیا ہے لیکن جناب چیئرمین! ہمیں یہ ثابت کرنا ہو گا کہ ہم جمہوریت کی بالا دستی چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں جمہوریت بحال رہے' یہ سسٹم آگے بڑھے۔ جناب! ہم جنرل پرویز مشرف صاحب کو دادتحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے تسلسل کے ساتھ جمہوریت کو تسلسل سے چلانے کی کوشش کی ہے اور وہ چلا رہے ہیں۔ یہ لوگ اس کو پامال کرنا چاہتے ہیں' اس سسٹم کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جناب چیئرمین! اللہ میاں نے آپ کو عزت دی ہے' وقار دیا ہے' رتبہ دیا ہے اور آج کا دن اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ آپ اٹھنے سے پہلے پہلے اس زہر کو اپنے جسم سے اور اس ایوان کے جسم سے نکال باہر پھینکیں' بغیر injection کے اللہ میاں شفاء دے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، آغا صاحب! آپ جو حکم کریں' میں حاضر ہوں لیکن مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آئی کہ میں کیا کروں؟ آغا صاحب! میں کیا کروں؟ مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آئی کیونکہ رضا صاحب کے لئے آپ نے بات کی کہ بولنے دیں اور میں یہ کہہ رہا تھا کہ اگر آپ بولیں گے' کیونکہ ایک speaker ادھر سے بولا' غوری صاحب نے جواب دیا' پھر P.M صاحب کا وہ کہہ رہے تھے' میں نے کہا کہ آج election کی بات ہے' آپ اس سے آگے elections پر جا رہے ہیں تو پھر دوسرے بھی بولنا چاہیں گے۔ کیا آج ہمارے پاس اتنا وقت ہے اور اس کے لیے یہ صحیح موقع ہے؟ میں نے یہی کہا' میں نے اور کچھ نہیں کیا ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! میں نے قطعی طور پر یہ بات نہیں کی اور آپ کا رویہ بالکل درست تھا' آپ درست فرما رہے تھے اور میں اس وقت اس لیے تھوڑا غصے میں آیا اور میں نے رضا ربانی صاحب سے یہ کہا کہ جناب---اور میں نے آپ سے درخواست کی کہ اگر اتنی بحث کے باوجود بھی یہ بولنا چاہتے ہیں تو بولنے دیں' ہم اس کا جواب دیں گے' میں نے آپ سے یہ گزارش کی تھی۔ آپ نے اس کے جواب میں یہ کہا کہ ٹھیک ہے' فیصلہ کر لیں' بول لیں۔

جناب چیئرمین، میں نے کہا جو چاہتا ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، بالکل۔ اس کے باوجود میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ زیادتی

کی گئی اور hot words exchange کیے گئے اور وہ الفاظ استعمال کیے گئے جو میں سننا نہیں چاہتا۔ جناب چیئرمین! میں اس پر یہ کہتا ہوں کہ اس کے نتیجے میں، آپ بڑے انسان ہیں، مجھے پتا ہے کہ آپ معاف کر دیں گے، میں باقاعدہ درخواست کرتا ہوں کہ اس غصے کو جو آپ کو واقعی ایک انسان ہونے کے ناتے ہونا چاہیے اور یہ بالکل natural ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ آپ اس کو معاف کریں اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کریں گے۔۔۔ اور دیکھیں، اگر وہ بڑا انسان ہو گا جس نے یہ زیادتی کی ہے، اگر اس کے اندر انسانیت ہو گی، بڑے انسان کی میں بات نہیں کرتا، نہیں ہے، اس نے پہلے بھی اس House کے اندر گالی نکالی تھی، اس نے پہلے بھی نکالی تھی لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اس کے اندر ذرا بھی انسانیت ہو گی تو وہ اس House میں on the floor of the House آپ سے آ کر معذرت کرے گا اور اس کے اندر ذرا بھی جمہوریت ہو گی اور پارلیمانی روایات کا احترام ہو گا۔ تو on the floor of the House آ کے اپنی غلطی کو admit کرے گا۔ جناب چیئرمین! و گرنہ میں آپ کو ایک بات بتا دوں، یہ جو انسان ہے ناں، یہاں پر آئینہ لگا ہوا ہے اور ادھر بیٹھے ہوئے لوگ جو ہیں، خدا کی قسم پہلے بھی میں اور جناب مشاہد حسین صاحب ایک دن Opposition کے کمرے میں گئے تھے، وہاں پر پروفیسر خورشید صاحب نے ان کو condemn کیا، آج بھی وہ کوس رہے ہوں گے، ان کو پتا بھی نہیں ہو گا، وہ ذرا پیچھے بیٹھے ہوں گے، اس لیے ان کو پتا نہیں ہو گا کہ کیا رویہ ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اس طریقے سے ایسی برائیوں کا ساتھ نہیں دینا چاہیے۔ وہ عالم دین لوگ ہیں، ہمارے دلوں کے اندر جو احترام تھا، پہلے بھی سرحد کے اندر جتنے مولوی بک چکے ہیں، لوگوں کے دلوں میں سے احترام ختم ہوتا جا رہا ہے، لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ کیسے لوگ ہیں، دین کے نام پر ووٹ لیے اور اب پیسے لے رہے ہیں۔ یہ ساری چیزیں سامنے آتی جا رہی ہیں لیکن جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ میاں نے آپ کو جو وقار اور عزت دی ہے، جو احترام دیا ہے، آپ ایک بڑے انسان ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کو درگزر کریں۔ بہت بہت شکریہ جی۔

جناب چیئرمین، ایس ایم ظفر صاحب۔ اس کے بعد میں آ رہا ہوں۔

Senator S.M. Zafar: I congratulate you on your election for the

second term as Chairman of the upper House of the Parliament, I congratulate you not as a formality or as a convention but sincerely because in every way you deserve the office that has been conferred on you. Sir, I also congratulate Jan Muhammad Jamali for being elected as the Deputy Chairman. I know him through his profile, his political profile and I was impressed yesterday when he spoke, I found him a man who has got political sense and ability to be able to lead this House in your absence. So, when these elections, your's and of Deputy Chairman were completed, it came to my mind that a beautiful bouquet of the flowers has been wound up. The Speaker of the National Assembly is from the Province of Punjab, the Deputy Speaker from NWFP, sir, you, from Sindh and Jamali Sahib from Balochistan. All the four flowers put into a Parliamentary bouquet, it looks beautiful, it is so exciting. Sir, in all the three years that you have presided over the proceedings of this House, let me give you my personal testimony, I found you an epitome of tolerance, I have found you an iceberg of patience. As to what happened today has already been debated, I shall come to it little while later but my own personal understanding of you is that you are the one who has the capacity to keep everyone on board and get cooperation. You have done an excellent job in the last three years. It is due to your understanding and capacity to accommodate everybody that the Senate has been more focussed, sober, and many a times to the credit of all of us a bipartisan House. It is certainly a matter of great satisfaction for all of us that we have completed three years and are moving into the fourth. As a matter of

fact since 1985 we have outlived all the previous Parliaments notwithstanding Article 58(2)(b) and that is surely a matter of great rejoice. Sir, today was the day of rejoicing, today was the day of thanks giving but something undesirable happened which needs to be corrected. Sir, we have been to the Opposition. Whatever has happened here is regretable and everyone has already spoken about it and I join them. But things have been spoken from both sides. This should not have happened in the Parliament. The fact remains that individually, we may and some of us are important, you sir, are very important. Many other members are equally important but more than anyone of us, even collectively, from all of us, what is more important is this institution, the institution of the Parliament. So the question that comes to my mind is, "are we going to have one incident, just one incident which occurred here, undermine our past and also control our future". Obviously the answer that all of us would like to give is " No". Our past have been glorious, our past is someting examplary and we would like that our future should be better and still superior. So, I say that today was the best of the moment and if we do not control what has happened today might be the worst of the time. So, let's now concentrate to see as to how we can control the demage. You have asked this question from Mr. Mushahid Hussain as to how should you reach out. You have asked this question from Mr. Nisar Memon what should we do. You have asked this question from Kamil Ali Agha too sir, an immediate answer may not be possible but one answer is possible which is that let's not close the doors, that let's not say that we can not

doanything either today or tomorrow. I am quite sure. I am quite sure that even if you are personally hurt, you are the one who would not bring your own person in front of either the Assembly or anyone of us. Sir, you, I and most of us belong to a religion whose Prophet Muhammad (PBUH) has been known to be a most forgiving person.

اور انہی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ

جنہوں نے گالیاں سن کر دعائیں دیں۔

I do not say

میں یہ ضرور کہوں گا کہ ابھی وقت ہے کہ ہم اس معاملے کو کسی نہ کسی طریقے سے سلجھا لیں۔ اہل حل و عقد وہ ہوتے ہیں جو الجھے ہوئے مسائل کو حل کرنے کے لیے پہلے گانٹھ کھول لیتے ہیں اور پھر اس کو باندھ دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ مسائل حل کرتے ہیں۔ جب مسائل کی بندش ہو جاتی ہے تو پھر وہ اس کو سلجھاتے ہیں۔ اس ایوان میں اللہ کے فضل و کرم سے چیدہ چیدہ اور بڑے سمجھ دار لوگ موجود ہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو میری رائے یہ ہوگی کہ آپ ان میں سے چار پانچ دوستوں کو اکٹھا کرلیں اور ان سے کہیں کہ وہ آپ کے behalf پر ان کے پاس آج یا کل جائیں۔ یہ اپوزیشن کے ممبروں سے ملیں اور اس معاملے کو ایک اچھے اور cool atmosphere میں بیٹھ کر طے کریں اور آپ کے پاس کوئی solution لے کر آئیں اور وہ solution جسے آپ سمجھیں کہ مناسب ہے اور جسے سب مل کر سمجھیں کہ یہ مناسب ہے ' اسے اس Hall میں لا کر اس پر کارروائی کی جائے۔ ہمیں اپنے اس معاملے کو پیچھے لے کر نہیں جانا ہے بلکہ اس معاملے کو آگے لے کر جانا ہے۔ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ابھی یہاں وزیر اعظم صاحب نے Opposition کے کردار کا ذکر کیا اور اسے سراہا۔ جب ہمارے وزیر اعظم صاحب اپوزیشن کے کردار کو سراہ رہے ہیں اور میں ان سے متفق ہوں کہ اپوزیشن کا کردار اس ایوان میں اس نوعیت کا رہا ہے کہ اس کو سراہنا ہی چاہیے۔ اس لیے اگر ان سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو ان کے سارے ریکارڈ کو سامنے رکھتے ہوئے ہمارے پاس راستہ نکالنے کی گنجائش موجود ہے۔ ہم میں سے بہت سارے لوگ ان کو جانتے ہیں اور جیسے

یہاں ذکر کیا گیا ہے کہ شاید وہاں بھی یہ خیال پیدا ہوگا جب ہم انہیں بتائیں گے کہ سارے واقعات کیا ہوئے ہیں تو یہ معاملہ حل ہو جائے گا۔ اس لیے اس وقت میں آپ کے سامنے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ اس معاملے کو ابھی بند نہ سمجھیں۔ ٹھیک ہے کہ یہاں پر یہ بات بھی کہی جا رہی ہے کہ ضوابط پر عمل کرنا چاہیے' قواعد پر عمل کرنا۔ جناب والا! تین سال سے آپ نے جس طریقے سے اس ایوان کو چلایا ہے ' ایک دن میں انقلاب نہیں آسکتا۔ آپ اسی رویے کو آہستہ آہستہ تبدیل کریں گے۔ہمارے پاس چھ سال موجود ہیں۔ ہم انشاء اللہ اس ایوان کو ضوابط پر اور discipline پر لے آئیں گے۔ لیکن اس کو لاتے لاتے کچھ وقت لگتا ہے ۔ کہتے ہیں کہ

آتی ہے اردو زبان آتے آتے

ضوابط بھی اسی طرح آہستہ آہستہ آتے ہیں۔ جب ہم نے تین سالوں میں ضوابط میں کافی آسانیاں دی ہیں اور آپ سے بہت سارے دوستوں نے شکایت کی اور درست طور پر کی' میں بھی شاید اس میں شامل ہوتا کہ ہمیں discipline maintain رکھنا چاہیے اور rules کی طرف جانا چاہیے لیکن کسی وجہ سے یا بوجہ سیاست ہم نے ایسا نہیں کیا۔ تو اب تین سال میں دی گئی رعایتوں میں ایک دن کے اندر تبدیلی نہیں لائی جا سکتی۔ اس لیے مناسب یہی ہوگا کہ اس معاملے کو ہم بتدریج آگے چلائیں۔ یہی ہماری اپوزیشن اور ہم سب مل کر اسی Hall پر LFO کے معاملے سے نکل کر 17th Amendment تک آ گئے۔ No and go سے نکل کر باقاعدہ بحث تک پہنچ گئے۔ یہ وہ ایوان ہے جسے ہم clearing house کہہ سکتے ہیں۔ عام طور پر ایوان بالا Federation کو represent کرتا ہے لیکن وہ nations کا clearing house بھی ہوتا ہے جہاں ہر قسم کے خیالات کو جگہ دی جاتی ہے اور ان کو سننے کے بعد فیصلے کیے جاتے ہیں ۔ آپ کی جو مدبرانہ صلاحیت ہے' آپ کو جو اپنے جذبات پر قابو ہے ' اسے میں جانتا ہوں۔ آپ اس صلاحیت کا بڑے اچھے طریقے سے مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ اس کو بروئے کار لائیے۔ آپ میں قیادت موجود ہے۔ آپ کے بہت سارے ساتھی آپ کے ساتھ شامل ہونے کو تیار ہوں گے۔ آپ یہ کام ان کے حوالے کیجیے۔ وہ آکر آپ کو اس کی ترتیب بتائیں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس سے یقینی طور کوئی راستہ نکل آئے گا۔ لیکن میں اپنی seat پر بیٹھنے سے پہلے کچھ باتیں کہنا چاہوں گا۔ چونکہ آج کے موقع کے لحاظ سے یہ کہنی ضروری ہیں اور وہ یہ ہیں کہ and that is a small but vital

matter. Firstly I would like to put on record that *Inshallah*, I am quite positive and sanguine that today's matter will be settled anthe Opposition will be back here.

Sir, I would say that this House under your leadership and stewardship should use the authotity and the status of this House to guard and protect the Constitution and we should act as the custodian of the Constitution because our Constitution is under a perpetual pressure and strain of many types including strained interpretations. So, it is this House which has to do that job. It is this House which should bring harmony between the four provinces. Keeping that in mind I would respectfully submit that if the proposition finds favour with you, please do select some of the friends from here and ask them to take over the task on your behalf. With that I thank you very much.

(ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Chairman: Thank you Zafar Sahib.

ایک دو چیزیں میں عرض کر دوں ایک تو آپ نے Constitution کی بات کی ہے جو آپ تجاویز دیں گے اور ہماری جو relevant standing committee ہے اس کو ہم دے سکتے ہیں یا جو بھی ہم کمیٹی بنا سکتے ہیں۔ They will be most welcome میں پھر عرض کر رہا ہوں کہ میں نے کس سے کیا کوئی گلہ شکوہ؟ یا ناراضگی کس بات سے ہے۔ میں نے کوئی بولنے سے روکا مندوخیل صاحب کو، میں نے خود کہا لیکن جب وہ بات کر رہے تھے تو مجھے لگ رہا تھا کہ جواب میں پھر بات نکل جائے گی۔ آج کی ایک روایت تھی وہ نہیں رہے گی۔ اس پر میں نے ان سے کہا کہ اس پر آپ restrain رکھیں وہ آگے چلتے گئے پھر میں نے کہا کہ بیٹھیں اور غوری صاحب نے کہا کہ میں نے جواب دینا ہے پھر دوسرے آئیں، رضا صاحب نے جب سندھ

گورنمنٹ کی الیکشن کی بات کرنا چاہی کہ کیا ہے تو میں نے کہا کہ آج وہ موقع نہیں ہے اس کے اور مواقع ہوتے ہیں ۔ اس پر صدر صاحب interrupt کر رہے تھے اس پر ان کو روکا ۔ میں نے کہا کیا۔ کوئی ایسی چیز جس پر میں نے ایک دم یک لخت کوئی چیز ڈال دی ہو۔ جیسے آپ کہہ رہے ہیں کہ روایت بنائی ہو تو rules already ہیں ۔ کیونکہ ایک نیا سیشن تھا from day one ہم نے سوچا کہ اگر اس کو implement کرلیں تو اچھا ہے ایک طریقہ شروع ہو جائے گا۔ ورنہ پھر وہی trickle کرتے کرتے پھر پھسل جائیں گے ۔ That was all میں نے کسی کو روکا ہو کہ نہیں بولنا ' رضا صاحب کی جیسے بات تھی کہ آپ نے بولنا ہے آپ بولیں ۔ دوسرے بھی بولنا چاہتے ہیں اور اتنا وقت ہے یا اس وقت یہ موضوع ہے that is all I have said.

سینیٹر ایس۔ ایم ظفر، میں سمجھتا ہوں۔

جناب چیئرمین، نہیں نہیں ' میں یہ نہیں کہہ رہا میں تو پوچھ رہا ہوں ۔ جو میرے ساتھی ہیں اگر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں most welcome.

سینیٹر ایس۔ ایم ظفر، جو بات ہے آپ نے ہمیں بتائی ہے اس سے زیادہ تاکید کے ساتھ اور زیادہ ذمہ داری کے ساتھ ہم ان سے جا کر بات کریں گے' جو بھی جائیں گے وہ ان کو بتائیں گے کہ آپ کی تو کوئی غلطی ہے نہیں ۔

جناب چیئرمین، جو ہمارے ساتھی پہلے بات کر رہے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ ہم ان سے نکل سکتے ہیں I am open to it. If it is a workable solution, that this House is run according to the rules. Where there is uniformity, specially where there is diversity, the need to uniformity is more and that is what we have done کہ بھئی ایک جو بولتے ہیں ' دوسرے بولیں اس طریقے سے چلیں' point of order کا ایک طریقہ ہے ' motion کا ایک طریقہ ہے ۔ شروع سے اگر ایک نیا سلسلہ شروع ہو رہا ہے تو پہلے دن سے کرلیں۔

Senator Mushahid Hussain Sayed: But I think we should try to clinch the issue and have a solution

linger..... کیونکہ یہ بات

Mr. Chairman: There should be a workable, balanced and a fair solution, , so, I am open to it.

سینیٹر مشاہد حسین سید، ایس ایم ظفر صاحب ' نثار میمن صاحب ' درانی صاحب ' آغا صاحب نے بڑا ایک اچھا way forward دیا ہے

and I think while respecting the sanctity of the House and keeping in

----- یہ جو view your own stature as Chairman of the Senate, I think

Mr. Chairman: But people keep in mind such kind of language but leave that aside such tones and pitch should not be there and interruption should not be there. Somebody can't just get up and start shouting and let others not speak. There is a decorum for the House everywhere, you need the permission of the Chair.

Senator Mushahid Hussain Sayed: Again I would say with all humility and begging yourpardon for that, that we have bigger stake in this democratic process

ہم حکومت میں ہیں ' ہمیں زیادہ فراخدلی سے چلنا پڑے گا اور اگر کہیں بات ہوتی بھی ہے تو اس کو درگزر کرنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے' میں مانتا ہوں لیکن فراخدلی سے آپ وقت زیادہ دے سکتے ہیں لیکن کوئی یہاں سے بولے گا اور دوسرا ادھر سے جواب دینا چاہے گا تو پھر میں نہیں روک سکتا۔ وقت بے شک زیادہ دے دوں لیکن I can't say کہ آپ جو چاہیں بولیں' یہاں والے ممبر بولیں گے کہ ہمارا حق کدھر گیا۔ یہ کہنا کہ کوئی غریب کی نمائندگی کر رہا ہے ' میں نے کہا کہ سب ممبر ہر قسم کے لوگوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

سینیٹر مشاہد حسین سید، اپوزیشن کے پاس ہے کیا؟ انہوں نے تو صرف بولنا ہی ہے'

اس کا جواب مل جانے کا جیسا کہ آغا صاحب نے کہا۔

جناب چیئرمین، میں نے کب کہا ہے کہ وہ نہ بولیں' میں تو یہی کہہ رہا ہوں کہ اگر یہاں سے بولنے دوں تو کیا یہ اس کے لیے موزوں وقت ہے۔ یہ جو آج کہا تھا' اتنا وقت ہے' یہی چاہتے ہیں کہ اس پر debate کی جائے پھر کئی ممبر جو یہاں بولنا چاہ رہے تھے وہ رہ جاتے۔ میں نے تو یہی کہا تھا۔

سینیٹر مشاہد حسین سید، لیکن دیکھیں اب پونے آٹھ تو ہو گئے ہیں' debate دو ' تین گھنٹے سے چل رہی ہے ' anyway جو ہوگیا ' وہ ہوگیا but I think now, we have to sort it out and resolve it. اس میں ہی ہم سب کا وقار ہے ' مفاد ہے۔ وہی ہمارا مقصد ہے ۔ آج سینیٹ بڑی خوش اسلوبی سے چل رہا تھا ۔ آج بڑا تاریخی دن ہے۔ تین سال کے بعد ایک انتخاب ہوا ہے ' انتخاب میں ہماری حکومت نے' اتحاد نے' پارٹی نے آپ کی قیادت میں ایک resounding victory لی ہے in a free, fair and transparent election, اس کا مزہ کرکرا نہ کریں ۔

جناب چیئرمین، مجھے یہ بتائیں کہ کیسے کریں؟ کیا کیا ہے کہ جس پر مزہ کرکرا ہو گیا ہے ' مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا۔

سینیٹر مشاہد حسین سید، میرا خیال ہے آپ سے ہم بات کریں گے۔

جناب چیئرمین، میں نے عرض کیا کہ ادھر سے بولیں گے تو پھر یہاں سے بھی بولیں گے ' پھر کس طرح House control ہوگا ۔ اسی لیے پہلے rules of business ہوتے ہیں۔ آج کے rules of business پہلے اس لیے نہیں تھے کہ ایوان اس پوزیشن میں نہیں تھا کیونکہ کوئی اتھارٹی نہیں تھی۔ Secondly یہ تھا کہ آج صرف الیکشن کے بارے میں آپ thanks ادا کرتے ہیں تو اس لیے اسی تک محدود رکھنے کی کوشش کی۔

سینیٹر مشاہد حسین سید، کئی دفعہ سیاست ہوتی ہے legalism چھوڑنی پڑتی ہے۔

جناب چیئرمین ، میں legalism, technicalism سب چھوڑ دیتا ہوں' مجھے یہ بتائیے اگر چند لوگ یہاں سے بولیں گے' دوسری طرف سے مجھے ہاتھ اٹھتے نظر آ رہے تھے جو ہو

سکتا ہے کہ آپ کو وہاں بیٹھے ہوئے نظر نہ آ رہے ہوں، جب یہاں سے ہاتھ اٹھ رہے ہوں گے تو میں یہی کروں گا کہ رک جائیں، اس چیز پر چلیں جس پر ہم سب کو accommodate کر سکیں۔

Senator Mushahid Hussain Syed: Sir, I think, we have to find a way out.

جناب چیئرمین، کیونکہ یہاں ہاتھ اٹھ رہے تھے اگر اسی طرح سلسلہ چلتا رہتا تو issues ہی اور ہو جاتے اور جو اصل بات تھی وہ رہ جاتی اور یہ تو نہیں کہ ہم نے کہا کہ نہ کریں، صرف آج کا دن نہیں تھا۔ وہ جس دن بات کرنا چاہیں، بے شک کریں، اس میں میں نے یہی کہا۔

Senator Mushahid Hussain Sayed: Sir, we have to move through a dialogue and we will work out a dialogue.

Mr. Chairman: It has to be done in a manner that is befitting the Senate, that is balanced, which is fair and which also fits the decorum. You just can't go on round interrupting everybody and then raising your tone and saying whatever you want. If that is what you want, I am for you to decide, I have no problem. Then, everybody can say what they want to. Then don't complain

کہ انہوں نے یہ کہا۔۔۔

سینیٹر مشاہد حسین سید، جو بدتمیزی ہوئی ہے وہ ہم condone نہیں کر رہے لیکن a way out has to be found.

Mr. Chairman: Let it be a balanced and fair way, I am open to it always by all means.

سینیٹر مشاہد حسین سید، ابھی قائد ایوان، درانی صاحب، نثار میمن صاحب، ایس ایم ظفر صاحب اور آغا صاحب کی جو تقاریر ہوئی ہیں I think we can work out a way under

your leadership.

Mr. Chairman: By all means.

Senator Mushahid Hussain Sayed: We will preserve and protect the sanctity of the House and you yourself sir, are a political person, you know how to handle these things.

Mr. Chairman: By all means. I am always open to it. Yes Tariq Azim.

Senator Tariq Azim Khan: Sir, Mushahid Sahib, is my leader and I have greatest respect for him. It is not a personal issue but I feel that an ironic and I think a paradoxical situation has developed whereby we have put the Chairman of this august House on the defensive. There is no need for you, sir, to give any explanation- you have done nothing wrong. Some people came up and they started shouting at you and you tried to stop them. One of the gentlemen bacame very abusive, I was sitting right in the front bench sir, I went up to the Secretary just to ensure that what was being said and that I was not hearing things.

میرے کان تو مجھے وہ باتیں نہیں بتا رہے تھے جو مجھے یہاں نہیں سننی چاہییں ، میں نے سیکریٹری صاحب سے جا کر پوچھا کہ جو میں نے سنا ہے ٹھیک سنا ہے یا غلط سنا ہے تو انہوں نے confirm کیا ہے کہ بات گالی گلوچ پر آ پہنچی ہے ۔ جناب والا! ہم کبھی stop نہیں کرتے ، اپوزیشن والے یہاں کھڑے ہو کر صدر صاحب کو ، وزیر اعظم صاحب کو گالیاں نکالتے ہیں ، سارے سسٹم کو بھی گالیاں نکالتے ہیں ، اس سسٹم کو گالیاں نکالتے ہیں جس سسٹم کے تحت وہ منتخب ہو کر آتے ہیں ، اس oath کو defy کرتے ہیں جس کو اٹھاتے ہیں ، all I am saying is we will tolerate all that. We have tolerated for 3 years. We will tolerate

for another 6 years. That is not the issue. The issue is, can one gentleman, one honourable member, dishonour this House. That is the issue. Not whether we should allow somebody to come and say whatever they want to say. We may disagree with them. We have allowed them for three years, we will allow them indefinite time to say things which we may not agree with but what we cannot allow is that somebody should stand up and use four letter words against the Chairman. Because like what has been said before, sir, یہ آپ کی ذات پر حملہ نہیں ہے۔ یہ اس chair پر حملہ ہے۔ اس House کی running پر حملہ ہے۔ ہم اس چیز کے خلاف بات کر رہے ہیں۔ نہ کہ ہم کسی کو بات کرنے سے روک رہے ہیں۔

They have said things many a time and I am sure there will be many a time more when they will say things which we will not agree with but there are certain rules. There is Rule 219 which says very clearly that if somebody disregards your instructions then a person can be suspended. I mean if they start abusing you today, tomorrow some lady will get up, they will start abusing her. They will abuse me and they will abuse everybody, where do we end up? We are sitting in the Upper House, the most august House, the upper part of the legislature. For God's sake, let us not turn this into a fish market. There is respect for the Chair, that is observed all over the world. We talk about democracy. Is this democracy that you go up to the Chair and you call him names? Sir, this is the issue, not that somebody has said something against which we don't believe in. They have said it before they will keep on saying it. We will accept it, this is a part of democracy but this is certainly not democracy that people are

allowed to go and abuse the Chair. Where are we leading ourselves into? I am sure other people will also agree with me that what we have done is that by making certain kind of speeches, we have put you on the defensive and you keep on asking what I am supposed to do. Sir, you are not supposed to do anything else. You are supposed to observe the rules and run the House as you have done very nicely and very eloquently for the past three years. Thank you very much.

جناب چیئرمین، شکریہ۔ پری گل آغا۔

سینیٹر آغا پری گل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! سب سے پہلے میں آپ کو دوبارہ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ آج خوشی کا دن بھی تھا مگر تھوڑی دیر کے بعد جو طوفان یہاں پر برپا ہوا تو اس سے ہمیں زیادہ دکھ ہوا کیوں کہ شاید وہ آپ کی جیت برداشت نہیں کر سکے۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ ایوان بالا ہے اور انہوں نے یہاں پر جو طریقہ اختیار کیا یقین کریں اور جو انہوں نے الفاظ استعمال کیے، ہمیں وہ سن کر شرم آ رہی ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! جن دوستوں نے اس الیکشن میں محنت کی اگر میں ان کا نام نہ لوں تو پھر بڑی زیادتی اور ناانصافی ہو گی۔ میں سب سے پہلے کامل علی آغا جو ہمارے Chief ہیں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں کیوں کہ انہوں نے آپ کے لیے اور خاص طور پر بلوچستان کے لیے بہت اچھا role ادا کیا۔ آغا صاحب کہتے ہیں کہ آج راجہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یہ کچھ نہیں کہے گی مگر آج میرا mood بات کرنے کا نہیں ہے کیوں کہ آج کا جو ماحول تھا اور اتنی گندی گندی گالیاں ان لوگوں نے دیں کہ میں شرم کی وجہ سے کچھ کہنے کے mood میں نہیں ہوں۔ جناب! آخر کار غیرت بھی تو کوئی چیز ہے اور انہوں نے desk کے سامنے آ کر آپ پر حملہ کیا اور گالیاں دیں یہ کتنی بری بات ہے۔ یہ جمہوریت چاہتے ہیں۔ جمہوریت کس کا نام ہے؟ ایک سینیٹر نے تو صرف دو منٹ پہلے حلف اٹھایا اور وہ کہتا ہے کہ مارشل لاء لگا ہوا ہے' آپ سوچیں کہ کتنی افسوس کی بات ہے کہ ابھی دو منٹ پہلے انہوں نے حلف اٹھایا اور اب وہ کہتے ہیں کہ مارشل لاء لگا ہوا

ہے۔ آپ سوچیں، کتنے افسوس کی بات ہے کہ ابھی دو منٹ پہلے انہوں نے حلف اٹھایا اس کے بعد جب وہ تقریر کرنے آئے تو وہ کہتے ہیں کہ جمہوریت نہیں ہے، یہ مارشل لاء لگا ہوا ہے۔ ابھی انہوں نے حلف اٹھایا، اگر مارشل لاء ہوتا تو یہ سینیٹ وغیرہ کدھر ہوتے۔ آپ کے سامنے ابھی فوجیوں کو کتنا برا بھلا کہہ رہے تھے۔ اگر پرانا فوجی دور ہوتا اور یہ اتنا بولتے تو پتا نہیں آج کون سی کوٹھڑی میں پہنچ جاتے۔ یہ اس فوجی کے بارے میں کہہ رہے ہیں، ہمارے لیڈروں کو جمہوریت صحیح طریقے سے چلانی چاہیے، مگر آپ دیکھیں کہ ایک فوجی انسان نے اتنے خوبصورت طریقے سے پاکستان میں جمہوریت کو بحال کیا ہے۔ انہوں نے کیا کیا؟ یہ جو جمہوریت کی بات کرتے ہیں ان کو تو شرم آنی چاہیے۔ کون سی جمہوریت؟ ہم دو سال ڈیڑھ سال گزارتے تھے اور اسمبلیاں ٹوٹ جاتی تھیں۔ مگر اب ان کو تکلیف اس بات کی ہے کیونکہ اب یہ سمجھ رہے ہیں کہ جتنے بھی پرویز مشرف نے وعدے کیے، آپ کے سامنے، عوام کے سامنے، آپ دیکھیں کہ تمام وعدے، جتنے بھی انہوں نے وعدے کیے وہ ان وعدوں کو پورا کر رہے ہیں۔ یہ ان کے لیے problem ہے۔ اب یہ پریشان ہیں۔ آپ دیکھیں کہ پہلے صوبائی اسمبلی کے الیکشن ہوئے، اس کے بعد ناظمین کے الیکشن ہوئے، اس کے بعد ہمارے سینیٹ کے الیکشن ہوئے، یہ بہت بڑی بات ہے۔ میرا خیال ہے کہ جتنے بھی دور گزرے ہیں اس میں اتنے زیادہ الیکشن نہیں ہوئے۔ ایک الیکشن ہوا اور اسمبلیاں ٹوٹ گئیں۔ ظاہر ہے یہ بھی ان کے ساتھ problem ہے۔ میں نے خود دیکھا کہ ٹیلیفون ان کے ہاتھ میں ہیں اور وہاں سے گالیاں دے رہے ہیں۔ وہاں سے اپنے لیڈروں کو گالیاں سنا رہے ہیں۔ اس وقت یہ live چل رہا تھا۔ یہ جو آپ کا اور جان جمالی کا الیکشن تھا یہ live چل رہا تھا۔ میرے خیال میں یہ دبئی تک چل رہا تھا۔ انہوں نے دکھانا تھا۔ ظاہر ہے ان کو خوش کرنا تھا کہ جناب! دیکھیں آج پہلا دن ہے اور ہم نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے۔ جناب چیئرمین! یہ اچھی بات نہیں ہے۔ یہ ایوان بالا ہے۔ ٹھیک ہے ہمارے بھی لیڈر ہیں۔ ہمارے لیڈر چوہدری شجاعت حسین صاحب اگر ان کا نام میں نہ لوں تو کتنے دکھ کی بات ہوگی۔ وہ بھی ایک لیڈر ہیں مگر انہوں نے آج تک دہشت گردی کی طرف ہم لوگوں کی توجہ نہیں دلائی۔ اکثر ہماری میٹنگیں ہوتی ہیں تو اکثر یہی کہتا ہے کہ پاکستان ہے تو ہم ہیں۔ آپ لوگوں کو چاہیے کہ آپ پارلیمنٹ میں بیٹھ کر ایک اچھے ممبر کی طرح بولیں۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں دوبارہ آپ کو اور جان جمالی کو مبارکباد دیتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور بالکل آپ کے بازو ہیں اور جس طرح ہمارے کچھ بھائی کہہ رہے ہیں معافی دیں تو میرا خیال ہے کہ ان کو معاف نہیں کرنا چاہیے۔ آج پہلا دن تھا اور وہ اتنی گالیاں دے رہے ہیں تو تین سال یا چھ سال کا عرصہ تو گالیوں میں ہی گزرے گا۔ جس طرح پہلے ہمارے دو سال گزرے۔ جناب چیئرمین! ٹھیک ہے آپ ان کو بٹھائیں بات کریں، اگر وہ باز نہیں آئیں گے تو اچھی بات نہیں ہوگی۔ آپ ان کو بٹھا کر بات کریں تاکہ معاملہ حل ہو۔ آخر میں میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ آپ کو کامیابی دے شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی نصیر مینگل صاحب۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ سب سے پہلے میں آپ کو دوبارہ چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ساتھ ہی جان جمالی صاحب کو جو بلوچستان کی نمائندگی کر رہے ہیں ان کو بھی مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے۔ جہاں تک آپ کا تعلق ہے آپ کے والد مرحوم ایک عظیم شخصیت تھے۔ ان کا بھی ایک مقام تھا، عزت تھی۔ اس کو آپ نے یہاں پر عملی طور پر ثابت کر دیا اور یہاں پر ہاؤس کو چلایا۔ ساتھ ہی جس توہین آمیز طریقے سے آج واقعہ پیش آیا اس کی میں پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ اس ہاؤس کے تقدس کو پامال کیا، آپ کی ذات کو نہیں کیا۔

جناب چیئرمین! دیر آید درست آید۔ سب سے پہلے میں جناب پرویز مشرف صاحب کیونکہ وہ پارلیمنٹ کا حصہ ہیں، صدر پاکستان ہیں، جناب شوکت عزیز صاحب جو وزیراعظم ہیں اور نیشنل اسمبلی کے ممبر بھی ہیں اور اس capacity میں کہ as Prime Minister he is in the Parliament اور ساتھ ہی چوہدری شجاعت حسین صاحب جو ہماری پارٹی کے صدر ہیں ان تینوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں on behalf of the Balochistan people کہ پارلیمنٹ میں چار ستون ہوتے ہیں۔ چار عہدے ہیں جس کے لیے لوگ چاہتے ہیں کہ ایک عہدہ وفاق میں شمولیت اور ساتھ ہونے کا ثبوت ہو، جان محمد جمالی کو یہ موقع دے کر، آپ سندھ سے ہیں، سپیکر صاحب

پنجاب سے ہیں، ڈپٹی سپیکر فرنٹیئر سے ہیں، اب بلوچستان سے ہوگیا۔ جو وہاں کے لوگوں کا ہمیں سامنا کرنا پڑتا تھا تو اب اس کا ازالہ ہوگیا۔ یہ بہت اچھا message جائے گا۔ ساتھ ہی آپ نے ایک ایسے آدمی کا انتخاب کیا جو کہ وزیراعلیٰ بھی رہے ہیں، وزیر بھی رہے ہیں ان کے خاندان نے پاکستان بنانے میں کافی کوشش کی، وہ deserve کرتا ہے۔ اب وہ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرے گا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ کامیابی سے اس ہاؤس کو چلا سکے تاکہ بلوچستان کی نمائندگی کا بھرپور حق ادا کرے۔ ساتھ ہی چیئرمین صاحب مجھے اس بات کا افسوس ہوا کہ جس طریقے سے یہ چیزیں ہوئیں۔ ایک تو ہمارے اپوزیشن کے لیڈروں کو ہمیشہ یہ گلہ شکوہ ہوتا ہے کہ وزیراعظم صاحب نہیں آتے۔ اب ان میں یہ بھی ہمت نہیں ہے کہ جب وزیراعظم صاحب سینیٹ میں تشریف لے آئے تو اب ان کی پذیرائی کرتے۔ انہوں نے ایک policy statement دیا۔ اچھی باتیں کیں۔ ان کی بھی عزت افزائی کی لیکن وہ اس کو برداشت نہ کرسکے۔ اس کے لیے بھی افسوس ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دوغلی پالیسی ہے، وہ چاہتے ہیں کہ اگر پرائم منسٹر آجائے تو وہ ان کی تذلیل کی صورت میں اپنا کردار ادا کریں جو قابل مذمت ہے۔ ساتھ ہی میرے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، جب بابر غوری نے پرویز مشرف صاحب کا نام لیا تو وہ چلانے لگے کہ آپ کیوں نام لے رہے ہیں۔ جیسے محترمہ پری گل آغا نے کہا کہ آپ oath نہ لیتے، پارلیمنٹ کو نہ مانتے، جب پارلیمنٹ کو آپ مانتے ہیں، oath لیتے ہیں اور دو منٹ کے بعد آپ U turn لیتے ہیں۔ صدر بھی پارلیمنٹ کا حصہ ہے۔ میرے خیال میں ان کو یہ چیز چبھتی ہے کہ یہ واحد صدر ہے جس نے حسب وعدہ الیکشن کرائے۔ صوبائی اسمبلیاں، قومی اسمبلی، پچھلی سینیٹ بنی اس کے بعد لوکل گورنمنٹ کے انتخابات ہوئے۔ ان کا خیال تھا کہ ڈیسک بجاتے رہیں اور اسمبلیاں ٹوٹ جائیں، اپنی مدت پوری نہ کریں اور وہ ناکام ہوئے۔ ان کے ہاتھ تھک گئے جو کچھ بھی ہوا اس میں ان کو پشیمانی ہوئی۔ لوکل باڈیز بنیں، ان کی یہ حسرت تھی کہ وہ الیکشن نہ ہوں اور ملک میں انتشار ہو، لیکن صدر صاحب نے اپنے وعدے کے مطابق الیکشن کروائے، ناظمین، تحصیل، ضلع اور ہر level پر آئے، اس سے ان کو کافی دھچکا پہنچا۔ اس کے بعد سینیٹ کے الیکشن ہوئے۔ چاروں صوبوں میں بہت اچھے انداز میں ہوئے، اس میں بلوچستان کے چیف منسٹر، جام یوسف کو بھی سلام پیش کرتا ہوں۔ پنجاب سے پرویز الہیٰ صاحب کو سلام پیش کرتا ہوں۔ ارباب

عبدالرحیم صاحب کو بھی سلام پیش کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے کافی محنت کی۔ کافی کوشش کی اور زیادہ سیٹ لانے میں کامیاب ہوئے۔ یہ بھی ان کے لیے تکلیف دہ عمل تھا۔ صدر صاحب کے لیے بھی اسی طریقے سے کوشش کی گئی کہ الیکشن نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اس کو کسی غلط طریقے سے continue کرنا چاہیے لیکن فیصلہ یہ ہوا کہ جو rules ہیں' آئین میں جو provision ہے اس کے مطابق ہونا چاہیے اور صدر صاحب نے اس کا فیصلہ کیا اور الیکشن ہوا اور ہمیں سولہ ووٹوں کی اکثریت حاصل ہوئی یہ بھی ان کے لیے برداشت کے قابل نہیں ہے۔ پرویز مشرف صاحب کی جتنی بھی تعریف کی جائے being a part of Parliament اور Prime Minister is a part of Parliament اگر وہ پارلیمنٹ پر یقین رکھتے ہیں' اگر وہ پارلیمنٹ اور جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں تو ان کو صدر ' وزیر اعظم اور آپ کو بھی تسلیم کرنا ہوگا عزت کرنا ہوگی اور اس ایوان کے تقدس کو بھی برقرار رکھنا ہوگا۔ یہ دوغلی پالیسی ہے۔ وہ ان چیزوں پر یقین نہیں رکھتے ہیں۔ وہ کسی طریقہ سے سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں کہ آج تک کوئی اسمبلی اپنی مدت پوری نہیں کرسکی ہے ۔ سینیٹ مدت پوری کرچکی ہے ' صدر کہہ چکے ہیں کہ اسمبلی اپنی مدت پوری کرے گی۔ ان کو یہ دقت ہو رہی ہے کبھی کہتے ہیں استعفیٰ دیں گے ' اسمبلیوں سے چلے جائیں گے ' کبھی یہ اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعات ہوں لیکن ہم انہیں بتانا چاہتے ہیں کہ ہمارے صدر صاحب بردبار ہیں ' وزیر اعظم صاحب اور ہماری پارٹی کے صدر چوہدری شجاعت صاحب بردبار اور وضع دار ہیں ' اور پہلی دفعہ انہوں نے مسلم لیگ کو ڈرائنگ روم سے نکال کر باہر کیا ان کے ساتھ مشاہدحسین سید بھی field میں آئے ہیں' اس سے یہ پریشان ہیں۔ ان کی حرکتیں بہت غلط ہیں۔ اس سے صدر صاحب مشتعل ہوں گے ' نہ ہمارے لیڈر ' نہ آپ اور وزیر اعظم ہوں گے ۔ ان کی تمام چیزیں ناکام ہو جائیں گی اور ان کو ہم یہ پیغام دینا چاہتے ہیں لیکن ساتھ ہی ہمیں صلح حدیبیہ کی مثال بھی سامنے رکھنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب اللہ کی وحدانیت سے باز رہنے کی بات آئی تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ آپ اگر ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے پر سورج بھی رکھ دیں تو اس سے انحراف مشکل ہے ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ تقدس کو بحال کرنے کے لیے کوئی line of action اختیار کرنا پڑے گا۔ یہ نہیں ہے کہ ڈائیلاگ کرنے چاہییں جیسے رانجھا صاحب نے کہا۔ ایک وقت صبر ہوتا ہے ' ایک ہوتی

بردباری اور ایک ہوتی ہے تذلیل جس کو کہ بزدلی کہتے ہیں۔ لہذا اگر ہمارے ساتھی بضد ہیں تو ہم متفق ہیں۔ ان کو بھی سمجھانا چاہیے کہ ہاؤس کے تقدس کو مقدم رکھتے ہوئے اس کے اندر بات کریں ۔ جیسے ہمارے کامل آغا صاحب نے کہا پہلے تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ پچھلے تین سال میں جس طریقے سے انہوں نے چیف وہپ کا کردار ادا کیا وہ قابل تعریف ہے ۔ ساتھ ہی انہوں نے پہلے ہی بتا دیا کہ ہمیں باعزت طریقے سے مفاہمت کرنی چاہیے ۔ لہذا ہماری اس میں یہی رائے ہے کہ جیسے جان جمالی صاحب نے بتایا کہ ہمیں دوسری زبان اور طریقے بھی آتے ہیں لیکن ہماری ایک کمزوری ہے کہ ہماری حکومت ہے ۔

جناب چیئرمین! ہماری ایک کامیاب حکومت ہے جس سے ان کو تکلیف پہنچ رہی ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ ان کی یہ چیز کامیاب نہ ہونے دیں، مشتعل نہ ہوں مگر ان کو بھی پابند ہونا ہوگا اس ریگولیشن کے اندر ۔ ہم حزب اختلاف کی قدر کرتے ہیں وہ shadow cabinet ہوتی ہے ۔ وہ جائز چیزوں پر تنقید کریں تو آمنا و صدقنا ، تاکہ حکومت اپنی اصلاح کرے لیکن یہ نہیں ہے کہ اختلاف برائے اختلاف یا ایک جائز صحیح طریقے کو ناکام کرنے کے لیے کریں ، اس کا مطلب ہے کہ وہ democratic process ہی نہیں چاہتے ہیں اور ان کو یہ پسند ہی نہیں ہے ، صرف ان کا اپنا ایک مقصد ہے اور اس کو وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ابھی وہ صدر صاحب پر الزام لگا رہے ہیں۔ تو میرا ملا بگو من ترا حاجی بگویم۔ آصف زرداری اور محترمہ بے نظیر کے خلاف کس نے کیس بنائے ؟ سیف الرحمان کون تھا ؟ سب کچھ انہوں نے کیا لیکن گالیاں جنرل مشرف اور ہماری حکومت کو دیتے ہیں اور آپ کی شرافت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ہتک کرتے ہیں۔ آپ کا خاندان ہم جانتے ہیں ، آپ کے والد بزرگوار سے ہماری ملاقاتیں تھیں۔ جن لوگوں نے بدتمیزی کی ان کی اوقات بھی ہمیں معلوم ہے۔ اگر ان سے compare کیا جائے تو زمین آسمان کا فرق ہے ۔ لیکن چونکہ ایک شرافت کی زبان ہے اور بقول ہمارے دوسرے دوستوں کے کہ اپنے نمبر بنانے کے لیے وہ گالی گلوچ کرکے دبئی اور لندن پیغام پہنچانا چاہتے ہیں تو ان میں ہم نہیں آئیں گے اور یہ ہماری حکومت اور آپ کی قیادت میں یہ سینیٹ جو مرکز کی یکجہتی کی علامت ہے ، خوش اسلوبی سے چلتا رہے گا ۔ جیسے تین سال آپ نے پہلے چلائے اور یہ تین سال بھی اسی طرح چلائیں گے ۔ اس طریقہ سے ہمارے اچھے اچھے اور لوگ آئے ہیں اور ہم پوری طرح متحد ہیں۔ انشاء

اللہ تعالیٰ صدر صاحب کی بھی اشیرباد ہے ۔صدر صاحب کا اگر یونیفارم ہے تو پاکستان کی فوج کا ہے' ہندوستانی فوج کا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! میں بتا دوں کہ کچھ ایسے لوگ ہیں کہ جو پاکستان پر ایمان ہی نہیں رکھتے ہیں۔ پاکستان کو ایک ملک ماننے کے لیے ہی تیار نہیں ہیں اور اپنے آپ کو ایک قوم ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اس چیلنج کو ہم نے قبول کیا ہے۔ پاکستان انشاء اللہ کامیابی سے چلتا رہے گا۔ یہ ہمیشہ رہنے کے لیے بنا ہے اور اس کو مسلم لیگ نے بنایا ہے اورمسلم لیگ ہی اس کی محافظ اور اس کو جاری و ساری رکھنے کی ضامن ہے۔

ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کو دوبارہ مبارکباد دیتا ہوں اور ساتھ ہی میں صدر صاحب' وزیر اعظم اور صدرمسلم لیگ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بلوچستان کو نمائندگی دے کر ایک احساس محرومی کو دور کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ اس سے بڑے بڑے اقدام صدر صاحب نے احساس محرومی کو دور کرنے کے لیے کیے ہیں۔ پہلا Prime Minister بھی بنا دیا وہ بھی چوہدری شجاعت صاحب اور President کا مشورہ تھا ورنہ نہیں ہو سکتا تھا۔ چیف جسٹس بیٹھے ہوئے ہیں سپریم کورٹ کے جو پہلی دفعہ بلوچستان سے بنے ہیں جو آٹھ سال تک رہیں گے۔ یہ credit بھی جنرل مشرف صاحب کو جاتا ہے' ہماری پارٹی کو جاتا ہے۔ آج جو کرنا تھا یہ بھی پورا ہوا۔ تو اس کے لیے میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس توقع کے ساتھ کہ آپ جیسی عظیم شخصیت کی قیادت میں اس ہاؤس کا تقدس بھی برقرار رہے گا اور انشاء اللہ کامیابی سے ہم اسے جاری و ساری رکھیں گے اور ان کے ہتھکنڈوں سے ہم محفوظ رہیں گے اور کوئی failure نہیں ہوگا اور وقت پر انتخابات ہوں گے اور مورخ اس کو ایک سنہری دور کی حیثیت سے یاد کرے گا کہ پہلی دفعہ اسمبلی اپنی پانچ سال کی مدت پوری کرے گی۔ Thank you very much.

جناب چیئرمین، سینیٹر رزینہ عالم صاحبہ۔ پھر اس کے بعد تین چار اور سپیکر ہیں اگر مختصر رکھیں تو we will cover all.

سینیٹر رزینہ عالم خان، شکریہ چیئرمین صاحب۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو اور جان محمد جمالی صاحب کو چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

جناب والا! کامیابی اور مبارکباد کے مستحق آپ کے ساتھ ساتھ وہ قائدین ہیں۔ جناب صدر محترم جن کی قیادت پر اعتماد ہے جس کی وجہ سے آج یہ کامیابی ہوئی۔ ہمارے محترم وزیر اعظم صاحب اور حکومت کی جو پالیسیاں ہیں ان کی کامیابی ہے اور ان پر قوم کا اعتماد ہے جس کی وجہ سے یہ اعلیٰ کامیابی میسر آئی ہے اور ہماری پارٹی کے صدر جناب چوہدری شجاعت صاحب کی قیادت پر اعتماد ہے جس کی وجہ سے آج یہ اعلیٰ کامیابی عطا ہوئی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں اور آپ کو بجا طور پر مبارکباد دیتی ہوں۔

جہاں تک اس واقعے کا تعلق ہے جناب والا! میں سمجھتی ہوں کہ پرسوں آپ نے دیکھا کہ کس طرح ہمارے جو اپوزیشن کے معزز اراکین تھے انہوں نے آپ کو خراج تحسین پیش کیا' آپ کی قیادت کی تعریف کی' آپ کی کارکردگی کو سراہا اور انہوں نے جن الفاظ میں آپ کو خراج تحسین پیش کیا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے جناب والا! کہ وہ دل میں اس چیز کے معترف ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آپ نے جس طریقے سے یہ ایوان تین سال چلایا اور جس صبر و تحمل' تدبر اور برداشت کے ساتھ accommodating رہے وہ کسی سے چھپی ہوئی بات نہیں ہے اور اس کے وہ بھی معترف ہیں۔

اس incident میں ایک چیئرمین کے خلاف جو الفاظ کہے گئے ہیں۔ جیسا کہ ابھی ہمارے ایک معزز رکن نے فرمایا کہ آپ کی طرف سے کچھ نہیں ہوا۔ آپ نے صرف نشان دہی کی ہے کہ وہ relevant رہیں اور اراکین کو relevant رکھنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ آپ کو اس ہاؤس کا decorum برقرار رکھنا ہے۔ آپ اس کے custodian ہیں۔ آپ اگر نہیں کہیں گے تو پھر کس طریقے سے وہ relevant رہیں گے۔ آپ نے صرف یہ کہا لیکن اس کے بدلے میں جو اشتعال انگیز باتیں کی گئیں اور جس طریقے سے وہ وہاں آئے اور انہوں نے جو کچھ کہا میں سمجھتی ہوں اس کے لیے جو بھی گروپ بنے' یہ میری ایک suggestion ہے' وہ گروپ پہلے جا کے ان سے ---' اور اپوزیشن میں بھی بہت ہی سمجھدار' تحمل والے اور آپ کی قدر کرنے والے لوگ موجود ہیں' ان سے وہ یہ کہیں کہ جو کچھ آپ کے خلاف کہا گیا ہے----- کیونکہ میں سمجھتی ہوں آپ ایک institution ہیں' جو چیئرمین ہوتا ہے وہ ایک institution ہوتا ہے ایک فرد ہونے کے ساتھ ساتھ تو یہ ایک institution کے خلاف اقدام تھا جس کے لیے میں سمجھتی ہوں جا کر ان

سے یہ کہیں، جو کچھ غلط الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، کے لیے وہ یہاں پر آ کر apologise کریں اور اس کی معذرت کی جائے unconditional اور اس کے بعد ظاہر ہے جو آپ کا رویہ ہے۔ آپ کے متعلق یہ کہنا کہ آپ وہ نہیں رہے جیسے آپ پچھلے تین سال سے تھے، تو میں سمجھتی ہوں کہ اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ جو انسان جیسا ہوتا ہے وہ ویسا ہی رہتا ہے اور آپ کے لیے جو کسی نے کہا ہے کہ

نگاہ بلند سخن دلنواز جاں پُرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

آپ تو اسی طرح اس ایوان کو چلاتے رہے اور چلاتے رہیں گے لیکن اس قسم کی باتیں دوبارہ نہ ہوں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ان کی طرف سے معذرت آئے اور پھر اس کے بعد آپ اسی طرح بردباری سے اور فراخدلانہ طریقے سے یہ ایوان چلائیں گے اور اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید کامیابیاں دے۔ یہ ایوان بالا اپنی عزت اور اپنا وقار اسی طریقے سے رکھے جو کہ اس کا حق ہے۔ بہت ساری دعاؤں اور مبارکباد کے ساتھ اپنی بات کو ختم کر رہی ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ حسین مشہدی صاحب۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: First of all on behalf of *Quaid-e-Tehrik* Mr. Altaf Hussain, the *Raabta* Committee and all members of the MQM whom I have the honour to represent in this august House and on behalf of the MQM Parliamentary Party in the Senate and myself, extend heartiest congratulations and felicitations to you sir, and to Jan Muhammad Jamali sahib on your thumping victory today. Your victory is indicative of the high esteem in which you are held by every member of this august House. It shows your qualities of tolerance, kindness, justice and most of all nobility, which you

bring to this august office that you hold. About the incident, the unfortunate, unwarranted and absolutely unacceptable incident which occurred, I will just like to say that your conduct of the proceeding of this House under any scrutiny, judged by any standard, anywhere in the world has been without blemish and remarkable. It is only your family tradition, your personal graciousness, your upbringing and your gentlemanness that you, much to my horror have suounded slightly apologetic. Mr. Chairman, let me assure you that you have nothing whatsoever to be apologetic about. Your conduct of the proceeding were absolutely above board, it was more than gracious, it was more than just and it was more than what is required and what is the acceptable standard anywhere in the world. The misbehaviour was purely from the other side and it is upto them to follow the best democratic traditions because they are equal democrats. Most of them are very decent people, very patriotic people and very democratic people. So, I am expecting that better sense will prevail and the upbringing, the traditions and culture as have been amply displayed by you some of it will rubon them. I am expecting that the honourable member will do the most honourable thing and apologize to you, so that the proceeding of this august House can proceed smoothly and well as they have been doing in the last session.

The Government has had marked success in certain aspects, one is that they are trying to bring the democratic procees on the right rails and they have done well. The local body elections have been held successfully, in a transparent, in a fair and impartial manner. I also had the

honour to contest that election, as a Town Nazim, I was *a 'Haqprast'* candidate, I won in Karachi. Then the second stage of the Senate elections that had served three years restricted term were successfully completed. With the elections that have been held today the credit goes to you and to your staff for holding these elections to the Chairman and the Deputy Chairman of the Senate, in a most transparent, honest and impartial manner.

Sir, the democratic process must continue, that is what we are here for, in the *Halloo Balloo* of this most unsavoury incident which occurred, the speech of the honourable Leader of the Opposition of the previous Senate has somehow been over looked. He is a wonderful speaker and he started to speak well and he dwelled certain topics which had nothing to do with the subject today. No doubt but it was a honour and pleasure to hear him speak, but unfortunatelly he was very unwarrantly disturbed by his own party member which I fail to understand. It was not our coalition partners or any of my party members who have the honour to sit on the treasury benches. It was from their own party which caused the rumpus, which caused the disturbance and which did not allow the speech to proceed on the right lines. The maximum that you did, which was as expected of you Mr. Chairman, was to put them on the right lines as you wanted to give maximum opportunity to all of us. So, you were trying only to restrict the time factor.

But he did touch upon two/three points which I would like to just comment on. One he claimed that his party is the representative of the

poor, suppressed and the oppressed people. Let me make it absolutely clear, they may have claimed to be once upon a time. Now every single member sitting in the treasury benches represents parties, specially my party represents the poor, the meek, the humble, the oppressed and the suppressed people of Pakistan and we equally claim to be the representatives of the poor teeming millions and this is amply demonstrated by the success of my party in each subsequent elections in the last five elections, the popularity has risen and the same, I can say for our coalition partners. So, if some one claims to be the self styled leader of the suppressed and the oppressed, let it be absolutely made clear that only they do not have the right to claim that, we also equally claim it and we prove it that we are. The other point was that he blamed the Government for some of their own members changing loyalties and voting for different candidates than the one's nominated by their parties.

Mr. Chairman sir, there is something worng in their own House. Physician healthyself. They should look into their own home affairs. Either their members are absolutely disgruntled by their policies or they have lost their faith in their leaders or which I would not like to reflect upon much, is that they have sold their loyalties. All of which are condemnable acts. So, instead of blaming the government they should look into the ailments which trouble their members. Real or imaginary grievances of their own members. The fact is that they should try to solve the problem themselves and not put the blame on to the treasury benches.

The most honourable thing, I will repeat once again before

concluding, the most honourable thing that the honourable member can do and I expect them to do it as they are democrats, they have proven that they are democrats, they belong to democratic parties, they have taken part in the electoral process, they took part in the elections here also. So, they have full faith in this electoral process and they have served in this Senate under your able and very humane leadership. They have been treated extremely well. In fact, most of our treasury members complain thatthey have been treated far better than even the Treasury Benches. So, I am expecting that they should come upto the expectations of the people because, whatever was said, whatever was done by the honourable member in the heat of the moment is to be condemned. Under no circumstances can it be condoned. Under no circumstances can rudeness or abusive language be tolerated or accepted. A mistake has been made may be in the heat of the moment, it should be rectified as quickly as possible by my brother member and I am hoping that he will do it at the earliest so that the train of democracy which has come on the right rails can move to its destination. Mr. Chairman, I thank you for giving me the time.

Mr. Chairman: Thank you.

جناب غفار قریشی۔

سینیٹر عبدالغفار قریشی ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں دل کی گہرائیوں سے آپ کو اور جناب جان جمالی صاحب کو اس منصب پر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ کی کامیابی اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ آپ کی پچھلی term

یقینی طور پر شاندار گزری ۔ ہمارے پرانے ممبران نے یہاں پر آپ کی تعریف کر کے اس بات کا ثبوت پیش کیا کہ آپ نے بڑے تحمل سے، بڑے مدبرانہ طریقے سے اس House کو چلایا۔ کامل آغا صاحب نے تو یہاں تک کہا کہ Opposition والے اپنے بند کمرے کے اندر آپ کے کردار کی تعریف کرتے ہیں۔ جناب والا! لیکن آج میں سمجھتا ہوں کہ جب جنرل پرویز مشرف صاحب اور جناب شوکت عزیز صاحب وزیر اعظم پاکستان کی مدبرانہ حکمت عملی سے جمہوریت کی گاڑی دوڑنے لگی ہے اور اس وقت پورے ملک کے اندر اس House کے آدھے ممبران کے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات عمل میں آئے اور آپ کا انتخاب بھی عمل میں آیا تو یہ ایک ایسا لمحہ تھا جب شاید سارا ملک خوشی سے اس House کی جانب دیکھ رہا تھا کہ شاید اب یہ ہمارا ملک جمہوریت کی طرف دوڑنے لگا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر ان کا یہ عمل ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا گیا اور نہ چاہتے ہوئے بھی بلکہ مجھے کامل یقین ہے کہ ہم شاید کچھ بھی کرتے، وہ شاید یقیناً یہ عمل ضرور کرتے۔ اس لیے کہ انہیں آپ کی کامیابی، اس ملک میں بڑھنے والی جمہوریت کی کامیابی کسی طور پر بھی گوارا نہیں۔ جناب چیئرمین! یہی وجہ ہے کہ شاید اسی وقت کے لیے انہوں نے یہاں walk out کیا اور مجھے ان کے walk out پر کوئی حیرانی نہیں ہے بلکہ یہ میرا ایمان ہے کہ کسی بھی اچھے وقت کے اندر negative سوچ رکھنے والے لوگ کبھی اس مقام پر نہیں رہتے۔ یہی وجہ ہے اور کسی شاعر نے خوب کہا ہے کہ،

شب وصال ہے گل کر دو سب چراغوں کو
خوشی کی بزم میں کیا کام جلنے والوں کا

جناب عالی! ان تمام باتوں کے باوجود میں کامل آغا صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہم بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہم بھی یہ جانتے ہیں کہ جو عمل انہوں نے کیا ہے، شاید ہم اس سے بڑھ کر وہ عمل کر کے دکھا دیں لیکن ہم کیوں نہیں کرتے؟ اس لیے کہ سیاست شرافت کی بنیادوں پر قائم ہے۔ ہماری تربیت چوہدری شجاعت اور مشاہد حسین جیسے شریف النفس انسانوں کی ہے، ارباب رحیم جیسے فرشتہ صفت انسانوں نے کی ہے۔ لہٰذا، ہم ہمیشہ اپنی اس سیاست کو شرافت کی بنیاد پر قائم رکھنا چاہتے ہیں اور میں آپ کی

شرافت کی داد دیے بغیر نہیں رہتا کہ آپ نے جس مدبرانہ طریقے سے آج اٹھائے گئے سوالات کے جوابات دیے، وہ قابل تعریف ہیں۔ لہذا، میں آپ کی طرف سے آج ان افراد کی خدمت میں آپ کے توسط سے یہ شعر پیش کرنے کی گزارش کروں گا جناب والا! کہ،

ہم تو دشمن کو بھی پاکیزہ سزا دیتے ہیں
ہاتھ اٹھاتے نہیں نظروں سے گرا دیتے ہیں

جناب چیئرمین! ہمارے بہت سارے دوستوں نے یہاں پر بڑی مدلل تقاریر کیں، اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ میں پھر ایک بار دل کی گہرائیوں سے آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیک ہدایت عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ انہیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس ملک کی خیرخواہی میں اس ایوان کے تقدس کو پامال کرنے سے بچیں اور اس ایوان کے تقدس کا خیال رکھیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، وقت بہت زیادہ ہو چکا۔ ایک بار پھر دل کی گہرائیوں سے آپ کو اور جان جمالی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ سردار محمود صاحب۔

سینیٹر سردار محمود خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے چند باتیں کرنے کی اجازت دی۔ سب سے پہلے میں دل کی گہرائیوں سے آپ کو بطور چیئرمین سینیٹ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس میں جہاں ہماری قیادت کا ہاتھ ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی اپنی ذاتی شرافت بھی کارفرما ہے۔ تین سال جس طرح آپ نے سینیٹ کو چلایا ہے اس کا بھی بہت بڑا ہاتھ ہے۔ آپ کے ساتھ ہی میں جان محمد خان جمالی صاحب کو اور وسیم سجاد صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! آج کا دن ہماری پارلیمانی تاریخ میں ایک یادگار دن کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ آج دو عجیب باتیں ہوئیں۔ ایک اچھی اور خوشگوار بات ہوئی کہ سینیٹ کا الیکشن جس کو ٹی وی پر پورا پاکستان دیکھ رہا تھا انتہائی fair اور خوشگوار ماحول میں ہوا اور ہر آدمی بڑا خوش تھا۔ اس کے بعد ایک ایسا حادثہ ہوا جو پارلیمانی تاریخ میں یاد رکھا جائے گا کہ ایک جیالے نے جیالے پن کی انتہا کرتے ہوئے Chair کے ساتھ بدتمیزی کی۔ پچھلے تین، پینتیس سالوں سے

جیالوں کے ساتھ ہمارا واسطہ پڑتا رہا ہے لیکن آج اتفاق سے میں اس کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا۔ جس طرح unwarranted, without any provocation اس آدمی نے بدتمیزی کی میں سمجھتا ہوں کہ یہ حد ہے ۔ بڑی عجیب سی باتیں ہمارے کچھ بھائیوں نے کیں جن کی کم از کم مجھے سمجھ نہیں آئی۔

جناب چیئرمین! شرافت ' رواداری بہت اچھی باتیں ہوتی ہیں لیکن جب شرافت کمزوری بن جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ مقام پھر ٹھیک نہیں رہتا ۔ایک عجیب بات کہی گئی کہ محمد میاں سومرو کے خلاف بات نہیں کی گئی ' چیئرمین کے خلاف بات کی ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اس نے چیئرمین سینیٹ کے خلاف بدتمیزی کی تو اس نے برا کیا اور اگر محمد میاں سومرو جیسے فرشتے کے خلاف کی تو پھر بہت ہی برا کیا ۔ اٹھارویں صدی کا ایک مشہور سیاسی مفکر تھا "لاسکی" اس نے ایک دفعہ کہا تھا کہ آپ کی آزادی اس جگہ ختم ہو جاتی ہے جہاں سے میری ناک شروع ہوتی ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ آزادی کا مقصد یہ نہیں ہے کہ جو جس کے منہ میں آئے بکواس کرتا چلا جائے ۔ ہر چیز کی کوئی حد ہوتی ہے ۔ میں آپ سے یہ request کروں گا کہ بالکل کسی مصلحت پسندی کا شکار نہ ہوں ۔ قاعدہ ' قانون جو بھی آپ کو اجازت دیتا ہے اس کے مطابق آپ ضرور کارروائی کریں ۔ ہماری پارٹی کے سارے لوگ بالکل آپ کے ساتھ ہیں ۔جب تک وہ معافی نہ مانگے اس معاملے کو آپ بالکل قانون کے مطابق حل کریں ۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: Thank you. جی انیسہ صاحبہ۔

سینیٹر انیسہ زیب طاہر خیلی (وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات): Thank you very much sir. سب سے پہلے میں آپ کو بطور چیئرمین اور جان جمالی صاحب کو بطور ڈپٹی چیئرمین منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں ۔ خاص طور پر آپ نے جس طریقے سے پچھلے تین پارلیمانی سال ایوان میں توازن رکھتے ہوئے گزارے ۔ جس کا جھکاؤ ہمیشہ اپوزیشن کی طرف آپ نے زیادہ رکھا اور برملا چاہے کوئی بھی موقع ہو ' کسی قسم کی بحث ہو آپ نے ہمیشہ اپوزیشن کی طرف زیادہ considerate اور ان کو زیادہ value دیتے ہوئے ساتھ دیا اور اس سے پہلے میرے جو مقررین ہیں میرے فاضل ساتھی ہیں انہوں نے اس بات کو

admit بھی کیا کہ آپ نے ہمیشہ اپوزیشن کو زیادہ مواقع فراہم کیے کیونکہ ان کے لیے جو main point ہے وہ arguments یا اپنی آواز اٹھانا ہے۔ لہذا آپ نے ٹائم کو value دی اور اس میں سب سے پہلے جو آج آپ کے مقابلے میں candidate تھے، آپ نے ان کو موقع دیا اور اس حد تک انہوں نے اپنی تقریر کی کہ historical perspective بھی دیا؛ آج جس کا موقع نہیں تھا، آپ نے اور پورے ایوان نے اس کو بھی برداشت کیا لیکن ساتھ ہی وقت کا احساس دلانا آپ کی ذمہ داری میں شامل ہے۔ میں سمجھتی ہوں آج جو واقعہ ہوا ہے، میں اپنے ممبران سے بالکل متفق ہوں کہ یہ واقعہ ہونا تھا اور اس کو کرنے کے لیے ایک جواز پیدا کیا گیا، جس کی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت جان بوجھ کر ایک ایسی فضا create کرنے کی کوشش کی گئی تاکہ ہمارے ملک میں جو ماحول جمہوریت کے حوالے سے پیدا ہوا اور اس اہم ایوان بالا کے حوالے سے جو smoothly and transparently ایک اچھا ماحول تھا جس میں سابق Leader of Opposition, Treasury Benches پر بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے اکثر ممبران اس سائیڈ پر بیٹھے تھے، آپس میں گھل مل کر ایک دوسرے کے ساتھ، اس فضا کو sabotage کرنا یا اس کا impact ختم کرنے کے لیے اس قسم کے اقدام کی ضرورت تھی۔ یہ انتہائی ناروا حرکت تھی جو فاضل ممبر نے کی۔ میں سمجھتی ہوں اس سلسلے میں جو بھی ممبران ہیں اور خاص طور پر ابھی سردار صاحب نے بھی یہ بات کی کہ اس کو ہم light نہیں لے سکتے کیونکہ یہ غیر پارلیمانی، غیر شائستہ اور غیر قانونی حرکت تھی۔ آپ کی ذات کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، آپ کی ذات اور آپ کی عظمت جو ایک custodian کے علاوہ آپ پورے ایوان کے لیے father figure ہیں جس کی وجہ سے آپ ہر ایک کو balanced نظر سے دیکھتے ہیں لیکن جو شخص abusive language استعمال کرے، یہ پاکستان کے عوام نے decide کرنا ہے، میڈیا کے ذریعے یہ بات جانی ہے کہ غلط کام کا ارتکاب کرنے والا وہ ہے جو abusive language استعمال کرے نہ کہ وہ جس کے خلاف استعمال کی جائے۔ میں سمجھتی ہوں کہ جو زیادتی ہوئی باوجود اس کے کہ ہمارے یہاں سے Secretary General and Additional Secretary اس کے علاوہ ہمارے General, Pakistan Muslim League, Chief Whip اور Leader of the House بھی گئے اور جو ایک tradition ہے لیکن چونکہ یہ ایک impression دینا تھا

اس لیے انہوں نے بائیکاٹ کا سلسلہ ختم نہیں کیا۔ ہم سمجھتے ہیں construction سے destruction زیادہ آسان ہے۔ ہمیشہ تعمیر مشکل ہوتی ہے، تخریب کاری بہت آسان ہے لیکن جس طریقے سے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کے vision کے مطابق، وزیر اعظم شوکت عزیز صاحب، ان کی پوری ٹیم اور خاص طور پر اس House کے custodian ہونے کے ناتے آپ اور اب انشاء اللہ میر جان محمد خان جمالی صاحب جو Deputy Chairman ہیں اور Leader of the House جناب وسیم سجاد صاحب جو اپنے عہدوں کے لیے منتخب ہوئے، میں سمجھتی ہوں کہ یہ جو شخصیات ہیں ان پر اور زیادہ ذمہ داری ہے کیونکہ جو چیز یہ streets میں possible نہیں کر سکے، جناب چیئرمین! اب اس کے لیے ہر موقع پر کوئی نہ کوئی طریقہ کار ڈھونڈنا تھا تا کہ کسی نہ کسی مسئلہ پر آپس میں friction زیادہ ہو تاکہ ان کی جو movement ہے، جو وہ کئی سالوں سے کسی نہ کسی طرح چلانے کی کوشش کر رہے ہیں، اس کو fuel کیا جائے۔ ہم نے اسے بھی روکنا ہے، ہم نے پاکستان کے عوام کو پر امن اور بہتر فضا دینی ہے۔ آپ پر بھی یہ ذمہ داری ہے اور اس ایوان کا ممبر ہونے کے ناتے ہم پر سب سے زیادہ ہے کہ ہم پاکستان مسلم لیگ جو کہ ہماری ruling main party ہے اور اس کے ساتھ ہم اتحادی ہیں یا پاکستان پیپلز پارٹی، یا ایم کیو ایم، یا پاکستان بلوچستان نیشنل پارٹی یا پاکستان مسلم لیگ فنکشنل یا آزاد امیدواروں کا جو گروپ ہے ہم سب کے اوپر بھی یہ مشترکہ ذمہ داری ہے کہ ہم ان مقاصد کو بھی کامیاب نہ ہونے دیں جو اس ملک میں امن کو سبوتاژ کرنے کے لیے جو جمہوریت کا کاروان ہے اس میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے کوشش کی جا رہی ہے۔ میں جانتی ہوں کہ آپ کی عظمت سے کوئی بھی انکاری نہیں ہے۔ چاہے وہ گورنمنٹ ہے یا اپوزیشن ہے اور ہم آپ کی ذات کے حوالے سے ہر step لینے کے لیے تیار ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کی عزت ہمارے لیے اس ایوان کے لیے سب سے اہم ہے۔ وہ ہمارا ہدف ہے لیکن میں جانتی ہوں کہ آپ کو جس طریقے سے اس مسئلے کا انداز ہو گیا ہوگا خاص طور پر ان تقاریر کے بعد کہ ہم نے کوشش یہ کرنی ہے کہ سسٹم کسی طور پر disturb نہ ہونے پائے اور اس کی وجہ سے ہمیں چاہیے کہ انضمام و تقسیم کا راستہ ہرگز بند نہ کریں۔ ویسے discipline لاگو کرنا تو وہ آپ نے بالکل صحیح کیا ہے۔ سینیٹ کا نیا چوتھا پارلیمانی سال شروع ہوا ہے۔ اس میں discipline کے متعلق بالکل established فیصلے ہونے چاہئیں اور ان کو

لاگو کیا جائے۔ اس فاضل ممبر نے یہاں جو غلط language استعمال کی ہے اس پر وہ ضرور معافی مانگے لیکن dialogue کے ساتھ اس مسئلے کو ہمیں حل کرنا چاہیے تاکہ اس ایوان کی جمہوریت کے لیے جو خدمت ہے یا اس کا جو ایک role ہے وہ کسی طور پر disturb نہ ہونے پائے۔ ہمارے جو نئے ممبران ہیں انہیں میں آپ کی وساطت سے ایک مرتبہ پھر مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں۔ وہ بھی آ کر اپنا جو ایک role ہے اس پر کام کریں اور ہمارے جو out going سینیٹرز ہیں، میں ایک مرتبہ پھر انہیں appreciate کرنا چاہوں گی کہ انہوں نے اپنا اچھا role play کیا ہے ان کو بھی ہمارے ساتھ field میں اپنی اپنی capacity میں activate رہنا چاہیے کیونکہ وقتی طور پر وہ ایوان سے گئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ جب دوبارہ موقع ہوگا وہ پھر اس میں یا کسی اور ایوان میں ضرور اپنا role play کریں گے۔ جناب چیئرمین! وقتی طور پر میں سپیکر ہونے کے ناتے ایک مرتبہ پھر آپ کو re-assure کرنا چاہتی ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ نے جو فیصلہ کیا ہے لیکن اس فیصلے کے پیچھے تمام perspective کو دیکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ جمہوریت کے راستے میں کوئی بھی رخنہ حائل کرنے کی کوشش کرے گا تو ہم ان تمام forces کو انشاء اللہ تعالیٰ ناکام بنا دیں گے۔ dialogue اور peaceful negotiations کے ذریعے اپوزیشن کے ممبران کو خاص طور پر پاکستان کے عوام الناس کو ضرور یہ احساس دلائیں گے کہ ہم اس طرح کی کسی بھی مذموم کارروائی کو کامیاب نہ ہونے دیں گے۔ چاہے اس میں کوئی کسی حوالے سے آپ کی یا ہماری ذاتیات پر اتر آئے۔ ان کو یہ احساس دلانا ضروری ہے کہ ہم ہر موڑ پر اور ہر قدم پر یقین دلائیں گے کہ جناب! قطعاً اس point پر نہ لیں کہ ایک individual کسی طور پر بھی آپ کی ذات یا کسی اور ممبر کی ذات کو کسی طور پر hurt کر سکتا ہے یا اس کو کوئی نقصان پہنچانے میں ذرا بھی کامیاب ہو سکتا ہے، ہرگز نہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین، شکریہ، جی۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آج تمام سینیٹرز بہت ہی ناراض ہیں۔ اگر کسی نے آئندہ اس طرح خدہ کیا تو پھر اس حملے کا جواب یہاں سے اس

کو وہ ملے گا کہ وہ یاد کرے گا۔ میں تمام سینیٹروں کی طرف سے ان کو وارننگ دے رہی ہوں کہ دوبارہ اگر کسی نے آپ کی بےعزتی کی اور اس طرح وہاں پر آ کر آپ کی طرف حملے کرنے کا اشارہ کیا تو جناب چیئرمین! پھر آپ ہمیں نہیں روکیں گے کیونکہ آپ ہماری عزت ہیں اور آپ کے بارے میں ہم کبھی بھی برداشت نہیں کریں گے، پھر ہم اس کو وہ جواب دیں گے کہ دوبارہ اس اسمبلی اور سینیٹ کے اندر کوئی بھی اس طرح غلط نہیں کرے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔

سینیٹر سید دلاور عباس ، Thank you Mr. Chairman. انیسہ زیب طاہر خیلی صاحبہ نے کہا تھا کہ وہ آخری سپیکر ہیں تو میرا خیال ہے کہ یہ ذمہ داری اب مجھ پر آ گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں کوئی لمبی تقریر نہیں کروں گا۔ میں آپ کو اور جان محمد جمالی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ہماری پارٹی اور ہماری اتحادی جماعتیں مل کر آپ کو اس پوزیشن پر لائی ہیں تو یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس کو defend بھی کریں اور یہ بات بالکل غلط ہے جس کا مظاہرہ آج وہاں پر ڈائس کے پاس جا کر کیا گیا اور وہ کس قسم کی جمہوریت کی بات کرتے ہیں کہ جو وہ بات کریں ، وہ جمہوریت ہے اور جو ہم بات کریں وہ غیر جمہوری۔ اور جب وہ power میں ہوں ، وہ سب جمہوریت، جب وہ power سے باہر ہوں تو ہمارے لیے سب غیر جمہوری، ایک تو یہ بات ہے۔

دوسری coming to the point کہ کسی صورت میں بھی میں نہیں سوچتا اور میں اپنے Senator colleagues کے behalf پر بھی کہتا ہوں کہ as a Chairman آپ کی authority کو erode ہونے سے ہمیں بچانا ہے اور اس کے لیے جس قسم کا بھی راستہ اپنانا پڑے۔ ایک راستہ مصالحت کا ہے دوسری طرف آپ کی authority establish کرنا اتنا ہی اہم ہے اور اس کے لیے دونوں راستے اختیار کرنے پڑیں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لیے ان کی طرف سے ضرور یہ message آئے گا کیونکہ وہاں بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو صاحب فہم ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ جمہوریت کو چلنا ہے اور اس ملک کے اندر رہ کر انہوں نے بھی جمہوریت کی اس game میں شامل رہنا ہے تو وہ ضرور approach کریں گے اور میں نہیں سمجھتا کہ ہمیں ان

کو approach کرنے میں پہل کرنی چاہیے ، کیونکہ آپ کی ذات کا question ایک طرف ، دوسری طرف as a Chairman اور Chairman بھی ہم نے منتخب کیا ہے ، ہماری پارٹیوں نے کیا اور یہ ہماری responsibility ہے کہ اس طرح کا کھیل جو وہ یہاں کھیلنا چاہتے ہیں یہ ہم بالکل برداشت نہیں کر سکیں گے کیونکہ آج تو شاید یہی تھا کہ وہاں شور شرابے کی وجہ سے وہ بات ہم لوگوں تک اس طرح نہیں پہنچی ورنہ جیسا کہ آغا صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ الحمدللہ بچت ہوئی کہ ان کے کانوں تک وہ بات نہیں پہنچی کیونکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ یہ تو انسانیت سے گری ہوئی بات ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ

ظفر آدمی اس کو نہ جانئے گا وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

لہذا اس قسم کی حرکات اور اس قسم کا مظاہرہ اور constantly یہ نہیں کہ آج ہے یا کل ہے تو میرا خیال ہے کہ اس کے لیے جو ہمارے پاس Constitution میں، ہمارے اپنے rules میں ، جس قسم کی provision موجود ہے وہ بھی سامنے رکھ کر اور دوسری طرف کہ ہم نے ہی democracy کو بچانا ہے ہم ہی اس کو لے کر چل رہے ہیں ، ہم ہی جمہوریت کو یہاں تک لے کر آئے ہیں اور یہ ہماری ہی ذمہ داری ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ better sense will only prevail when we should not approach them, they should come to us.

تو اس کے لیے آپ کی ہمت، بردباری ، حوصلہ، صبر ایک established چیز ہے۔ اس میں کوئی کہنے کی بات نہیں کیونکہ وہ سب لوگوں کے سامنے ہے اور آپ نے ہمیشہ اپنے اخلاق سے لوگوں کو جیتا ہے اور اسی طرح میرا خیال ہے کہ آپ کی جتنی عزت اپوزیشن میں ہے ، صرف ایک یا دو آدمی ہیں جنہوں نے لگتا ہے کہ یہ ٹھیکہ اٹھا رکھا ہے کہ اس ہاؤس کے ماحول کو خراب کرنا ہے اور وہ بضد ہیں اور اس کے لیے کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے میں یہ بار بار repeat کر رہا ہوں کہ آپ کی authority کو erode نہیں ہونے دیں گے اور نہ یہ ہونی چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے پاس ہمارے بہت سے senior colleagues آپ کو مشورہ دینے کے لیے موجود ہیں، ایس ایم ظفر صاحب نے بھی بات کی، مشاہد حسین صاحب بھی کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ

ان ساری باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے وہ پہلو ہمیں نظر انداز نہیں کرنا کیونکہ ان کی یہ عادت نہ ہو جائے اور یہ عادت بڑھتی جا رہی ہے کہ اس طرح کی چیزیں ہونے لگی ہیں اور آج اتنے اچھے ماحول کو جس طرح انہوں نے خراب کیا ہے اور جس طرح کا message باہر بھیجنے کی کوشش کی ہے that is very wrong. So, we must do something and we have to do something by keeping everything in front os us and assessisng the situation

authority as a Chairman or Deputy Chairman, لیکن میں پھر کہوں گا کہ آپ کی erode نہیں ہو سکتی کیونکہ آپ کو اور ہمیں اس جمہوریت کو چلانا ہے

Thank you sir.

Mr. Chairman: I think that brings us to the conclusion of today's sitting. Once again congratulations to the new elected colleagues and thanks to everybody for participating in the elections and the personal vote of thanks for me and Mr. Jan Jamali to those who voted for us, to the coalition party leadership, the Prime Minister and others and special thanks to Agha Sahib. We will conclude today's session and *Insha Allah* reconvene on WMarch, 2006 at 4.30 PM.

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday, the 15th of March 2006 at 4.30 PM.]